مجلہ

زیر ادارت

حضرت مولانا زاہد القادری ادیب فاضل

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس لندن

خاکسار محمد عبدالباری قادری

جلد ۴ بابت ماہ فروری و مارچ سنہ ۱۹۲۵ء نمبر ۲

رسالہ تکبیر دہلی

اعتذار

مجھے نہایت افسوس اور ندامت ہے کہ میری علالت کی وجہ سے ماہ فروری کا تکبیر وقت پر شائع نہ ہو سکا۔ مجبوراً اب ماہ فروری اور مارچ کا یکجائی پرچہ شائع کیا جاتا ہے۔ دو مہینے کا یکجائی رسالہ ہونیکے اعتبار سے اس مرتبہ ضخامت بہت کم ہے انشاء اللہ آئندہ ماہ میں تلافی کردیجائیگی۔ امید ہے کہ میری مجبوریوں پر نظر ڈالکر قارئین تکبیر مجھے معاف فرمائینگے۔

(زاہد القادری غفرلہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنظیم قوائے اسلامیہ

مسلمان کیونکر عروج حاصل کر سکتے ہیں

مسلمانوں کا اچھا وقت ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی اقبال مندی کا آفتاب سارے عالم کو اپنی شعاعوں سے منور کر رہا تھا۔ ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی شوکت و تمکنت اور سطوت و ہیبت کا ڈنکا بج رہا تھا انکا تمدن تمام جہان کے تمدن سے فائق تھا۔ انکی تہذیب ساری دنیا کی تہذیب سے بہتر تھی۔ انکی حکومتیں راست بازی۔ عدالت اور قانون پر مبنی تھیں۔ اُن کی انتظامی قابلیت اور حکمرانی کی لیاقت مشہور و مسلم تھی۔ انکے اخلاق و شمائل بہترین سمجھے جاتے تھے وہ علم دوست تھے۔ عمل پسند تھے محقق تھے۔ موجد تھے۔ جفاکش۔ اولوالعزم اور مستقل مزاج تھے۔ راست صادق تھے۔ امین تھے۔ اتفاق و حسن سلوک کے حامی اور نفاق و بدسلوکی کے دشمن تھے۔ وہ شریعت و طریقت کے رموز سے واقف تھے۔ وہ دیندار و پرہیزگار تھے افراط و تفریط سے بچتے تھے۔ اعتدال کی روش رکھتے تھے۔ دولتمند تھے مگر زندگی فقیرانہ بسر کرتے تھے۔ عالی مرتبہ تھے مگر متکبر و مغرور نہ تھے۔ بہادر تھے۔ مگر کسی پر ظلم نہ کرتے تھے۔ سخی تھے مگر بے محل اور نمائشی فضولیات میں روپیہ نہیں لٹاتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ وہ خیر الامم تھے۔ اور ایک اصلح اور برگزیدہ قوم میں وقت اور زمانہ کے مناسب جو جو خوبیاں اور قابلیتیں ہونی چاہئیں وہ سب ان میں بوجہ کمال موجود تھیں اور اسی لیئے خدا کی زمین کی وراثت انکے حصہ میں آئی تھی اِنَّ الارضَ یرثھا عبادیَ الصّٰلحون (ہمارے نیک بندے زمین (کی سلطنت) کے وارث ہونگے)

مسلمانوں کا برا وقت وہ اچھا زمانہ گزر گیا اور بدنصیب مسلمانوں کی قابل فخر اور ممتاز خصوصیتیں سب یکے بعد دیگرے اُن سے رخصت ہوگئیں۔ اقبال مندی کے آفتاب

پراو بار کی گھٹائیں چھاگئیں۔ عروج کی کشتی زوال کے بھنور میں پھنس گئی۔ حکومتیں سٹ گئیں۔ سلطنتیں چھن گئیں۔ عزت والے ذلیل اور مال و دولت والے مفلس ہوگئے۔ جنکی شاگردی پر قومیں فخر کیا کرتی تھیں آج وہ اس قابل بھی نہیں کہ دوسروں ہی کے خرمن علم سے کچھ حاصل کرلیں۔ جو دنیا کو تہذیب اور حسن معاشرت و اخلاق کے درس دیا کرتے تھے آج دنیا ان کی تہذیب و معاشرت کا مضحکہ اڑاتی ہو۔ جو عزت و عظمت کے عرش اعظم پر بیٹھے ہوئے تھے اب وہ ذلت و مسکنت کے عمیق غار میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ذلت کی زندگی کے دن پورے کررہے ہیں۔ وتلك الايام نداولها بين الناس

اسباب زوال کے متعلق مسلمانوں کی غلط فہمی

یہ انقلاب کیوں ہوا؟ ہم جو کبھی مورد انعام تھے اب کیوں مورد غضب ہوگئے؟ اگر تعصب۔ جوش اور غصہ کو دل سے نکالکر نیک نیتی اور انصاف کے ساتھ غور کیا جائے تو یہ اور اس قسم کے تمام سوالوں کا جواب صرف ایک ہی ہوسکتا ہے۔ وہ یہ کہ

از ماست کہ بر ماست

یعنی یہ انقلاب محض ہماری بداعمالیوں اور بدکرداریوں کا نتیجہ ہے اور ہمارے تنزل کا اصلی سبب خود ہمارے اندر ہے نہ کہ ہم سے باہر +

ہم مسلمان ہونے کے مدعی ہیں اور قرآن پاک کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ اسی قرآن مجید میں لکھا ہے ان اللہ لم یك مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسھم اللہ تعالی جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے اسکو نہیں بدلتا جبتک وہ قوم خود اپنی حالت نہیں بدلتی۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم جو مصیبتیں تم کو پہنچتی ہیں وہ تمہارے ہی کرتوت سے تم کو پہنچتی ہیں۔ تیسری جگہ فرمایا جاتا ہے۔ ذالك بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید یہ سب انہیں کے کرتوت کی سزا ہے اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا۔ ایسی غیر مبہم تصریحات کے ہوتے ہوئے تعجب ہے

ان مسلمانوں سے جو اپنے تنزل وادبار اور درد و مصائب و آلام کا سارا الزام غیروں اور
بیگانوں یا مشیت ایزدی کے سر تھوپتے ہیں اور خود اپنے کردار و اطوار پر نظر نہیں کرتے
اسلاف کے پارینہ کارناموں کو فخریہ دوسروں کے سامنے پیش کر کے دل خوش کر لیتے
ہیں اور یہ نہیں دیکھتے۔ اسوقت خود انکی حالت کیسی ہے اور کیوں ہے؟ زور اور طاقت
علم اور قابلیت رکھنے والی قومیں اگر انکے مفتوحہ ملکوں کو غصب کر لیتی ہیں۔ اگر انکے معصوم
بچوں اور پاکدامن عورتوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرتی ہیں تو وہ محض انکی کمزوری اور نالائقی
سے فائدہ اٹھا کر ایسا کرتی ہیں۔ اگر آج مسلمان تعلیم و قابلیت اور مدنیت و معاشرت میں
گئے گزرے نہ ہوتے تو کس کی مجال تھی کہ انکو آنکھ اٹھا کر دیکھتا اور کس کا حوصلہ تھا جو
انکی بلا اجازت اُن کی زمین پر قدم بھی رکھتا۔ مگر بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے قوائے عملیہ
معطل ہو جاتے ہیں وہ عملی جد و جہد میں حصہ لینے کی بجائے ہمیشہ نالہ و فریاد اور دوسروں
کے شکوہ شکایت سے اپنے مغموم دلوں کی بھڑاس نکالتے یا ماضی کی شاندار اہمیت
کے تصور اور مستقبل کے لیے خیالی پلاؤ پکا کر اپنی پست ہمت اور افسردہ طبیعتوں کو
تسلی دیا کرتے ہیں کبھی ان ذرائع کے حصول یا اُن مفاسد کے دفعیہ کی کوشش نہیں کرتے
جنسے اُن کا مستقبل آفات و آلام کی زد سے محفوظ ہو جائے۔ اور ان میں اپنے دشمنوں کو
کلہ بکلہ جواب دینے کی صلاحیت پیدا ہو۔ جو سخت ترین مصیبتیں مسلمانوں پر پڑ رہی ہیں
اگر کاش ان میں عبرت پذیری کا مادہ اور قانون قدرت کی تنبیہات کا احساس ہوتا تو وہ
ابتک بہت کچھ اپنی حالت کو درست کر سکتے تھے لیکن بدقسمتی سے انہوں نے ان تمام
مصائب کا باعث دوسروں کو سمجھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف سے غفلت کی
اور بہت سی قیمتی فرصتیں جن میں نہایت مفید اور مہتم بالشان کام سرانجام پا سکتے تھے
محض رونے دھونے اور گلہ شکوہ کرنے میں ضایع کر دیں اور اس دل خوش کن خیال
بل میں مگن رہے کہ غضب خداوندی اُنکے دشمنوں پر نازل ہوگا اور عنقریب انکو دنیا

سے نیست و نابود کر دیگا۔ آج بھی وہ اسی خطرناک بھول میں پڑے ہوئے ہیں لیکن انکو جلد سے جلد معلوم ہو جانا چاہیئے کہ ذٰلک بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید یہ سب انہیں کے کرتوت کی سزا ہے اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا۔ ہمارے زوال و ادبار کے ذمہ دار نہ عیسائی ہیں نہ موسائی نہ ہندو ہیں نہ آریہ بلکہ ہم خود اور ہمارے اعمال ذمہ دار ہیں اور اسلیئے زجر و توبیخ اور تہذیب و اصلاح کے زیادہ مستحق ہم ہیں نہ کہ وہ۔

زوال کا اصلی سبب

باری تعالیٰ عزاسمہ نے مقتضائے وقت اور ضروریات زمانہ کا لحاظ رکھ کر اپنے رسول کرم نبی محترم حضرت احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مسلمانوں کو کمال انسانیت کی منزل مقصود پر پہنچنے کے لیئے ایک سیدھا سچا راستہ بتادیا تھا اور تاکید و تنبیہ کر دی تھی کہ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ (یہی ہمارا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے راستوں پر نہ پڑ لینا کہ یہ تم کو خدا کے رستے سے بھٹکا کر تتر بتر کر دینگے) اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کو عمدہ نمونہ بنا کر گویا اُس صراط مستقیم کا عملی نقشہ بھی اُنکے سامنے کھینچ دیا تھا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (تمہارے لیئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ نمونہ ہے) جبتک مسلمانوں کے قدم اس صراط مستقیم سے نہیں ڈگمگائے یعنی جب تک دین و دنیا کے ہر ایک شعبہ میں انہوں نے اپنے آقا کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھا اور زندگی کے تاریک سفر میں اسوۃ الرسول اور اسوۃ الصحابہ کی روشنی سے مدد لیتے رہے پھلے پھولے اور دین و دنیا میں سرخرو ہوئے اور جب انہوں نے اس مامون و محفوظ صراط مستقیم سے بھٹک کر ہوا و ہوس۔ تن آسانی و عیش پسندی اور کورانہ تقلید کی راہیں اختیار کر لیں۔ تباہ ہوئے ذلیل و رسوا ہوئے اور خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق بنے۔

مذہب کو قوموں کی عروج وزوال میں کہاں تک دخل ہے | یہ خیال کہ مذہب کو
قوموں کی ترقی و تنزل میں کچھ دخل نہیں ہے اور یہ کہ یورپ جسقدر مذہبی قیود سے آزاد
ہوتا جاتا ہے اسیقدر ترقی کے میدان میں روز بروز زیادہ جولانی دکھا رہا ہے" غلط ہے
اس قسم کی رائے رکھنے والے غالباً مذہب کے وسیع مفہوم کو اب تک نہیں سمجھے یا دیدہ
و دانستہ اسکی وسعت کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ قومی تنزل کے اسباب میں لا مذہبی
کو نہیں بلکہ جہالت۔ نااتفاقی۔ خود غرضی۔ افلاس۔ کورانہ تقلید۔ بمقتضائے وقت کو ملحوظ نہ
رکھنے اور قوانین فطرت کی خلاف ورزی وغیرہ کو شمار کرتے ہیں حالانکہ علم۔ اتفاق۔ ایثار۔
تمول۔ ایجاد۔ تحقیق وغیرہ کو مذہب سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا کہ عبادات کو بلکہ اس
سے بھی زیادہ۔ مذہب ایک عالیشان چھت ہے جو تمام دینی اور دنیاوی محاسن
کے ستونوں پر قایم ہے۔ اگر ایک ستون بھی گر جائے یا کمزور ہو جائے تو اسی نسبت
سے مذہب میں بھی ضعف آجائیگا۔ یہ کہنا کہ ایک قوم جہالت و نااتفاقی کی وجہ سے
تباہ ہوتی ہے نہ کہ مذہبی احکام کی پابند نہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہی مہمل ہے جیسا
کہ یہ کہنا کہ ایک شخص ہدف مصیبت بنا ہے اس وجہ سے کہ وہ وحدانیت باری
تعالیٰ کا معتقد نہ تھا۔ یا نماز نہیں پڑھتا تھا نہ اسوجہ سے کہ وہ لا مذہب تھا۔ ہر مذہبی
انسان کے ذمہ دو قسم کے حقوق ہوا کرتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ چونکہ
خداتعالیٰ غنی اور مستغنی ہے اس لیے جو حقوق خود اسکی طرف منسوب ہیں وہ بھی دراصل
مخلوق ہی کے فائدہ اور نظام عالم کے استحکام وارتقا کے لیئے رکھے گئے ہیں فرق
صرف یہ ہے کہ حقوق العباد کا اثر بندوں پر براہِ راست پڑتا ہے اور حقوق اللہ
کا بواسطہ عبادت یہی وجہ ہے کہ اسلام نے حقوق العباد کو حقوق اللہ پر مقدم
رکھا ہے کیونکہ اعلیٰ ترین مذہب وہی ہو سکتا ہے جو اپنے پیروں کے سود و بہبود
کا سب سے زیادہ ممد و معاون ثابت ہو جو قومیں ترقی کر رہی ہیں وہ دوسروں

کی بہ نسبت حقوق العباد کا زیادہ خیال رکھتی ہیں اور اسلامی تعلیم کی اس شاخ کو زیادہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ پس انکی ترقی کا راز مذہب اور خصوصاً مذہب اسلام میں مضمر ہے نہ کہ لامذہبی میں گو سطحی نظریں اسے محسوس نہ کرسکیں۔ چنانچہ زندگی کے جن شعبوں میں اہل یورپ نے مذہب خصوصاً اسلامی تعلیمات کو عملاً نظرانداز کر دیا ہے یا عذر میں آکر انہیں لغو اور فضول بتایا ہے وہاں آج بھی انکی حالت وحشیوں اور درندوں سے بدتر ہے اور اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر انکو مسلمانوں کی طرح زوال کا روز بد دیکھنا نصیب ہوا اور غالباً ضرور ہوگا تو اسکی وجہ ایک اور صرف ایک ہوگی یعنی مذہب سے بے اعتنائی +

کیا عیسائیوں کی ترقی مذہب عیسوی کی رہین منت ہے

بعض عیسائی کہا کرتے ہیں کہ اقوام یورپ و امریکہ محض اسوجہ سے ترقی کر رہی کہ وہ مذہب عیسوی کی پیرو ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ عیسویت کے خیر القرون میں یعنی پورے ایک ہزار برس تک عیسائی بستر جہالت و جمود پر غفلت کی نیند سوتے رہے اسلام کی روز افزوں ترقی کے آفتاب کی تپش اور چکاچوند سے یکایک انکی آنکھیں کھلیں۔ دیکھا تو مسلمان اُن سے بہت دور نکل گئے تھے اور ایسے قریب ترین راستہ سے گئے تھے جو کبھی اُنکے خواب و خیال میں بھی نہ آسکتا تھا اور نہ کبھی اسکی طرف انجیل مقدس ہی نے رہنمائی کی تھی۔ بالآخر انہوں نے اسکے سوا اور کوئی چارہ نہ دیکھا کہ مسلمانوں ہی کے نقش قدم کا تتبع کریں اور انہیں کی لکیر کے فقیر ہو جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور کامیاب ہوئے۔ تاریخ شاہد ہے الغرض دہریت یا عیسویت کو ہرگز ہرگز موجودہ ترقی کا باعث نہیں قرار دیا جاسکتا آج اس دنیا کے مینا بازار میں جو کچھ بھی رونق اور چہل پہل ہے یہ سب اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونیکا نتیجہ اور اس مقدس و برگزیدہ زندگی کا طفیل ہے جسنے سے

عرب جسپہ قرنوں سے تھا جہل چھایا ۔۔۔ پلٹ دی بس اک آن میں اُسکی کایا

تعجب ہے مسلمانوں سے کہ وہ ایسی کامل واکمل تعلیمات اور ایسا بیش بہا نمونہ رکھتے ہوئے دوسروں کی ترقی کو حسرت وحیرت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اور عجیب تر یہ ہے کہ وہ اپنی اصلیت سے اسقدر دور ہٹ آئے ہیں کہ وہ اسلامی اور غیر اسلامی شعائر میں تمیز نہیں کر سکتے۔ غیر قوموں کی تقلید بھی کرتے ہیں تو صرف اُن باتوں میں جو سراسر اسلام کے منافی اور قطعاً مانع ترقی ہیں جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دن بدن کمزور ہوتے جاتے ہیں۔

علمائے اسلام کا فرض بحالات موجودہ علمائے کرام کا سب سے پہلا فرض تو یہ ہے کہ وہ خود صحیح معنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا اتباع کریں پھر ان کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو اسلام کی صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کریں اور اُنکے ذہن نشین کردیں کہ اسلام صرف کلمہ شہادت۔ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ ہی کا نام نہیں ہے بلکہ وہ کامل ترین مجموعۂ ہدایت ہے جسمیں اگر ایک طرف نماز روزہ کی سخت تاکید ہے تو دوسری طرف دنیاوی بہبود کے وسائل حاصل کرنے یا نہ کرنے پر ثواب کے وعدے اور عذاب کی وعیدیں بھی ہیں اسلام یہ نہیں کہتا کہ خالی لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ کا ورد رکھنا مسلمان بننے کیلیئے کافی ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ کامل مسلمان بننے کے لیئے کامل انسان بننے کی ضرورت ہے اور کامل انسان میں اُن تمام اوصاف وخصوصیات کا ہونا ضروری ہے جو اخلاقی اور تمدنی ترقی کے لیئے ناگزیر ہیں۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک شخص جو اگرچہ اعتقاد کے لحاظ سے راہ راست پر نہیں ہے لیکن اسکے اعمال قرآن پاک کی ہدایات کے مطابق ہیں وہ اس شخص سے بہتر اور خدا کے انعام کا زیادہ مستحق ہے جسکے اعتقادات بالکل صحیح ہیں لیکن عمل خدا اور رسول کے احکام کے سراسر خلاف ہے اسلام کی صراط مستقیم کا صحیح نقشہ آقائے نامدار سرور کائنات صلعم کی مقدس زندگی ہے جسمیں آپ نے اسکے دینی اور دنیوی دونوں پہلوؤں کے خط وخال کو نہایت عمدگی سے دکھایا ہے اور جسکے ہر ایک شعبہ میں اپنے حکیمانہ طرز عمل سے ہم غلاموں کے لیئے ایسی عمدہ مثال قایم کردی ہے کہ ہم کبھی دنیا میں ذلیل نہیں ہو سکتے۔ (مقتطف)

عرب کا پیارا امن موہن

لیلۃ المعراج میں تاجدار دو عالم کا جلوس

(از قلم حضرت مولٰنا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

شب کا نصف سے کچھ زیادہ حصّہ گذر چکا ہے تاجدار دو جہاں سردار انبیا حضور محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تہجد پڑھ کر بی اُم ہانی کے گھر میں ایک بوریئے پر آرام فرماتے ہیں شاید کچھ آنکھ لگ گئی ہے تنام عینائی ولاینام قلبی کی شان جلوہ گر ہے خدائے قدوس کا فرمان عالی شان جبرئیل کو پہنچتا ہے۔ اے جبرئیل دیکھو اُم ہانی کے گھر میں ایک شخص بوریئے پر گلیم کہنہ اوڑھے ہوئے سوتا ہے۔ وہ میرا محبوب ہے۔ تم نہایت ادب سے جاکر اسے میرا سلام کہو اور یہ پیام پہنچاؤ کہ اے میرے حبیب میری خواہش ہے کہ آج تیری سالگرہ کا جشن مقام ہُو اور مکان لامکاں میں منایا جائے۔ آج ہم تجھے اپنی آغوش رحمت میں لیکر کچھ عہد وپیمان کریں۔

جبرئیل یہ حکم سنکر تعجبانہ لہجہ میں عرض کرتے ہیں۔ خدائے قدوس تیرے ارشاد کی تعمیل کے لیئے غلام حاضر ہے کیا تیرے محبوبوں کے لیئے دنیا میں صرف پھٹی ہوئی کملی اور ٹوٹا ہوا بوریا ہی ہے۔ خدائے ذوالجلال کیطرف سے ارشاد ہوتا ہے اے جبرئیل میں اپنے محبوب کی مرضی کے ساتھ ساتھ ہوں۔ میں نے اس کے سامنے دنیا کی تمام نعمتیں پیش کردی تھیں۔ لیکن اسنے فانی کو چھوڑ کر باقی کو اختیار کرلیا جبرئیل اس کے بعد بطحا کی سنگلاخ زمین میں اترے اور حضرۃ ام ہانی کے گھر میں جاکر دیکھا ایک جوان عربی اس ہی شان سے چھوٹے سے حجرے میں لیٹا ہوا ہے

برابر میں ایک مسواک رکھی ہے۔ مسواک کے قریب ایک چھوٹا سا سنگیزہ اور ایک کاٹ کا پیالہ رکھا ہے حجرے کی چھت کھجور کی شاخوں سے پٹی ہوئی ہے۔ جوان قریشی سر کے نیچے ہاتھ رکھے ہوئے آرام فرما رہے ہیں۔

جبرئیل علیہ السلام نہایت مودبانہ لہجے میں عرض کرتے ہیں السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا رسول اللہ کمل پوش سلطان اپنی ردائے مبارک کو ہٹا کر فرماتے ہیں و علیک السلام یا اخی جبرئیل حضرت جبرئیل دست بستہ عرض کرتے ہیں ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقرئک السلام و یقول زرنی فانی مشتاق الیک حضور طالب صادق کا نام سنکر بستر استراحت سے اٹھکر جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہولیے +

جبرئیل علیہ السلام آپ کو بنائے خلیل بیت اللہ کے قریب لائے یہاں لاکر صدر مبارک کو شق کیا اور آب زمزم سے سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کے قلب شریف کو غسل دیکر حسب ارشاد باری تعالیٰ نور صفات الہی سے معمور کر دیا اسکے بعد حضور ایک شاندار براق پر سوار ہوئے۔ براق کی لجام دست جبرئیل میں ہے اور دائیں بائیں ملائکہ مقربین کی صد ہا جماعتیں ہیں۔ اس آن بان سے یہ خدا کے پیارے کمل پوش دولہا مسجد اقصیٰ کی جانب تشریف لیجا رہے ہیں +

جب یہ براق آن کی آن میں بیت المقدس پہنچا تو تمام انبیاء علیہم السلام مسجد اقصیٰ کے صحن میں پیشتر ہی سے موجود تھے انہوں نے نہایت تپاک کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ جب آپ اقصیٰ میں تشریف لے گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے اذان دی اور اذان کے بعد تکبیر کہی۔ اس وقت ہر ایک نبی کا خیال تھا کہ آج کے دن یہاں کی امامت کا مبارک سہرہ میرے سر پر بندھے گا +

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو یقین تہا کہ میری شان میں خدائے عز و جل نے

ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ و ھدیٰ فرمایا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کا خیال کہ میرے متعلق انہ کان عبداً شکورا فرمایا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے سارٹیفکٹ میں واتخذ ابراھیم خلیلا لکھا ہوا دیکھتے تو فرماتے آج کے دن خلیل ہی امام بن سکتا ہے ادہر حضرت موسیٰ کا خیال تھا کہ میرے لیے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما فرمایا گیا۔ کیا کلیم سے بھی کوئی احق للامامت ہو سکتا ہے۔ ادہر حضرت داؤد علیہ السلام خطاب یاداؤد انا جعلنا خلیفۃ پر نازاں تھے تو اُنکے صاحبزادے کے زریں تمغہ پر مسرور شاداں۔ ایکطرف حضرت لوط والیاس کا خیال تھا کہ ہم دونوں کو ففھمنٰھا سلیمٰن کے مبارک کلام سے یاد فرمایا ہے تو دوسری جانب حضرت اسمٰعیل اپنی سند نبوت میں انہ کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیا لکھا ہوا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ علاوہ ان حضرات کے حضرت ادریس کا خیال الگ ہی گدگدا رہا تھا اور اُن کو اپنے سارٹیفکٹ کے وہ رنگین الفاظ یعنی انہ کان صدیقا نبیا ورفعنٰہ مکانا علیا - یاد آرہے تھے ایک جانب حضرت یحییٰ کا خیال اپنے متعلق بکلمۃ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصالحین کا تھا تو دوسری جانب حضرت عیسیٰ کی نظر اپنے مجموعۂ خطابات مسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین پر تھی۔ لیکن باینہمہ سلطان العرب والعجم کلیم الفقر فخری اوڑھے ہوئے علحدہ کونے میں خاموش کھڑے تھے یہاں امامت کا وہم و گماں بھی نہ تھا۔ یہ آمنہ کے لال جن کو قدرت نے کونین کی مخلوق سے پہلے پسند فرمایا تھا اپنے جی ہی جی میں باتیں کر رہے ہیں۔ آج کے دن امامت کے قابل وہی نبی ہوگا جو عمر میں بڑا ہو جس کی خدمات زیادہ ہوں جو اپنے رب کا پیارا ہو۔ ہر ایک نبی اپنے اپنے خیال محو تھا کہ یکایک جبرئیل علیہ السلام نبی قریشی سلطان کی طرف بڑھے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ

دے کر عرض کیا۔

حسن کا تیرے ہوں طالب رکب کی قسم — دیکھا ہے میں نے بارہا بیت الصنم بیت الحرم
پھرتا ہوں میں شکل صبا گاہے عرب گاہے عجم — آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

پیغمبروں سے کوئی تیری سی عزت پائے تو — تاج شفاعت حشر میں کوئی پہنکر آئے تو
تجھسا زمانے میں کوئی محبوب حق بنجائے تو — عالم ہمہ یغمائے تو خلق خدا شیدائے تو

این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم دلبری

حضور آج کے دن کی امامت آپ ہی کے لیئے رکھی گئی ہے آپ کی سند کے الفاظ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اگرچہ مختصر ہیں مگر جامعیت میں بےمثل وبے نظیر ہیں آپ سجادے کی طرف بڑہیئے اور ایک لاکھ چوراسی ہزار انبیاء کا مقتدا ہونا قبول فرمایئے ۔شہنشاہ معظم یہ سنکر آگے بڑھے اور دو رکعت نماز پڑہائی۔ اس کے بعد آسمانوں پر تشریف لے گئے اور وہاں جو کچھ ہوا وہ ہوا۔

احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی

خواتین اسلام اور زہد واتقا

حضرت مولینا محمد حسین صاحب محوی پروفیسر عثمانیہ کالج اورنگ آباد (دکن)

معمورہ دنیا کی غیر معدود اور وسیع وعریض فضا میں جسقدر مذاہب ظہور پذیر ہوئے ہیں اُن پر نظر غائر ڈالیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کے بانیوں اور مبلغوں کے صرف دو مقصد تھے ایک تو اصلاح نفس اور اخلاق کی تعلیم اور اپنے بنی لوع اور دیگر مخلوقات کی خدمت وہمدردی کی تعلیم دوسرا اصلی منشا اپنے حقیقی کارساز اور تمام عالم کائنات کو پیدا کرنے والے معبود کی سچی پرستش وعبودیت

اور اس کی یکتائی اور ہمہ گیر قوت و قدرت کا علم و اعتراف بنگاہِ بصیرت دیکھیے
تو انسان کا اس سے زیادہ اور اس سے بہتر منشائے افرینش ہو بھی نہیں سکتا اور
اگر اس کی تکمیل پر کوئی متنفس آمادہ ہو کر عمل پیرا ہو تو اس کی ذات میں اول الذکر
منشا کی خود بخود تکمیل ہو جاتی ہے غیر محسوس طور پر اخلاقی خوبیاں اس طرح پیدا
ہو جاتی ہیں کہ آخر انسان ایک پیکر اخلاق اور ہمہ تن اصلاح بن جاتا ہے۔ لیکن کتنے
مذاہب ایسے ہیں جنہوں نے صحیح اصول پر اس تعلیم کو رائج اور عام کیا اور اسکے
پیروں میں حقیقی طور پر یہ منشا جلوہ گر ہوا میرا اعتقاد اور یقین ہے کہ اسلام اس اصل
منشا کی تعلیم کے لیے سب سے زیادہ جامع اور عمدہ مذہب ہے اور اس نے
جس بہترین انداز میں یہ تعلیم دی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی ملت و مذہب میں
نہیں مل سکتی ہے۔ اسلام کی تعلیم کا سب سے نایاب اصول یہ تھا کہ اس نے
عورت اور مرد دونوں کو یکساں خطاب کیا۔ اور دونوں کیلئے ایک ہی شاہرہ پر گام
زن ہونا قرار دیا

تعلیم اور خصوصاً علم دین کی تعلیم کے لیے شروع ہی سے اُس کا مسلک سرپرستانہ
اور مربیانہ رہا ہے جیسا کہ ہم اس سے قبل اپنے ایک مضمون میں جو تکبیر کی کسی گذشتہ
اشاعت میں چھپا ہے بتا چکے ہیں اور یورپین مورخین کے اقوال زبردست استناد
کر کے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ اسلام اپنے آغاز ہی سے علم کا حامی اور تاکید کرنے والا
ہے اپنے صیغہ امر کے ساتھ مسلمانوں کو ہدایت کا فرمان دیا (اطلبوا العلم ولو کان
بالصین) یہی وجہ ہے کہ اسلام کے افراد میں علم دین اور عبادت و عبودیت کے
لحاظ سے عورتیں اور مرد دونوں کی صفیں دوش بدوش نظر آتی ہیں۔ یعنے اسلام کے آئے
ناز افراد میں نہ صرف مرد بلکہ بہت سی عورتیں ایسی گزری ہیں جو اپنے علم و فضل
کے علاوہ تکمیل اخلاق کے علاوہ ریاضت و عبادت برگزیدگی اور تقویٰ میں

یکتائے روزگار تھیں۔ قرآن حکیم نے اپنی زبان میں منشائے تخلیق یہ بیان فرمایا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے جن اور انسان کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اسکو عورتوں نے بھی عملاً پورا کر دکھایا۔ یہی وہ اصلی تعلیم ہے جس پر انسان عمل پیرا ہو تو اس میں اخلاقی خوبیاں جو دنیا کے تمام مذاہب نے گنائی اور بتائی ہیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً اصلاح نفس تزکیۂ اخلاق اور اس قسم کی تمام جزئیات اس وجہ سے اسلام نے صرف ایک وجہ تخلیق بتائی۔ اس کے ضمن میں تمام اخلاقیات آجاتے ہیں اس کی نظیر میں خواتین اسلام اور رجال ملتے ہیں جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ یہ بزرگان دین اور اولیاء اللہ الکرام جنہوں نے پورے طور پر اس منشائے تخلیق کو سمجھا اس کو عملاً اپنی زندگیوں میں ثابت کیا، ان کے حالات میں پچاسوں تذکرے عربی فارسی اردو وغیرہ میں موجود ہیں انھیں تذکروں میں بعض خواتین کے نام بھی نظر آتے ہیں مگر بہت کم۔ اور ضرورت تھی کہ ایک تذکرہ خالص خواتین اولیاء کا ہو۔ اس ضرورت کو راقم الحروف نے محسوس کیا۔ اور اب الحمدللہ اس موضوع پر راقم الحروف کی ایک مستقل تالیف عارفات ہو گئی ہے جو بالکل تیار ہو چکی ہے اور عنقریب جامۂ طباعت سے آراستہ ہو کر عالم اشاعت میں آنے والی ہے۔ عارفات اللہ والی بیبیوں کا ایک تذکرہ ہے جس میں صرف اُن مشہور خواتین کو لیا ہے جو عبادت ریاضت یا زہد اتقا کی وجہ سے عالم اسلام میں شہرت اور درجہ خاص رکھتی ہیں۔ اس کتاب کی تالیف و ترتیب میں جو محنت و کاوش کی گئی ہے وہ کتاب کی اشاعت پر ظاہر ثابت ہو گی۔ اس کی تالیف کا منشا صرف یہ ہے کہ اس زمانے کی خواتین یہ نہیں تو کم از کم اُن کے اخلاق اور معمولات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ وہ کیا مرتبہ رکھتی ہیں اور اب کیا حالت ہے جو صرف تعلیم کی کمی کی بدولت ظاہر ہو رہا ہے ازواج الانبیاء کی تالیف کے بعد ہی اس کی تالیف کا خیال دماغ میں آیا تھا۔ اور الحمدللہ کہ وہ خیال قوت سے

عمل میں آگیا۔ اس سلسلے چند برگزیدہ خواتین کے حالات حوالہ قلم ہیں۔ اس سلسلہ کو رسالہ الکبیر کے شیدایان ملت ناظرین نے پسند کیا تو کچھ ٹکڑے اور پیش کیے جا رہے ہیں فکر میں ہوں کہ جلد یہ کتاب طبع ہو کر عالم شہود میں آجائے۔ واللہ الموفق للصواب :۔ اس اشاعت میں ملک شام کی ایک پاک باطن خاتون حضرت رابعہ کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

رابعہ شامیہ

یہ نیک طینت۔ پاک باطن خاتون۔ حضرت احمد بن ابو الحواری کی بی بی تھیں[لہ] اور ملک شام ان کا وطن عزیز تھا ان کے شوہر احمد بن ابی الحواری بیان کرتے ہیں کہ ان کی حالتیں مختلف رہا کرتی تھیں کبھی ان پر محبت و عشق کا غلبہ ہوتا تھا اور کبھی انس کا اور کبھی خوف الٰہی کا غلبہ محبت کی حالت میں بے اختیار ہو کر چند عربی شعر پڑھا کرتی تھیں۔ جنکا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :۔

وہ حبیب ہے جس کے برابر کوئی محبوب نہیں۔ اور محبت کے سوا میرے دل میں کچھ نہیں ہے :۔ یہ محبوب میری نگاہوں اور میرے جسم سے پوشیدہ ہے لیکن میرے دل سے کسی وقت غائب نہیں ہوتا۔ اسی طرح حالت وانس میں بھی کچھ خاص اشتغال ورد زبان رہتے تھے اور حالت خوف میں بھی ایک خاص خیال ہوتا تھا۔ یہ نیک دل خاتون اپنے شوہر احمد کے لیئے خود اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتی تہیں اور جب سامنے لاکر رکھتی تو کہتی تھیں آیئے میرے آقا یہ کہانا کھائیے یہ خدا کی پاکی و بزرگی بیان کرتے ہوئے پاک و صاف ہاتھوں سے پکایا گیا ہے۔ غرض دنیا کے کسی کام میں مشغول رہتیں مگر خدا کی عبادت کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا دن کو اپنی ضروریات زندگی سے

لہ۔ اس نام کی کئی خواتین ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مشہور رابعہ بصریہ ہیں جنکے حالات الگ لکھے گئے ہیں

فارغ ہوکر رات آرام کے لیے ملتی تھی تو یہ تمام رات خدا کی عبادت اور نماز میں مصروف رہتی تھیں اس لئے کہ جب انسان خدائے پاک کی مرضی و طاعت کے موافق کام کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسکو اسکے عمل کے موافق صلہ عطا فرماتا ہے رابعہ ہر زمانہ میں روزے رکھا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ مجھ ایسے کو دنیا میں اقطار جایز نہیں ہے اور یہ بھی انکا قول ہے کہ میں جب کبھی دیکھتی ہوں تو قیامت کے دن آسمانی صحیفوں کا اڑنا یاد آجاتا ہے جب آذان سنتی ہوں تو قیامت کے دن پکارنے والے فرشتے کو یاد کرتی ہوں گرمی کو دیکھ کر قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے۔ غرض انکے یہ اقوال بہت نتیجہ خیز ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز سے عبرت حاصل کرتی تھیں اور خدائے تعالیٰ سے بہت ڈرتی تھیں ان کی خوبیاں اور فضائل بہت زیادہ ہیں رابعہ کے پہلے شوہر کوئی اور بزرگ تھے ان کے انتقال کے بعد رابعہ شامیہ نے احمد بن ابوالحواری کو پیام دیا کہ مجھسے عقد کر لیجئے۔ احمد اس زمانے کے اچھے بزرگ اولیاءاللہ میں سے تھے آپ نے جواب دیا کہ میرے مشاغل اہل وعیال کی خدمت سے زائد ہیں اور میں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا۔ رابعہ کو جب یہ جواب پہنچا تو انھوں نے کہا خدا قسم میں آپ سے زیادہ مشاغل میں ہو رہی ہوں۔ میرا مقصد اس عقد سے ہرگز بھی ہوا و ہوس کی پیروی نہ تھا لگلے شوہر کا مال و دولت میرے پاس بہت زیادہ ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ کے ہاتھ سے وہ صلحاء (نیک لوگوں) اور فقراء کو پہنچے۔ جو درحقیقت اسکے مستحق ہیں اور میں آپ کی بدولت دوستان خدا سے واقف و روشناس ہو جاؤں یہ پیام جب احمد بن ابی الحواری کو ملا تو آپ نے اپنے پیرو مرشد شیخ ابوسلیمان دارانی سے اجازت چاہی حضرت نے نہایت خوشی سے اجازت عطا کی اور رابعہ سے عقد کر لیا رابعہ اسکے بعد اور زیادہ عبادت و ریاضت میں رہنے لگیں (باقی آیندہ)

اظہارِ مدعا

کچھ تکبیر کی نسبت

تکبیرؔ کو جاری ہوئے اس مہینہ میں پورا ایک سال ہوگیا اور خدا کے فضل وکرم سے یہ بارھواں نمبر شایع ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس اشاعت میں تکبیر کے مقاصد پر روشنی ڈالوں اور اپنے چند جذبات کا اظہار کروں۔

تکبیر کیوں جاری کیا گیا مسلمانوں کی موجودہ حالت جسقدر نازک اور قابل توجہ ہے وہ محتاج بیان نہیں ہر جگہ اور ہر مقام پر یہ ماتم ہو رہا ہے کہ مسلمان دُنیا کی تمام اقوام سے زیادہ ذلیل وخوار اور مفلس ومفلوک الحال ہیں اُن کی کوئی حالت درست نہیں آج نہ علم وفضل اُن کے پاس ہے نہ مال و دولت وہ ہر اعتبار سے بےعزت اور بے وقعت ہیں مسلمانوں کے عقائدی خرابیاں، اعمال کی کوتاہیاں اور معاملات کی رسوائیاں غیر مسلموں کے لیے بھی باعث مضحکہ بن رہی ہیں اور انہی اسباب کی بنا پر آج "اسلام" جیسا مقدس اور پاکیزہ مذہب ہدف ملامت بنا ہوا ہے۔ خدائے قدوس علیم وبصیر ہے کہ ان حالات و مشاہدات سے متاثر ہوکر میں مضطرب وبے چین ہو جاتا ہوں اور گھنٹوں اس بات پر غور کیا کرتا ہوں کہ یارب العزت وہ کونسا ذریعہ ہے کہ جس سے مسلمانوں کو اس غفلت و سرشاری اور ذلت خواری سے بچایا جائے۔

انہی محسوسات نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں حتی الامکان اپنی زبان و قلم سے مسلمانوں کی کچھ خدمت انجام دوں! اور جہانتک ممکن ہے صداقت

کے ساتھ ملت اسلامیہ کی حفاظت و حمایت میں قدم بڑھاؤں۔

باوجود اس کے کہ میں کوئی صاحب جائداد یا سرمایہ دار شخص نہیں ہوں میں نے خدا کا نام لیکر تکبیر کو جاری کیا اور ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اس بارہ مہینے کے سفر کو طے کیا۔"

تکبیر کیا چاہتا ہے اپنے دردِ دل کا اظہار کرنے کے بعد اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تکبیر کے مقاصد کیا ہیں۔ تکبیر کا نہایت اہم مقصد تو یہ ہے کہ وہ اسلام کو بدعات و مخترعات سے پاک و صاف کر کے اصلی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے اسلام کی وہ نورانی شکل جو آج سے تیرہ سو تینتالیس ۱۳۴۳ سال پہلے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں تھی ہم جیسے بدبخت مسلمانوں کی فرقہ بندیوں اور باہمی نزاعات کے باعث نہایت بھیانک معلوم ہوتی ہے اسلئے ضرورت ہے کہ اسلام کا اصلی روشن چہرہ انصاف پسندوں کو دکھلایا جائے اور اسلام کو ہدفِ ملامت بننے سے بچایا جائے۔ اس کے بعد تکبیر یہ چاہتا ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم اور قرآن پاک کے حقیقی مطالب دلنواز طریقہ سے شایع کرے تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسلام کی تعلیمات کسقدر پاکیزہ ہیں۔ اور اسلام کی آڑ لیکر فتنہ و فسا دپھیلا نے۔ اور مسلمانوں کو فرقہ بندی کی تعلیم دینے والے اسلام کے کھلے ہوئے دشمن اور نہایت خودغرض ہیں تکبیر کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانا چاہتا ہے یعنی وہ محض زبانی دعوے کو لغو سمجھتا ہے بلکہ عقائد عبادات اور معاملات کے ذریعہ ثبوت چاہتا ہے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ سچے مسلمان کی زندگی کسقدر مقدس ہوتی ہے اس ضروری اصلاح کے لیے یہ لازمی ہے کہ رسول محترم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو دلکش انداز میں پیش کیا جائے اور صحابۂ کرام اور مشاہیر اسلام کے سبق آموز حالات پر روشنی ڈالی جائے تاکہ مسلمان

اپنی حالت کا موازنہ کر سکیں اور سمجھ سکیں کہ ہم کیسے مسلمان ہیں ۔

چوتھا مقصد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو موجودہ پستی ، تنزل ، اور ذلت سے نکال کر ایک کامیاب اور باعزت قوم بنانا چاہتا ہے اور اس ذلت و خواری کے جو اسباب ہیں مثلاً اسلامی اخوت و ہمدردی کا مفقود ہونا اور باہمی خانہ جنگیوں اور نااتفاقیوں کا طوفان عظیم بپا ہونا ، شادی اور غمی کی تباہ کن رسموں کا خوفناک طریقہ پر راسخ ہو جانا ان تمام چیزوں کو تکبیر بالکل مٹانا چاہتا ہے اور اسلامی معاشرت ، اسلامی تمدن اور اسلامی زندگی بسر کرنے کی دعوت دیتا ہے ۔ یہ چند مقاصد ہیں جنکی نشر و تبلیغ کے لیے تکبیر شایع ہوتا ہے بظاہر تو یہ مقاصد اسقدر مختصر ہیں کہ چند سطروں میں لکھدیے گئے لیکن درحقیقت نہایت ہی اہم و اقدم ہیں زبردست قدرت والے خدا سے التجا ہے کہ وہ ان مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے ایک ضمنی مقصد تکبیر کا یہ بھی ہے کہ وہ ہر مہینہ ادبی انشا کے مضامین اور نتیجہ خیز غزلیں اور نظمیں شایع کرتا رہے تاکہ مسلمانوں میں یہ پاکیزہ ذوق قایم رہے اور تکبیر کو زاہد خشک کا خطاب نہ دیا جائے ۔

تکبیر نے کیا خدمات انجام دیں ان سب باتوں کو بیان کرنے کے بعد اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ایک سال میں تکبیر نے کیا خدمات انجام دیں ۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ندامت کا احساس ہوتا ہے کیونکہ درحقیقت اسوقت تک کوئی خاص خدمت انجام نہیں دی گئی ۔ سوائے اس کے کہ تکبیر کی آہ و زاری سے متاثر ہو کر چند مخلص مسلمانوں نے اپنی اور اپنے اعزا و اقارب کی اصلاح و تنظیم کا حلف نامہ لکھکر دفتر تکبیر اور مجلس دار التصنیف میں بھیجا ہے اور یقین دلایا ہے کہ وہ اسلامی زندگی بسر کرینگے ۔ ان اصحاب کے نام یہ ہیں (۱) جناب سید ناظر حسن ایم ۔ اے پیر سٹرایٹ لا سہارنپور (۲) جناب ڈاکٹر فضل الدین احمد صاحب ۔ اسسٹنٹ سرجن مہاراج گنج (۳)

جناب شیخ انوار احمد صاحب سوداگر صدر بازار دہلی (۴) جناب الطاف حسین رئیس ہرگر
تلہ اسٹریٹ کلکتہ (۵) جناب خلیل الرحمن صاحب بی اے تحصیلدار۔ رکاب گنج۔ آگرہ۔

مجلس دار التصنیف دہلی ایک مختصر سی جماعت کا نام ہے جس کا فرض یہ ہے کہ وہ سفید اور کارآمد کتابیں تصنیف کر کے شایع کرے اور فرصت کے اوقات میں مختلف مقامات پر جاکر تقریر و تذکیر کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنی اصلاح و تنظیم کی طرف توجہ دلائے تجبیر کی درخواست پر جمعیتہ علماے ہند دہلی نے اپنی سرپرستی میں ایک مدرسہ اشاعت الاسلام کے نام سے جاری کیا ہے جسکو ایک قلیل رقم بھی بطور اعانت دی جاتی ہے خاکسار ایڈیٹر تجبیر اس مدرسہ کا منتظم ہے اور مسلمانوں کے بچے اس میں کارآمد تعلیم حاصل کر رہے ہیں اب تک چند کتابیں دفتر تجبیر سے شایع ہوئی ہیں مثلاً حقائق الاسلام "رسول عربی" قرآن مجید اور مسلمان" یہ کتابیں مسلمانوں کے لیئے غایت درجہ مفید ہیں۔ رسول عربی کو تجبیر میں شایع کیا جاچکا ہے بہرحال میں ارادہ کرچکا ہوں کہ اگر مسلمانوں نے عزم و عمل کا ثبوت دیا تو میں انشاء اللہ المستعان اپنی زندگی مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم کے لیئے وقف کردونگا۔

تجبیر میں چند تبدیلیوں کی ضرورت بعض احباب نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ تجبیر کو معارف اعظمگڈھ کے سائز پر عمدہ کاغذ اور نفیس لکھائی چھپائی کے ساتھ شایع کیا جائے اور وقت کی پابندی کا لحاظ رکھا جائے +

اللہ تعالے شاہد ہے کہ میں ان تمام چیزوں کو نہایت ضروری سمجھتا ہوں اور ہرگز نہیں چاہتا کہ تجبیر بے ترتیبی کے ساتھ شایع ہو لیکن میں کیا کروں کہ تجبیر کا سرمایہ نہایت ہی محدود اور نہایت ہی قلیل ہے۔ میں کسی طرح اپنے ارادوں کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ یہ ظاہر ہے کہ تجبیر کو حضور نظام حیدرآباد یا کسی دوسرے تاجدار کی سرپرستی کا فخر حاصل نہیں نہ کسی انجمن یا جماعت سے اسکو امداد ملتی ہے صرف خدا کی سرپرستی میں یہ

رسالہ جاری ہے اور ایک تنہا شخص کی جد وجہد سے آپ کے پاس پہونچتا ہے اگر درحقیقت آپ تکبیر کے مقاصد کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہیں تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ صرف اتنی اعانت فرمایئے کہ اپنی سعی وکوشش سے ایک ایک خریدار تکبیر کو دیدیجئے، اگر آپ ایسا کرینگے تو تکبیر کی اشاعت دوگنی ہوجائیگی اور میں اپنے ارادوں میں کامیاب ہوسکونگا۔

تکبیر سے میرا ذاتی فائدہ کیا ہے میں بالکل صاف الفاظ میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے تکبیر کے ذریعہ کسی نہ کسی قدر مالی فائدہ ضرور پہونچتا ہے لیکن میں اسکی آمدنی کا بیشتر حصہ اس کے مصارف کی نذر کردیتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ تکبیر میری زندگی تک جاری رہے اور مالی مشکلات کی وجہ سے کسی وقت بند نہ ہوجائے۔

خریداران تکبیر سے ایک ضروری استفسار باوجود اختصار کو مدنظر رکھنے کے یہ داستان غم طویل ہوگئی۔ اب میں خریداران تکبیر سے ایک اہم استفسار کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ۔ کہ :-

(الف) آپ تکبیر کو باعتبار مضامین اور باعتبار مقاصد پسند کرتے ہیں یا نہیں؟

(ب) آپ کے نزدیک یہ رسالہ مسلمانوں کے لیئے کچھ مفید ہے یا نہیں اور اس کا جاری رکھنا آپ کے نزدیک ضروری ہے یا نہیں۔؟ (ج) آپکی رائے میں تکبیر میں کس قسم کے مضامین کا اضافہ ہونا چاہیئے؟

دو پیسے کی قربانی اگر آپ کو تکبیر پسند ہے اور آپ اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں تو براہ کرم اس کی خریداری مستقل طور پر جاری رکھئے اور دو پیسے خرچ کرکے اپنی رائے سے مجھے مطلع فرمایئے۔

اور اگر آپ کو تکبیر پسند نہیں ہے یا اس کے مقاصد کچھ زیادہ اہم نہیں ہیں تو براہ کرم ایک کارڈ کے ذریعہ مجھے اطلاع دیجیئے تاکہ میں خریداروں کی میعاد ختم ہوتے پر

اس کو بند کردوں۔ اس لیے کہ ایک لغو چیز کو جاری رکھنا اور اپنا وقت ضائع کرنا دانشمندانہ فعل نہیں ہے۔ آپ کے خطوط موصول ہونے پر میں انکو تکبیر میں درج کرنے کے لیے کاتب کو دیدونگا۔ اور ایک صحیح فیصلہ کرسکونگا۔"

زاعد القادری غفر لہ

تکبیر کے سالانہ خریداروں کو اطلاع

اس ماہ فروری میں تکبیر کے مندرجہ ذیل سالانہ خریداروں کی میعاد خریداری ختم ہوتی ہے ان بزرگوں سے درخواست ہے کہ اگر آپ اپنا عہد محبت قایم رکھتے ہوئے خریداری کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں اور سال بھر میں دو روپے کی رقم یعنی صرف چار پیسے روزانہ کا خرچ آپ کو ناگوار نہیں ہے تو براہ کرم آپ اپنا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیجیے تاکہ ناحق تین آنہ کا خرچ دی پی برداشت نہ کرنا پڑے اور اگر آپ دی پی کے ذریعہ منگانا مناسب سمجھتے ہیں تو آیندہ ماہ کے پرچے کا انتظار کیجیے۔ یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بذریعہ دی پی بھیجا جائیگا۔

اگر خدانخواستہ آئندہ کے لیے آپکو تکبیر کی خریداری منظور نہ ہو اور کسی مصلحت کی بنا پر آپ اپنا عہد محبت قایم نہ رکھ سکتے ہوں تو از راہ کرم آپ فوراً اپنی عدم خریداری سے دفتر کو اطلاع دیجیے تاکہ آپ کے نام پرچہ دی پی نہ بھیجا جائے۔ اگر ایسا ہوا کہ آپکی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور پرچہ آپکی خدمت میں دی پی بھیجا گیا اور آپ نے اسے واپس کردیا تو بلاوجہ ایک اسلامی دفتر کو نقصان اٹھانا پڑےگا ایک دی پی کے واپس آنے پر تین آنہ کا نقصان ہوتا ہے۔ پس میں جہانتک خیال کرتا ہوں آپ اس بالکل ناجائز نقصان کو پسند نہ کرینگے۔

تین آنہ کی نالش نہیں کیجا سکتی | یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ نے دی پی واپس کردیا تو تین آنہ کا نقصان ہوگا اور اس رقم کے لیئے دنیاکی عدالت میں نالش نہیں کی جائیگی لیکن خدا

سب باتوں سے خبر دار ہے اور اسکی گرفت نہایت زبردست ہے اس لیے آپ میری گذارش کو نظر انداز نہ کیجئے +

خریداروں کے نام

نمبر	اسمار گرامی خریداران تکبیر جنکی میعاد خریداری اس ماہ فروری میں ختم ہوتی ہے	مقام	نمبر	اسمار گرامی خریداران تکبیر جنکی میعاد خریداری اس ماہ فروری میں ختم ہوتی ہے	مقام
۱	جناب بابو حسام الدین صاحب	دہلی	۲۲	جناب ماسٹر محمد حمزہ خاں صاحب حنفی	نانڈورہ
۲	جناب عزیز الرحمن صاحب	ایجلی	۲۳	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بوہری	بمبئی
۳	جناب مولوی عبد المنعم صاحب سعیدی بی اے	[illegible]	۲۴	جناب نادر علیخاں صاحب	نورپور لواٹہ
۴	جناب محمد ایوب خاں صاحب	[illegible]	۲۵	جناب منشی شیخ عظمت اللہ ناظر	کوٹہ
۵	جناب حافظ مشرف خاں صاحب تیلی قبر	دہلی	۲۶	جناب مولوی سید ظفر علی صاحب ظفر	دیوگڈھ
۶	جناب شیخ عبد الحق صاحب سلدار	اترولی	۲۷	جناب مولوی بسم اللہ خاں صاحب	نندربار
۷	جناب عابد علیخاں صاحب صدر قانونگو	قائمگنج	۲۸	جناب مولوی عزیز اللہ صاحب	گودھرا
۸	جناب نواب کنور محمد حیات علیخاں رئیس اعظم	اترولی	۲۹	ٹی ایم شاہ صاحب اپیل منشی	کامٹی
۹	جناب میر آل احمد صاحب رئیس	اترولی	۳۰	ایس۔ ایم رمضان صاحب	سیالکوٹ
۱۰	جناب کنور محمد عبد الحمید خاں صاحب	نانپت	۳۱	جناب اعظم خاں صاحب	قائمگنج
۱۱	جناب سید تبسم حسین صاحب وکیل	باران	۳۲	جناب ضمیر احمد صاحب	کلکتہ
۱۲	جناب منشی سید سرفراز علی صاحب نقلنویس	کوٹہ	۳۳	جناب منشی بشیر احمد خاں صاحب	بہیلو
۱۳	جناب مسٹر قمر الدین صاحب سکریٹری	ادے پور	۳۴	جناب امیر علیخاں صاحب کلرک	ٹھٹھرہ
۱۴	جناب شیخ اشرف علی صاحب	دہلی	۳۵	جناب عبد الغفار صاحب سوداگر	میرٹھ
۱۵	جناب نواب فیض احمد خاں صاحب رئیس	دہلی	۳۶	جناب خاں صاحب منشی محمود خاں صاحب	گبرن
۱۶	مسٹر محبوب حسن صاحب	بمبئی	۳۷	جناب شیخ صاحب علی صاحب	جمیلہ
۱۷	منشی محمد حسین صاحب خادم	شملہ	۳۸	جناب رفیق الحسن صاحب	میرٹھ
۱۸	خواجہ غلام صادق صاحب	شملہ	۳۹	جناب سید ابراہیم صاحب	مدراس
۱۹	مسٹر ممتاز احمد کٹرہ مہر پرور	دہلی	۴۰	جناب شیخ عبد الحق صاحب	مردان
۲۰	جناب رسول محمد صاحب سوداگر	کوئٹہ	۴۱	جناب اکبر خاں صاحب قاضی	نصیر آباد
۲۱	جناب محمد وزیر الدین صاحب	علاقہ	۴۲	جناب محمد سلیمان صاحب	چندنکی

نمبر شمار	اسمائے گرامی خریداران نکہت جنکی میعاد خریداری اس ماہ فروری میں ختم ہوتی ہے	مقام	نمبر شمار	اسمائے گرامی خریداران نکہت جنکی میعاد خریداری اس ماہ فروری میں ختم ہوتی ہے	مقام
۴۳	مسٹر عبدالکریم صاحب متعلم	[illegible]	۵۰	جناب محمد ابراہیم صاحب مدرس	باتانوالہ
۴۴	چوہدری فتح محمد صاحب متعلم	[illegible]	۵۱	جناب عزیز اللہ صاحب ناظر	کھلچی پور
۴۵	ایم یعقوب خاں صاحب	[illegible]	۵۲	جناب مولانا حفیظ اللہ صاحب	علی گڈھ
۴۶	ایم غلام محمد صاحب	[illegible]	۵۳	جناب صدرالدین حسین شاہ صاحب	بھاولنگر
۴۷	چوہدری محمد شریف صاحب	[illegible]	۵۴	جناب سید محمد شریف صاحب	بریلی
۴۸	جناب سید محمد ہادی صاحب	علی گڈھ	۵۵	جناب سید احمد صاحب	علیگڈھ
۴۹	جناب محمد یحییٰ خاں صاحب	[illegible]			

افسانہ محبت

(جناب مولوی فخرالدین احمد صاحب قادری)

"نغمہ مسرت" یا "پیام غم" ایک خط کے چند الفاظ تھے جنہوں نے غم نصیب زہرہ کی معصوم زندگی میں ایک ہیجان پیدا کر دیا تھا۔ اس کے دست نازک میں ایک سفید کاغذ تھا جس کو وہ بار بار پڑھتی تھی اور جذبات باطنی کی تلخ حقیقتوں سے متاثر ہو کر بیتاب ہو جاتی تھی۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے رنج و غم اور یاس و ناامیدی کا ایک وسیع میدان تھا خوف و رجا کا ایک سمندر تھا جس کے مشاہدے میں مستغرق تھی۔ خط کے مضمون پر وہ غور کرتی تھی اور نہ سمجھ سکتی تھی کہ یہ متضاد الفاظ اُس کی زندگی میں کیا انقلابات پیدا کرنیوالے ہیں۔ زہرہ نے از خود رفتگی کے عالم میں خط کو زور زور سے پڑھنا شروع کیا،،

... میں جمعہ کی رات میں کسی وقت تمہارے پاس پہونچوں گا لیکن غنیم کے جاسوس مجھے قتل کر ڈالنے کی فکر میں ہیں لہذا تمہارے دیدار کی تمنا اور یہ کوشش یا تو ہمیشہ کے لیئے جدائی کا خاتمہ کر دے گی اور میری زندگی کا آیندہ دور تمہاری پر لطف محبتوں کے لیئے وقف ہوگا ورنہ یہی رات تم کو ایک دائمی مفارقت کا پیغام سنائے گی اور

پھر تمکو حشر میں مل سکونگا +

تمہارا شوہر سالم

یہی خط تھا جس کی کشمکشوں میں زہرہ کے خیالات کا طوفان بڑھتا چلا جاتا تھا اور آنے والے غم یا مسرت کے تصور میں ایک عریاں شعلے کی طرح بیقرار تھی ۔ جسوقت وہ خط کے پہلے حصہ کو پڑھتی تھی تو اُس کی مسرتوں کی تازگی بخش جنبش اُس کی تمناؤں میں شورش پیدا کردیتی ہیں اور بچھڑے ہوئے شوہر کے دیدار کا خوش آیند تصور اس کے کلیجہ میں قیامت نما حرکتیں پیدا کردیتا تھا لیکن بدقسمتی کے اسرار سے باخبر زہرہ اس خیال کو امید موہوم سمجھکر بے چین ہو جاتی تھی اور پھر سالم کے خط کا آخر حصہ اُس کے دماغ کو چکرا دیتا تھا آنے والے غم کو ناگزیر تصور کر کے اس پر دوران تنفس گراں ہو جاتا تھا ۔

زہرہ پر غم والم کا یہ پہلا ہی حملہ نہ تھا بلکہ گذشتہ چار سال کا ہر دن اُسکو راحت سے نا آشنا اور ہر رات خواب سے محروم گذری ہے کیونکہ زہرہ کا لباس عروسی تبدیل بھی نہ ہوا تھا کہ اُس کا عزیز شوہر سالم جو ملکی فوج کا ایک جنرل تھا محاذ جنگ پر بھیجدیا گیا تھا اور میاں بیوی ایک نامعلوم مدت کے لیے بعد حسرت و یاس جدا ہو گئے تھے زہرہ نے اپنے شباب کا زمانہ عزیز شوہر کی یاد میں جس طرح گذارا اُسکا شاہد سالم کے وسیع مکان کا ایک بالائی کمرہ ہے جس میں زہرہ دلھن بنکر آئی تھی اور جو اُس وقت پیرس کی شاہی آرامگاہ سے مقابلہ کرتا تھا لیکن آج وہی خلوتخانہ طلسم ماتم بنا ہوا تھا جس میں یا تو اس کے عزیز شوہر سالم کی چند تصویریں تھیں جو اسوقت اُس کمرہ کی آرائشوں کی کل کائنات تھیں یا زہرہ کے اعماق قلب سے نکلی ہوئی آہیں جو اپنی حرارت سے ان تصویروں میں جان ڈالدینا چاہتی تھیں

زہرہ حسین تھی جمیل تھی لیکن اُسکے حسن میں اب وہ رعنائی نہ تھی جو آج سے

چار سال پہلے اُس کے مجسمہ پر گھٹا کی طرح چھا رہی تھی۔ اُس کے اعضا میں قیامت کا تناسب تھا۔ اُس کی جنبش ابرو ہزاروں کو اپنا بنا لیتی تھی۔ لیکن آج زہرہ وہ زہرہ نہ تھی اُس کی اضطراب خیز شوخیاں اور دلربائیاں شوہر کی جدائی میں اُس سے مفارقت کر گئی تھی زہرہ نے خود آرائی کو اسی دن سے خیرباد کہہ دیا تھا۔ وہ گوشۂ تنہائی میں سالم کو یاد کر کے اپنی زندگی کے دن گذارا کرتی تھی۔ اُسکو زمانے کی گردشوں اور لیل و نہار کی آمد و رفت کی اصلا خبر نہ تھی۔ اس زمانہ میں اُسکے عزیز و اقارب میں شادی و ماتم کی رسمیں بھی ہوئیں لیکن زہرہ کسی میں بھی شریک نہیں ہوئی۔

یہ تمام کیفیتیں زہرہ کی خود ساختہ نہ تھیں بلکہ فطرتاً سالم کی وقت جدائی اور عرصہ تک مفقود الخبری نے اُسکے کارخانہ زندگی میں محشر خیزیاں پیدا کر دی تھیں۔ یہ سب کچھ تھا لیکن زہرہ نے اس راز کو کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا بلکہ وہ خود کو کسی خاص مرض میں مبتلا ہونا ظاہر کر دیتی تھی۔

آہ یہ ایک شریف عورت کا عشق اور بے زبان جنس کی الفت تھی۔ جس نے محبت کے پر زور شعلوں کو اپنے جسم اور اپنی روح میں جذب کیا تھا اور جنہوں نے اُسکے مردہ جسم کو زعفران کر دیا تھا۔ اس کی غزال نما آنکھیں روتے روتے بے رونق ہو گئیں تھیں۔ اور اُس کے شباب کی رنگینیاں جدائی کے صدموں سے شکستہ ہو گئیں تھیں۔

چار سال کے غم مفارقت نے زہرہ کے دل کو آلام ہجر کا عادی کر دیا تھا اسلیئے اُس کی حیات پامال کا دور اب سکوت و جمود کی حالت میں گذر رہا تھا لیکن آج اس کے دل میں اس خط نے از سر نو لغزشیں پیدا کر دی تھیں۔ اُسپر جذبات کی بیقراریاں اپنا شدید اثر ڈال رہی تھیں اور اُسکو اپنی زندگی موت سے بدتر معلوم ہوتی تھی۔ کم نہ ہونے والی بیتابیاں اور بڑھا ہوا جوش و اضطراب اُس کی روح کو گھلا رہا

تھا اور نہ جانے کن کن خیالات میں مستغرق تھی آخر اُس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے خط کو میز پر رکھدیا اور خود کرسی سے اٹھکر کمرہ میں ٹہلنے لگی۔

رات کے آخری لمحوں میں جب صبح کی ہوا نامنقطع پہاڑیوں سے ٹکرا ٹکرا کر سیٹیاں بجا رہی تھی اور کوہی علاقہ پُرکیف خواب میں مست تھا جبکہ بہت فاصلہ پر ہو گھوڑے کے قدم اپنی بے تحاشا ٹاپوں سے پتھروں میں آگ پیدا کر رہے تھے۔ یہ رات وہی جمعہ کی رات تھی اور اس گھوڑے پر سالم کا مجروح جسم تھا جو غنیم کی ایک جماعت کے ہاتھ سے زخمی ہو گیا تھا۔ سالم ایک مردہ جسم کی مانند گھوڑے کی گردن میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھا اور اُسکا وفادار گھوڑا سالم کو بڑی احتیاط کے ساتھ اُس کے گھر لے جا رہا تھا۔ گھوڑا بھی کاری زخموں سے چور تھا لیکن کوئی غیبی طاقت تھی جو اُس کے قدموں کو اٹھا رہی تھی اور کوئی کشش تھی جو اُس کو سالم کے گھر کی طرف کھینچے لیئے جا رہی تھی۔

زہرہ نے اپنے دل سے فیصلہ کر کے جمعرات کی شام کو اپنے کمرہ کو معمولی طور سے آراستہ کیا اور اپنے شوہر کے انتظار میں رات کی گھڑیاں گننے لگی۔ اپنے حسن کو شباب کی لذتوں سے آشنا کرنے کے لیئے اُس نے آج ایک دلفریب جوڑا زیب تن کر کے اپنے جسم کو زیور سے آراستہ کیا تھا۔ لیکن جس وقت اُس نے اپنے حسن کا جائزہ لینے کے لیئے آئینہ کو دیکھا تو وہ پژمردہ ہو گئی اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ سوچتی رہی کہ سالم کو مطمئن اور مسرور کرنے کے لیئے آج اُسے کیا کرنا چاہیئے وہ بڑے سوچ کے ساتھ اپنی رفتہ دلفریبیوں کو پکارتی رہی اُس کی آنکھوں کے سامنے اُس کا وہ زمانہ پھیر رہا تھا جب وہ حور معلوم ہوا کرتی تھی وہ دل میں کہہ رہی تھی کہ آج وہ (سالم) مجھے دیکھکر خوش نہ ہونگے بلکہ میری یہ حالت دیکھکر انھیں رنج ہوگا۔ میری یہ ہیئت میری کمزوریوں کا بدیہی ثبوت ہے ایک

عورت کو اس درجہ متاثر نہ ہونا چاہیئے تہا۔ شاید وہ مجھے دیکھکر مغرور ہو جائیں وہ اپنے دل سے اسی طرح کی باتیں کر رہی تہی۔ کبھی ایام عروس کی گذشتہ داستان دھرتی تھی اور کبھی اون کے آنے کا خیال کر کے دل ہی دل میں کہتی تہی کہ میں کہونگی کہ انہوں نے مجھے دل سے بھلا دیا تہا۔ غرض اُس کے خیالات کا سلسلہ قطع ہونیوالا نہ دکھائی دیتا تھا۔ اُسکے دل میں طرح طرح کے خیالات موجیں مار رہے تہے۔

رات آخر ہو چلی تھی اور زہرہ انتظار کی ناقابل برداشت تکلیف سے بیتاب تھی جوں جوں رات کی ساعتیں گذرتی جاتی تھیں زہرہ کے دل میں مایوسیاں اپنا اثر جمارہی تھیں اس کا اضطراب بڑھ رہا تھا کبھی رو رو کر سالم کی عافیت کے لیئے دعا مانگتی تھی اور کبھی سکوت کے عالم میں اپنی بدقسمتی کا مرثیہ لکہتی تھی جب نور سحر کی دلفریبیاں رات کی تاریکی سے گلے مل رہی تہی تو زہرہ کا سر سجدہ میں تھا وہ الحالواری کے ساتھ اس جامع المتفرقین سے سالم کی صحت وسلامتی کے لیئے دعا مانگ رہی تھی گھنٹوں سجدہ میں پڑی رہی اور نہایت خضوع وخشوع کے ساتھ دعا مانگتی رہی۔ سجدہ سے سر اٹھایا تو اُسکو کمرہ میں روشنی معلوم ہوئی اُسکا دل دہڑکنے لگا اُس نے سمجھا کہ شاید سالم اپنے ساتھ روشنی لایا ہو لیکن جب اس نے کھڑکی سے باہر سر نکالکر دیکھا تو محض آفتاب تھا جسکی شعاعیں اُس کے مکان کی کھڑکیوں سے چھن چھن کر اُس کے کمرہ کو روشن کر رہی تہی۔ وہ کامل مایوسی کے ساتھ کمرہ میں آکر بیٹھ گئی اور پھر ناامیدی کی ہیبت شکلیں اس کو آنکھیں دکھلانے لگیں دفعتہً اُس کے کانوں میں گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی جو اس کے مکان کے آگے رکا۔ زہرہ کی نظریں صدر دروازہ کی طرف اٹھیں اور اُس نے دیکھا کہ اُس کا محبوب شوہر سالم ایک مدت کی جدائی کے بعد پھر اس کی تمناؤں کو منزل مقصود تک پہونچانے کے لیئے حاضر ہے وہ مسرت کے ساتھ اٹھی اور سالم سے ہم آغوش ہوکر خوشی کا رونا روئی۔ کسقدر مبارک تہا

وہ وقت جب زہرہ کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔

قادرِ ذوالجلال! تیرے فضل وکرم کا شکریہ! بے شک تو ہی ہر مصیبت میں کام آنے والا اور اپنے بندوں کا سچا غمگسار ہے!

تو نے بچھڑے ہوؤں کو ملا دیا ۔ یاس وغم کو خوشی ومسرت سے بدل دیا بدنصیب ہیں وہ ہستیاں جو تجھ سے غافل ہیں۔"

خوابِ پریشاں

(جناب سید مجید الدین احمد اشرف صبائی علیگ)

نواب تقی خاں کو آنکھ بند کرنی نہ لگی۔ کہ ان کے ہونہار بیٹے میاں نقی نے دن عید رات شب برات منانی شروع کردی۔ اذ گویا دل میں یہ ٹھان لی کہ برے بھلے غرض جس طور سے ہو۔ باپ کا نام روشن کرنا چاہیئے۔ تقی خاں کی حیات ہی میں میاں نقی نے کونسا براکام تھا کہ نہ کیا۔ اور کونسا ارمان تھا کہ نہ نکالا۔ نقی خاں اگر پوچھا جائے۔ قابل الزام تھے یا نہیں؟ تو میں اسکا فیصلہ کرنے والا کون۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر نقی دو حرف سے آشنا ہوتے تو شاید ان کی حالت کچھ اس سے بہتر ہی رہتی مگر اسکے ساتھ ہی نواب تقی خاں خیال کرتے تو کیونکر۔ اللہ نے اتنا مال واسباب دے رکھا تھا۔ کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ گھر میں رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ پھر جیسا کہ عام خیال ہے پڑھواتے تو کس لیئے۔ اور لکھواتے تو کیوں۔ اور اسپر میاں نقی لے دے کے گھر کے اکلوتے تھے۔ جس چاہ اور پیار سے پالے گئے ہونگے۔ خیال کے قابل ہے۔ جب بھی میاں نقی کوئی براکام کرتے تو ان کے والد بزرگوار ہمیشہ یہ کہا کرتے۔ کہ ابھی لڑکا ہے کھیلنے کے دن ہیں کھیلنے دو۔ بس پھر کیا تھا۔ میاں نقی تھے کہ مرزا پھویا بنے ہوئے تھے اور مجھے اتنا تو خیال نہیں۔ شاید اسی نام سے پکارے جانے بھی لگے تھے۔ خیر جو کچھ بھی ہو میاں نقی

کی مٹی لڑکپن ہی میں خراب ہو چکی تھی۔
تقی کا پندرھواں سال تھا کہ نواب تقی کے رخصت ہونے کے دن قریب آ پہونچے یہاں تک کہ بستر مرگ جا پڑے جب حالت روز مرہ خراب ہوتی چلی تو ایک دن اپنے لاڈلے بیٹے کو بلا کر یوں وصیت کی۔ میرے پیارے میں دو تین گھنٹہ کا مہمان ہوں اب تم سے ہمیشہ کے لیئے رخصت ہوتا ہوں۔ افسوس ہے تو اتنا اور صدمہ ہے تو اس بات کا کہ اپنے سامنے تمہاری شادی رچانی نصیب نہ ہوئی۔ اور تمہارے سر سہرا بندھا نہ دیکھا۔ یہ صفدر علی صاحب جو ہمارے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ انکو اللہ نے ایک لڑکی دی ہے۔ لڑکی حسن کی دیوی ہی نہیں بلکہ عمدہ چال چلن کی بھی ہے میں نے اسے دیکھا ہے اور جانتا بھی ہوں۔ بیٹا اگر چراغ لیکر بھی تلاش کروگے تو ایسی بیوی ملنی محال کیا بلکہ ناممکن ہے تم اپنی شادی کا پیغام ضرور ان کے ہاں بھیجنا۔ قرینہ ہے کہ صفدر علی صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا۔ نواب تقی خان کی اب آواز بلند ہوتی چلی۔ دنیا بھر کے ڈاکٹر حکیم موجود تھے مگر موت کی دوا کون کرسکتا ہے۔ ہچکی آئی۔ اور ہچکی کے ساتھ ہی روح بھی نکل گئی ع

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

تھوڑے روز تک تو تقی خاں غم کے پتلے بنے رہے۔ دیوانے وحشی ظاہرا ہو یا باطنی۔ جو کچھ جی میں آیا۔ باپ کے غم میں بنے جب غم کی انتہا ہو چکی تو خوشی کی ابتدا شروع ہوئی اور ایسی شروع ہوئی کہ شاید کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ آئی ہو۔ افسوس نواب تقی خاں کے آباؤ اجداد نے کن کن مشکلوں سے روپیہ جمع کیا ہوگا۔ مگر تقی کو اسکا کچھ بھی خیال نہیں آیا۔ اور نہایت بیدردی سے دولت لٹانی شروع کر دی۔ اسی درمیان میں باپ کی وصیت یاد آئی آئی فوراً صفدر علی کے ہاں شادی کا پیغام بھیجدیا۔
صفدر علی صاحب نواب تقی کی طرح امیر نہ تھے۔ مگر ہاں اتنا نہ تھا تو اتنا ضرور تھا

کہ دال روٹی سے خوش تھے۔ بیٹی کی نسبت تمام ایسا تلاش کی۔ نسبت آئی اور ضرور آئی۔ مگر حسب منشا نہ آئی۔ بچارے اسی ادھیڑبن میں تھے کہ کریں تو کیا کریں۔ بیٹی جوان ہو چکی ہے کسی طور بیاہنا ضرور ہے۔ اتنے میں میاں نقی کا پیغام پہنچا۔ صفدر صاحب کی خوشی کے مارے باچھیں کھل گئیں۔ خیال آیا کہ کسی سے صلاح و مشورہ بھی کر لینا چاہیئے۔ مگر صلاح لوں تو کس سے۔ اور مشورہ کروں تو کس سے۔ بی بی تھیں وہ بھی لقمۂ اجل ہو چکیں گھر میں ایک بیٹا تھا وہ بھی نوکری کی وجہ سے باہر ہے خیر چار ناچار اپنے بیٹے ظہیر کو تار دے کر بلوایا ظہیر باپ کا تار دیکھتے ہی فوراً آپہونچا۔ باپ سے بلانے کی وجہ دریافت کی۔

صفدر "ظہیر میں نے جو تمہیں بلایا ہے اسکی ایک خاص غرض ہے شاکرہ جوان ہو چکی ہے اس کی شادی جہانتک جلد ممکن ہو ہو جانا بہتر ہے میں نے بہتیرا نسبت تلاش کی مگر کہیں سے ٹھکانے کی نہ آئی۔ بارے خدا کا فضل ہے کہ کل میاں نقی نے اپنا پیغام بھیجا ہے میرے نزدیک اس سے عمدہ اور بہتر کونسی نسبت ہو سکتی ہے بہتر اور مناسب ہے کہ منظور کر لیا جائے۔"

ظہیر "ابا جان شادی کا ہونا تو ضرور فرض ہے مگر نقی خاں سے ہو یا نہ ہو اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہتر ہے کہ خود شاکرہ سے اسمیں رائے لی جائے۔ وہ ماشاء اللہ سمجھدار ہے۔ اپنے برے بھلے کو ہم سے زیادہ سمجھ سکتی ہیں۔"

صفدر۔ (غصہ ہو کر) "تم نے لڑکی سے رائے لینے کی خوب کہی ہیں تو آج نئی بات تم سے سن رہا ہوں۔ افسوس انگریزی تعلیم نے تمہیں اتنا آزاد بنا دیا۔ کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ انگریزی پڑھ کر تم ایسے روشن خیال ہو جاؤ گے۔ تو میں کبھی تمہیں ایسی تعلیم نہ دلواتا۔"

ظہیر "اباجان بے ادبی معاف۔ آجکل شادی کے بعد طرح طرح کی شکایتیں سننے میں آتی ہیں کبھی۔ یہ سنا جاتا ہے کہ لڑکا سسرال نہیں جاتا۔ بی بی حسب دلخواہ نہ ملی کبھی لڑکی زہر کھا کر مر گئی۔ غرض جو کچھ بھی ہوا اسکی وجہ جناب والا نے غور بھی کی۔ وجہ یہ ہے کہ

شادی نہ تو لڑکے کی رضامندی سے ہوتی ہے۔ نہ لڑکی کی خوشنودی سے"
صفدر:۔ بس بس اپنے لکچر کو رہنے دو میں نے صلاح اور مشورہ کے لئے بلایا ہے۔
ظہیر:۔ اباجان خفا نہ ہوجیئے۔ میں صلاح اور مشورہ ہی دے رہا ہوں مجھے کہہ لینے دیجیئے۔ اس کے بعد کرنا یا کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ میں نقی خاں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ انکے چال چلن سے کون شخص واقف نہیں۔ کونسی برائیاں دنیا میں ہیں۔ جو نقی میں نہیں پائی جاتیں۔ ہاں اگر دولت کو کہیئے تو اسکا اعتبار ہی کیا۔ آج میرے پاس ہے اور کل اون کے پاس۔ البتہ علم ایک جوہر ہے وہ بالکل اس سے بے بہرہ ہیں۔ علاوہ بریں میرے خیال میں تو اپنی حیثیت سے زیادہ والوں کے ہاں شادی کرنا۔ ایسا خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ شاکرہ لایق شاکرہ ہرگز ان سے بیاہے جانے کے قابل نہیں ہے"

ظہیر بیٹا تھا۔ باپ نہ تھا۔ لڑکا تھا بزرگ نہ تھا۔ نامہذب نہ تھا۔ بے ادب نہ تھا۔ کہنے کا مالک تھا کرنے کا نہیں۔ غرض جہانتک غریب سے ہو سکا کہا۔ اور جتنا ہو سکا سمجھایا مگر حریص صفدر کو نقی کی دولت نے اندھا کیا کہ بیٹی کو کوئیں میں دھکیلنے کے لیئے آمادہ ہو گیا۔ پیغام منظور کر لیا۔ منظوری کی دیر تھی۔ شادی کا ہو جانا کیا بڑی بات تھی۔ اور وہ بھی میاں نقی کے ساتھ، شادی ہوئی۔ اور خوب دل کھول کے ہوئی۔ بیچارے صفدر کی ٹانگ تقی کر سامنے کیا ٹھہرنے والی تھی مقروض ہوئے سب کچھ ہوئے اور ایسے ہوئے کہ سنپٹا اڑ ہوگیا رہا سہا گھر میں جو کچھ تھا سب صاف ہو گیا۔ اور ایسا صاف ہوا۔ کہ نام لیے کو ایک کوڑی بھی باقی نہ رہی۔ غریبی اور مفلسی کے ساتھ فکر نے میاں صفدر کو ایسا آن گھیرا کہ جان کے ساتھ پیچھے پڑ گئی۔ بہتیر اچاہا کہ گھر کی حالت درست کرے۔ قرضداروں سے نجات پائے مگر ظہیر حسن مالدار نہ تھا کرتا تو کیا کرتا۔ صفدر کی حالت روز بروز ردی ہوتی چلی۔ ہوتے ہوتے نوبت یہانتک پہنچی۔ نہ بیچارے کو دنیا سے کوچ کرنا پڑا۔ گھر کی تباہی اور باپ کی بربادی کا غم شاکرہ کو جتنا ہو تا کم تھا۔ مگر بیچاری کرتی تو کیا کرتی۔ رو پیٹ کر صبر کر لیا شادی

کو شاید سال بھر سے زاید ہوا تھا کہ شاکرہ کو ان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور زیادہ
مصیبت اس بات کی تھی کہ میاں کو برابر جس طور سے ہو زیادہ خوش رکھنا چاہیئے شاکرہ
عقلمند تھی۔ بیوقوف نہ تھی۔ سمجھدار تھی۔ کم فہم نہ تھی۔ میاں نقی کے مزاج کو فوراً تاڑ گئی
سسرال کو دیکھا کہ لٹی جاتی ہے۔ بدنظمی ہے کہ ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ گھر میں ماما دائی
لونڈی۔ باندی۔ انا مغلانی اندر باہر غرض جتنے تھے سب کو اپنے حلوے مانڈے سے
مطلب ہے۔ میاں نقی خواہ بہشت میں جائیں یا دوزخ میں۔ دل میں خیال کیا کہ
دلھن کب تک بنی رہونگی۔ گھر یوں لٹ رہا ہے فوراً دلھن کا جامہ اتار گھر کے انتظام
کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور ایسا درست کیا کہ شاید نواب نقی کے وقت میں بھی رہا ہو
اس ورمیان میں اللہ میاں نے ایک لڑکی دی۔ نام باصرہ رکھا۔ اسوقت تو شاکرہ
نے میاں نقی سے اچھی طرح نباہ کیا۔ مگر میاں نقی کا ظلم روز بروز ترقی کرنے لگا۔ شاکرہ
میں جہاں اتنی صفتیں تھیں وہاں فرمانبرداری بھی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اکثر گرمی کی راتوں
میں شاکرہ نے پنکھا جھلتے صبح کرڈالی۔ غرض میاں نقی کی اطاعت میں بیچاری نے
کھانا پینا سونا جاگنا سب حرام کر ڈالا۔ ہر وقت حکم کے بجالانے کے لیئے ایک پاؤں پر
کھڑی رہتی۔ نقی ناقدر نقی نے اس گوہر کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ جوہری ہوتا جواہر کی قدر سمجھتا
جاہل ناکارہ جفاکار نقی اسکی حقیقت کو کیا سمجھتا۔ نقی نے کونسا ظلم تہا کہ شاکرہ پر نہیں کیا ملکہ
کونسا ستم تہا کہ شاکرہ پر نہیں رکھا۔ غریب پیار کی باتیں کرتی تو جواب ڈانٹ کر ملتا۔ غرض
میاں نقی کے جو جی میں آتا شاکرہ کے ساتھ کر ڈالتے۔ مگر واری شاکرہ ہر وقت ہر ... ...
حالت میں صابر رہتی۔ ایک روز میاں نقی پر ایسا بھوت چڑھا کہ معاذ اللہ مبعوت کیا تھا۔ خاصا
جن تہا۔ دن کو چڑھا رات تک اترنے کا نام نہ لیا۔ بی بی پر غل مچایا۔ اچھلے کودے مار اٹھایا
غرض جو کچھ جی آیا کیا۔ مگر شاکرہ بے گناہ شاکرہ کا منہ تھکے کہ جواب بھی دیا ہو۔ آنکھ
پھوٹے کہ نقی کو غصہ کی نگاہ سے بھی دیکھا ہو۔ نقی کا جب اس ظلم و تشدد سے بھی جی

نہ بھرا۔ تو ایک روز کسی دوسری عورت سے شادی کرلی اور گھر میں لا بٹھایا۔ اسکا لانا تھا کہ شاکرہ کو گھر چھوڑ دینے کا حکم لگیا۔ شاکرہ مصیبت کی ماری اسوقت کوئی اُسکے دل کی حالت پوچھتا۔ جاتی تو کہاں جاتی۔ گھر نہ دوار۔ باپ نہ ماں۔ بھائی نہ بند۔ زار زار قطار رونے لگی۔ روکر جب دل ہلکا ہوا۔ تو حکم کی تعمیل کا خیال آیا۔ اٹھی اور لڑکی کو گود میں لے۔ میاں تقی کے ایک پرانے کھنڈر کو جو بہت زمانہ سے ویران پڑا تھا بسانے چلی گئی۔ شاکرہ کو اس اجڑے ویرانے مکان میں آئے ہوئے عرصہ ہوگیا۔ اس زمانہ کو جس مصیبت اور تکلیف سے اس نے کاٹا بس اسی کا کام تھا۔ ایک برسات کا موسم تھا۔ بارش ایسی زور سے ہورہی تھی کہ لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے۔ مگر میں تو یہ کہونگا کہ بارش شاکرہ کی مصیبت پر آٹھ آٹھ آنسو رورہی تھی۔ بارش نہ تھمنے کی تھی نہ تھمی۔ شاکرہ کو اس زور کا بخار چڑھا کہ الامان والحفیظ۔ غریب کو جان کے لالے پڑگئے۔ سمجھی کہ بس اب آخری وقت ہے۔ بخار نہیں بلکہ چل چلاؤ کا سامان ہے۔ باصرہ کو گلے لگاکر خوب روئی چوما۔ پیار کیا۔ اور بھرائی ہوئی آواز میں یوں کہا "بیٹی تیرا اللہ والی ہے میں تجھ سے ہمیشہ کے لیئے رخصت ہوتی ہوں" چاہتی تھی کہ کچھ اور کہے مگر بیچاری سے نہ کہا گیا۔ بچی اور اسپر ننھی سی جان۔ ماں کی حالت دیکھ کر بلکنے لگی۔ گلے سے چمٹ گئی۔ بلکتے بلکتے بچی کو نیند آگئی۔ شاکرہ نے بچی کو پلنگ پر لٹا دیا۔ اوڑھنا نہ بچھونا۔ ایک کپڑا تھا۔ کیا بچھاتی اور کیا اوڑھتی۔ باصرہ پر ڈال دیا۔ شاکرہ کو اپنی موت پر ہرگز افسوس نہ تھا مگر خیال تھا تو اور افسوس تھا تو اتنا کہ میرے بعد میری بچی کی کیا حالت ہوگی۔ مگر نہیں قادر مطلق سب کا نگہبان ہے اسکی بھی حفاظت کرے گا شاکرہ تو قبل ہی سے مردہ ہورہی تھی۔ بخار تو صرف بہانا تھا۔ دم کے دم میں روح پرواز کرگئی اناللہ الخ

اسوقت جبکہ شاکرہ اپنے قادر مطلق سے ملنے کے لیئے جارہی تھی میاں تقی پڑے سورہے تھے اور یہ خواب دیکھ رہے تھے :۔

کیا دیکھتے ہیں کہ دو قوی ہیکل آدمی جنکی شکل رات سے بھی زیادہ تاریک اور صورت دیو سے بھی زیادہ مہیب ہے۔ میاں نقی کے پاس آئے اور مشکیں کسنے لگے۔ میاں نقی اچھلے کودے بہت کچھ ہاتھ پیر مارا مگر ان کے زور کے سامنے انکی بساط ہی کیا تھی۔ مجبوری مشکیں بندھوا لی پڑیں۔ یہ لوگ انکو لے کر ایک خوفناک راستہ پر ہوئے۔ معاذ اللہ راستہ کیا تھا جہنم کا نمونہ۔ ہر چار طرف جنگل ہی جنگل نظر آرہا ہے اور جنگل بھی سنسان یہاں حضرت انسان تو بالکل خواب وخیال ہے۔ خوفناک درندوں کی ہیبت ناک آوازیں میاں نقی کے لیے موت کے پیغام سے کم نہیں تھیں۔ اکثر یہ درندے میاں نقی کو کھا لینے کیلئے حملہ بھی کرتے۔ مگر وہ یاجوج ماجوج جو انکو لیے جا رہے تھے۔ ڈانٹ کر بچا لیتے تھے نقی ــ وہاں خطا ہو رہے تھے۔ اکثر گھبرا کر تفصیل بھی پوچھتے۔ مگر جواب سوائے سکوت وخاموشی کے کچھ نہ تھا۔ آخر اس مشکل کو طے کرکے یہ لوگ دوسرے میدان میں جا پہونچے۔ یہاں تو اور ہی حال تھا۔ ہر جگہ چمن نہایت خوبی کے ساتھ لگے ہوئے تھے طرح طرح کے فوارے رنگ برنگ کے چھوٹ رہے تھے مرغان خوش الحان اپنے قادر مطلق کے حمد وثنا میں محو ہو رہے تھے۔ باشندگان چمن لباس فاخرہ سے آراستہ و پیراستہ تھے ان کے بشرے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کے استقبال کے لیے بیچین ہیں۔ اتنے میں مبارکباد ہو کی صدا ہر چہار طرف سے گونجنے لگی۔ نقی نے مڑ کر دیکھا تو دیکھتا ہے کہ ایک سواری رنگ برنگ کے جواہرات سے مرصع لوگ لیے آرہی ہیں۔ اپنے دل میں کہنے لگا کہ خداوندا یہ کون ہے جس کی سواری اس تزک واحتشام سے آرہی ہے۔ سواری نزدیک آپہونچی سواری کے بیٹھنے والے کو دیکھا اور حیران ہوا اور بیساختہ چلا اٹھا۔ "ایہ تو میری بی بی شاکرہ ہے"

شاکرہ نہایت پرتکلف کپڑے زیب تن کئے ہوئے اپنی بچی باصرہ کو گود میں لیئے ہوئے بیٹھی ہوئی ہے شاکرہ کا چہرا اسوقت چاند سے زیادہ روشن تھا۔ وہ خوش تھی

باصرہ بہنس رہی تھی چاہتا تہا کہ نقی آگے بڑھ کر گلے لگالے۔ مگر محافظوں نے ایک قدم
بھی آگے بڑھنے نہ دیا۔ رویا گڑگڑایا۔ منت سماجت کی۔ وہ کب چھوڑنیوالے تھے
شاہزادہ نے نقی کو دیکھ کر سواری کے روکنے کا حکم دیا۔ حکم کی دیر تھی۔ سواری فوراً رکی
نقی کو نزدیک بلایا اور یوں گویا ہوئی "افسوس وقت تہوڑا ہے اور کہنا بہت
کچھ ہے خیر نقی او نفس پرست نقی سن اور کان لگاکر سن۔ میں نے تیری خوشی کے لیئے
کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ ہر وقت تیرے حکم کے بجالانے کو ایک پاؤں پر کھڑی
رہی۔ جو کچھ تو نے کہا۔ میں نے سنا اور جو حکم دیا میں بجالائی۔ تیرے لٹتے ہوئے گھر کو
بچایا تیرے ظلم و ستم کو پیار سمجھا۔ دن رات اٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے ہر وقت ہر لحظہ
تیرے آرام کا خیال رکھا۔ مگر تو نے اسکا کچھ بھی خیال نہ کیا خیر جو کچھ تو نے کیا اچھا کیا
میں گلہ مند نہیں ہوں۔ اور جو کچھ میں نے کیا میرا فرض تہا میں نے تجھکو اس وقت
ایک غرض سے بلایا ہے۔ باصرہ نہی باصرہ کی ماں کا سایہ آج اسکے سر سے اٹھ گیا۔ غرض
بچی بے والی ہوگئی دنیا میں کوئی اسکا سرپرست نہیں رہا۔ اگر دیکھے کچھ ہے تو توہی
ہے سنو اور اسکو رکھ دیا باصرہ کو بڑا کر، یہ میری امانت ہے باصرہ تیرے پاس رہنے والی نہیں
ہے۔ ہاں جب تک رہے اسکی نگہداشت کرنا۔ اگر میری امانت کو اچھی طرح نہ رکھا تو قیامت
میں دامنگیر ہونگی" اتنا کہا اور سواری کو بڑھنے کا حکم دیا۔ آناً فاناً سواری نظر سے غائب
ہوگئی۔ نقی نے سواری کیساتھ جانے کی کوشش کی۔ مگر بیفائدہ اور بلا سود۔ نقی خواب سے
چونکا اور اٹھ بیٹھا۔ دیکھا کہ باصرہ ہاتھ باندھے سرہانے کھڑی ہے۔ اور رو رہی ہے۔ باصرہ
نے باپ کو جاگتا ہوا دیکھ کر کہا۔ ابا میاں اماں آج روٹھ گئی ہیں۔ بہت منایا بہت منتیں کیں
چلیئے انکو منا دیجیئے" خواب اور خواب کیساتھ بچی کا یہ کہنا نقی کے دل پر کاری ہوا بیٹی کو گلے سے
لگایا رویا اور ایسا رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ بی بی کا خیال آیا کہ واقعی کیا معاملہ ہے چلکر
دیکھنا چاہیئے وہاں کیا تہا۔ وہ کب کی مر چکی تھی۔ آیا اور بی بی کی لاش سے لپٹ کر اپنے

قصوروں کی معافی کا خواستگار ہوا۔ مگر اب کیا ہوتا اب پچھلے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ شاکرہ۔ او جنت کی بیٹھنے والی شاکرہ شاباش۔ تو ہر وقت صابر و شاکر رہی۔ اطاعت کی کسوٹی پر پوری اتری کسی وقت نفی کو شکایت کرنے کا موقعہ نہیں دیا۔ جو کچھ تو نے کیا خوب کیا۔ بہتر کیا آج سے تو فردوس کے آباد ی میں شمار کی جائے گی اور صبر و شکر کی دیوی تو مر گئی تیری ہڈیاں خاک ہو جائیں مگر تیرا افسانہ جب تک دنیا ہے عبرت کے ساتھ یاد کیا جائے گا تو نے وہ مثال چھوڑ دی کہ دوسروں کے لیے تمثیل ہے آفریں صد آفریں تو وہ کارنامہ چھوڑ چلی ہے کہ تیری آنے والی بہنوں کے لیے ایک سبق ہے جا اور اچھی طرح سے جنت میں آرام کر۔

نغمات ہادی

(سید محمد ہادی صاحب مچھلی شہری بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڈھ)

غزل

چھپا یا دامن دل میں ترا تیر نظر میں نے
کیا رسوا نہ ذوق جور کو اے بے خبر میں نے

کبھی تیری گلی ہے اور کبھی سیر بیاباں ہے
نہ پائی آج تک اپنے ارادوں کی خبر میں نے

توجہ کی توقع کھینچ لائی تھی مجھے لیکن
تری محفل میں آ کر غم کو پایا بے اثر میں نے

بڑی مشکل سے دل سے بے وفا تیرا مسیحا ہے
بڑی مشکل سے آہوں کو کیا ہے با اثر میں نے

اگر تیری یہی ضد ہے بہا دے دونوں عالم کو
بہت روکا تجھے اس وقت تک اے چشم تر میں نے

تعلق قطع ہو کر بھی تعلق چھٹ نہیں سکتا
چھپا رکھا ہے دل میں انکا اک تیر نظر میں نے

تجھے دیکھنا ہے مجھکو شوق و بے نیازی کا
ترے قدموں پہ ظالم رکھ دیا ہے آج سر میں نے

ترستا ہی رہا ہمدردیوں کو واہ رے قسمت
نہ دیکھی زندگی بھر مہربانی کی نظر میں نے

ترا نقشہ کچھ ایسا جم گیا میری نگاہوں میں
نہ دیکھا غیر کو پھر تیری صورت دیکھ کر میں نے

تمہارے جور کا شکوہ بھلا میری زباں کیوں تی
مری ایذا پسندی کی بھی یا دی حد نہیں کوئی

قسم لیلو کسی دن آہ بھی کی ہو اگر میں نے
کیا ہے ناوکِ حرماں کو پیوندِ جگر میں نے

وارداتِ قلب

مجکو دیا تھا جو نیاز خالقِ بے نیاز نے
پردہ جو حسنِ عشق پر ڈال کہا تمہاراز نے
دل سے خودی کے مٹتے ہی کھل گئی چشم حق نگر
طور سے حضرتِ کلیم لیکے اٹھے نیاز عشق
کنج لحد میں محوِ خواب کشتۂ شوق دید تھا
دستِ دعا کے اٹھتے ہی تھام لیا نشوع سے
زاھدِ پاکباز تم منزلِ قال میں رہے

پھونک دیا اسی کو آج عشق کے سوز و ساز نے
آج حقیقت اُن کی سب کر دی عیاں مجاز نے
کھینچ لیا نگاہ کو تیرے حریم ناز نے
شوق کو تیز کر دیا جلوۂ بے نیاز نے
کیوں نہ جگا دیا اُسے تیرے خرام ناز نے
پردہ حریم ناز کا نالۂ دل گداز نے
حال سے بے خبر رکھا جوشِ جنوں نواز نے

(زاھد القادری)

جوشِ اشک

(جناب مولوی الیاس صاحب رضوی صدر جمعیتہ تبلیغ الاسلام اجمیر)

جوشش ضبط ہی تری عشق کی پردہ پوش ہے
چشمِ حیا پرست نے کھول دیا یہ ہم پہ راز
فکرِ بلند و پست کیوں رنج و طرب کا ذکر کیا
کون ہوا ہے بے نقاب رنگِ رُخ گلاب کیا
مجکو ہے فتح کا پیام دل شکست کی صدا
تیری نگاہِ ناز کا اس پہ فسوں ہے کارگر
رسم جفا نہ ہو سکی شوقِ وفا نہ کامیاب

قطرۂ اشک مرحبا! تیرا سکوں بھی جوش ہے
وحشتِ دل کا پاسباں دزدِ متاعِ ہوش ہے
راہگذارِ عشق میں سر بھی وبالِ دوش ہے
نغمۂ عندلیب میں کون نشاط گوش ہے
جذبۂ بے خودی مرا غیرتِ عقل و ہوش ہے
محفلِ حسن و ناز میں شوق جو ضبط کوش ہے
تیرا وفا پرست ابھی رضوی سرفروش ہے

نالۂ غم

(جناب سید محمود اعظم صاحب فہمی)

ستمکش گریۂ پیہم کی آخر حد کہیں تک ہے
کہ تیرے آنسوؤں سے تر کسی کی آستیں تک ہے

مجھے انجام تو معلوم ہے عرض محبت کا
مگر امید کی وابستگی اُن کی نہیں تک ہے

الٰہی میری عرض مدعا بھی کیا قیامت تھی
اثر اندوز اُس سے جو نگاہِ شرمگیں تک ہے

تری عشق ستم میں اور روز افزوں ترقی ہو
مگر میری تباہی کی بھی آخر حد کہیں تک ہے

چھری کس بے گناہوں کے گلے پر پھر گئی فہمی
کہ رنگیں خون کی چھینٹوں سے قاتل کی زمیں تک ہے

عالم بیقراری

(جناب عبد الواحد خانصاحب واحد رامپوری تلمیذ حضرت شوق قدوائی لکھنوی)

بعنیا شب فراق میں خود ناگوار تھا
لبیک! اے قضا کہ تیرا انتظار تھا

جانِ حزیں ہی صرف نہ تھی موردِ بلا
دل بھی تو وقف کشمکش روزگار تھا

اوراقِ گُل ہر ایک روش پر بچھا دیئے
یہ بھی عجب مذاقِ نسیم بہار تھا

تم تھے، مرا رقیب تھا، بزم شراب تھی
میں تھا، میری فغاں تھی، دلِ بیقرار تھا

واحد میرا لحد میں بھی تنہائی کے سوا
مونس تھا کوئی اور نہ کوئی غمگسار تھا

خیالات مشہدی

(جناب مولوی اقبال الدین صاحب مشہدی صوفی آبادی کانپور)

صبح محشر کیلئے چاک گریباں لیگئے
ہم ثبوت شامِ فرقت کا یہ ساماں لیگئے

تیرے وحشی قبر میں یہ ساز و ساماں لیگئے
چاک دل چاکِ جگر۔ چاکِ گریباں لیگئے

ہم چھپا کر قبر میں تصویر جاناں لیگئے
یعنی اس صورت سے اپنا حُسنِ ایماں لیگئے

دامن محشر کے تار و پیر قیامت آگئی
پیش داور ہم اگر چاک گریباں لے گئے

دیدہ گریاں تماشا گاہِ عالم بن گیا
اشک کے ہر قطرے میں ہم ایک طوفاں لے گئے

داغ دل۔ زخم جگر، سوز محبت۔ درد عشق
ہم تمہاری بزم سے کیا کیا نہ ساماں لے گئے

دل کے ہر ذرے میں اک دنیائے ارماں تھی نہاں
دل کے ہر ذرے میں اک دنیائے ارماں لے گئے

ہم نے اپنے حال کی انکو خبر ہونے نہ دی
زخم پنہاں۔ درد پنہاں۔ داغ پنہاں لے گئے

اُس گلِ خوبی کی الفت نے کھلائے تھے جو گل
دامنِ دل میں ہم اک طرفہ گلستاں لے گئے

جی بہل جانیکی صورت اور کیا تھی بھلا
مشہدی ہم اسلیے تصویرِ جاناں لے گئے

جذبات درد

(جناب مولوی میر نذر علی صاحب درد کاکوری)

رو بدرگاہِ تو اے ذرہ نواز آوردہ ام
چشم گریاں، جان خستہ، دلگداز آوردہ ام

رحمۃ للعالمین ہستی تو آخر یا رسول
چشم رحمت برفگن چوں سوز و ساز آوردہ ام

از تجاہلہائے بیجد سوئے تو رو آوردہ ام
چشم از اشکِ ندامت بزم راز آوردہ ام

روح رقصاں طورِ دل صد پارہ باد ایں ہمہ
سوئے تو گویم کہ ایں عجز و نیاز آوردہ ام

یا حبیب اللہ نورے از نگاہِ جلوہ ریز
یا رسول اللہ چوں تو دلنواز آوردہ ام

آتشِ غم مشتعل گشتہ اغثنی یا رسول
یا رسول اللہ سوزِ جاں گداز آوردہ ام

کاش پرکن از مے الفقر فخری یا نبی
جام دل پیش تو اے شاہِ حجاز آوردہ ام

اے سراپا ناز، سوز و درد و آہِ بیکسی
در حریمِ حسن تو بہر نیاز آوردہ ام

شیئاً للہ از جمالِ روئے انور یا رسول
سینۂ پر درد و قلبِ چارہ ساز آوردہ ام

33547 ام

صداقت بھی کوئی چیز ہے!

اس نازک زمانہ میں جبکہ مکر و فریب کا طوفان بپا ہے آپ ہماری بات کا اعتبار کریں یا نہ کریں لیکن اتنا ضرور یاد رکھئے کہ ساری دنیا یکساں نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں جھوٹ بھی ہے صداقت بھی جن دواؤں کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا جا رہا ہے ہم بالکل ایماندارانہ طور پر آپکو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ دوائیں سچی ہیں۔ زود اثر ہیں۔ انمیں پوری اجزا شامل ہیں۔ اور مجرب ہیں۔ انصاری دواخانہ دہلی'' عرصہ دراز سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اور اپنے راستبازانہ طرز عمل کے سبب سے بدنام نہیں ہے آپ تجربہ کرکے اطمینان حاصل کیجئے۔ ذیل میں چند دواؤں کا اشتہار لکھا جاتا ہے

عرق شفا۔ یہ ایک بہترین اور سب سے زیادہ کارآمد دوا ہے جسمیں قریب قریب انسانی جسم کے تمام امراض کے لیے رعایت رکھی گئی ہے۔ بخار، نزلہ، زکام، کمزوری، درد سر، درد شکم، درد سینہ، درد کمر، اکثر دردوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ عرق معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرکے نہایت مقوی بنا دیتا ہے۔ دماغ اور بصارت میں غیر معمولی ترقی پیدا کرتا ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ بھیجا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ماشہ چند روزہ استعمال سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے ۸/

حب طلائی مقوی باہ۔ قوت باہ کی بالعموم آجکل بہت زیادہ شکایت ہے۔ باہ کو قوت دینے کمزوریوں کو دور کرنے اور مایوس العلاج مریضوں کو خاطر خواہ فائدہ پہنچانے میں اکسیر ہے سات روز کے استعمال سے ایک انقلاب محسوس ہوتا ہے اور ۱۲ روز کے متواتر استعمال کے بعد کسی مقوی دوا کی ضرورت باقی نہیں رہتی قیمت فی شیشی جسمیں ۲ گولیاں ہوتی ہیں ایک روپیہ (عہ/)

طلاء احمر۔ یہ طلاء خصوصیت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ بالکل بے ضرر اور نہایت زود اثر ہے اسکے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے بچپن کی ناعاقبت اندیشانہ حرکتوں، شباب کی مجنونانہ غلطیوں کا علاج طلاء احمر کے ذریعہ ہو سکتا ہے بہترین بہت مجرب دوا ہے ۷ روز تک استعمال ضروری ہے اسکے بعد تمام شکایتیں معدوم ہو جائینگی طلاء سے ایک عجیب طاقت ظاہر ہوگی قیمت فی شیشی ۳ ماشہ طلاء . . . . . . عہ/

شربت شفا ۔ ضیق النفس، دمہ، خوفناک کھانسی، سل، اور انقلاب موسم کی تمام بیماریوں کے لئے ایک مجرب اور مؤثر چیز ہے۔ دل، دماغ اور تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ مفرح ہے۔ چند روز استعمال سے اعلیٰ درجہ کی صحت اور طاقت قایم ہو جاتی ہے۔ پتہ استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ قیمت فی بوتل دو روپیہ عمر

سفوف اکسیر معدہ ۔ یہ دوا معدہ کی تمام چھوٹی بڑی بیماریوں کیلئے درحقیقت اکسیر کا حکم رکھنے والی ہے۔ بدہضمی، دست، پیچش، سوء ہضم، قبض، نفخ، حبس، ریاح، اور قریب قریب تمام امراض کیلئے بیحد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ر

عرق طحال ۔ تلی کے بڑھ جانے سے انسان کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ اور دن بدن کمزوری، بدرونقی ترقی کرتی ہے پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ یہ عرق ان تمام امراض کیلئے نہایت مفید اور نافع ہے۔ اکتیس روزہ استعمال سے تلی تحلیل ہو کر اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ اور بالکل شکایت باقی نہیں رہتی۔ عرق کے ساتھ گولیاں بھی استعمال کرائی جاتی ہیں۔ دونوں چیزوں کی قیمت ۸ر آٹھ یوم کیلئے کافی ہو سکتی ہیں۔

ستون دندان ۔ دانتوں کا منجن بظاہر ایک معمولی چیز ہے لیکن درحقیقت نہایت ضروری اور کارآمد دوا ہے۔ گندہ دہنی، داڑھ کا درد، دانتوں کی کمزوری اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ منہ میں خوشبو آتی ہے۔ دانت صاف شفاف اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ مسوڑوں کی خرابی بالکل مٹ جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱ر)

پارہ کی گولیاں ۔ بڑی ہوشیاری اور محنت کے ساتھ بنائی جاتی ہیں۔ اگر اسکو دودھ میں ڈالکر چند منٹ کے بعد دودھ کو پیا جائے تو اصلی حالت میں معدہ میں ہضم ہو جائیگا۔ چند روزہ استعمال سے معدہ میں ایک خاص طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور بھوک بڑھ جاتی ہے۔ بھاری غذائیں فوراً ہضم ہونے لگتی ہیں۔ قیمت فی گولی ایک روپیہ (عمر)

قاطع جریان ۔ جریان خواہ نیا ہو یا پرانا یہ وہ دوا ہے جو صد فیصد نافع ہے۔ چند دن میں جریان کو بالکل مٹا دیتی ہے۔ قیمت پوری مقدار ایک روپیہ چار آنہ عـ

خوفناک امراض ۔ آتشک، سوزاک کیلئے ان امراض کی تیر بہدف اور بہترین دوائیں دواخانہ میں موجود ہیں لیکن بغیر کافی حالات معلوم ہوئے ہم ہرگز استعمال کرانا نہیں چاہتے۔ کیفیت لکھکر بھیجئے۔ اسوقت نہایت زود اثر دوا تجویز کر کے بھیجی جائیگی۔

ممیرے کا سرمہ ۔ اصلی ممیرہ بہت مشکل سے دستیاب ہوتا ہے لیکن نایاب نہیں ہے۔ اگر کوشش کے ساتھ تلاش کیا جائے تو اصلی ممیرہ مل جاتا ہے۔ یہ سرمہ جس میں اصلی ممیرہ شامل کیا گیا ہے۔ امراض چشم کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بصارت کو انتہائی طاقت بخشتا ہے۔ کثرت مشاغل کے باعث جو کسی قدر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکو دور کر دیتا ہے۔ اگر چشمہ لگانے کی عادت ہے تو متواتر استعمال

سرکے رہنے سے رفتہ رفتہ بالکل ضرورت باقی نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں دھند، جالا، موتیا بند، درد، آشوب چشم، بخالا، پھولا نزول الماء وغیرہ امراض کیلئے بیحد نافع ہے۔ قیمت فی شیشی ا۔ اثہ چار آنہ (۴ر)

خضاب انصاری ۔ ملک میں صدہا قسم کے خضاب فروخت ہوتے ہیں بعض اصلی ہیں بعض بالکل نقلی۔ انصاری خضاب نہایت عمدہ، نہایت زود اثر، نہایت نفیس خضاب ہے۔ تین چار منٹ میں سفید بال بالکل سیاہ ہوجاتے ہیں۔ رنگ پختہ اور چمکیلا ہوتا ہے۔ لگانے میں کچھ زحمت نہیں ہوتی برش سے لگائیے اور صابون سے دھو ڈالئے قیمت فی شیشی ۸ر

منتظم

(حکیم محمد یعقوب ناظم دواخانہ انصاری کوچہ چیلاں کمرہ بنگش۔ دہلی۔

نئے زمانہ کی ایک اہم ضرورت

یہ ہے کہ آپ اپنے نام اور اپنے دفتر کی مہر بنوائیں اور کاغذات اور خطوط پر لگا کر اعلیٰ تمدن کی تکمیل کریں۔ ہمارے ہاں ہر قسم کی ربڑ اسٹامپ مونوگرام نہایت خوشنما اور خوبصورت تیار ہوتے ہیں آپ جس نمونہ اور جس سائز کی مہر بنوانا چاہیں ایک کاغذ پر نقشہ بنا کر بھیجدیں ہم اسی طریقہ سے تیار کر دیا جاوے گی۔ چھوٹے سائز کی مہر کی قیمت معہ ضروری سامان کے تین روپیہ (سے ۳) اور بڑے سائز کی مہر کی قیمت معہ سامان کے چار روپیہ (للعہ) فرمائش کے ساتھ ایک روپیہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ باقی رقم کا وی۔ پی کر دیا جاوے گا۔ کم از کم ایک مرتبہ معاملہ کر کے دیکھئے۔

ہمارے یہاں اسٹیشنری کا سامان مثلاً عمدہ کاغذ۔ لفافے۔ فاونٹین پین وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر دستیاب ہوتے ہیں۔

(نوٹ) ربڑ ٹائپ بکس جس سے آپ اپنا پورا پتہ چھاپ سکتے ہیں۔ بڑا دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) چھوٹا ایک روپیہ۔ (ہر فرمائش کے ساتھ تکبیر کا حوالہ ضرور دیجئے)

ملنے کا پتہ

مرزا احمد بیگ اینڈ سنز سوداگران اسٹیشنری چاندنی چوک (دہلی)

اردو کی ماہوار رسائل کا عظیم الشان ذخیرہ

(۱) پرچہ صحیح و بالکل بے داغ ہے حتی الامکان اگر کوئی بھی خراب ہو تو ہم واپس لینے کے ذمہ دار (۲) پانچ روپیہ سے زائد کے خریداروں کو خرچ محصول روانہ کرنا ہوگا۔ (۳) مجلد کی قیمت زائد لی جائیگی (۴) جواب کے لئے کارڈ یا ٹکٹ منسلک ہونا چاہیئے (۵) خریدنے میں عجلت فرمائیے ورنہ پھر خط و کتابت نہیں کی جائیگی۔ (۶) جو پچیس روپیہ سے اوپر خریدے اسکو خاص رعایت (۷) جلد کا چھ ماہ کے حساب سے۔

نمبر شمار	نام رسالہ	حالت و کیفیت	[illegible]	[illegible]
۱	الہلال کلکتہ	جلد اول عہ مجلد اعلیٰ جلد دوم مجلد اعلیٰ جلد چہارم مجلد اعلیٰ جلد پنجم عہ مجلد اعلیٰ قیمت فی پرچہ ۸ر		۸ر
۲	البلاغ	جلد اول کے جس قدر پرچے نکلے تھے وہ مکمل فی پرچہ ۸ر		۸ر
۳	پیغام	جلد اول کے جس قدر پرچے نکلے وہ موجود ہیں۔ فی پرچہ ۵ر		۵ر
۴	الجامعہ	یہ پرچہ پہلی جلد آٹھ روپیہ (عہ)	عہ	۰
۵	زمانہ کانپور	۱۹۰۰ء سے ۱۹۲۳ء تک کے مکمل متفرق پرچے مکمل فی جلد ۱۲ر اور متفرق فی پرچہ ۸ر ایک ایک پرچہ میں کئی کئی تصاویر	۱۲ر	۸ر
۶	مخزن لاہور	۱۹۰۱ء سے موجود ہیں جو جناب شیخ عبدالقادر صاحب کی اڈیٹری میں نکلا کرتا تھا پھر [illegible] صاحب و ظفر احمد کی اڈیٹری میں مجلد مکمل للعہ متفرق ۲ر	للعہ	۲ر
۷	ناظر لکھنؤ	ابتدا کے متفرق پرچے اور ۱۹۲۶ء تک کے مکمل جلدیں بھی موجود ہیں۔ مکمل جلد کی قیمت عہ متفرق فی پرچہ ۶ر	عہ	۶ر
۸	نگار بھوپال مع التصویر	ابتدا سے آج تک کے مکمل پرچے موجود ہیں مجلد کاغذ اعلیٰ صہ ر	صہ ر	۰
۹	ہمایوں لاہور	جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم مکمل باقی متفرق پرچے مکمل مجلد للعہ فی پرچہ ۸ر کاغذ اعلیٰ	للعہ	۸ر
۱۰	شباب اردو لاہور	ابتداء سے آج تک کے مکمل پرچے مجلد صہ فی پرچہ ۸ر کاغذ اعلیٰ	صہ	۸ر
۱۱	معارف اعظم گڑھ	ابتداء سے مکمل جلدیں موجود ہیں۔ اور متفرق پرچے بھی مجلد صہ فی پرچہ ۸ر کاغذ اعلیٰ	صہ	۸ر
۱۲	[illegible] لکھنؤ التصوف	۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۳ء تک مکمل پرچے اور متفرق مکمل جلدیں مجلد صہ فی پرچہ ۸ر کاغذ اعلیٰ	صہ	۸ر
۱۳	نقیب بدایوں	۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۱ء کے مکمل پرچے عجیب و غریب پرچہ ہے مکمل مجلد للعہ فی پرچہ ۸ر	للعہ	۸ر
۱۴	درویش۔ دہلی	ابتداء سے آج تک یعنی دو سال کی جلدیں بڑا سائز بند ہو رہا ہے مجلد عہ فی پرچہ ۴ر	عہ	۴ر
۱۵	نداء اسلام۔ دہلی	ابتداء سے آج تک یعنی ایک سال کی جلدیں مولانا منظر الدین کا پرچہ ہے۔ فتنہ ارتداد کا علم بردار مکمل صہ متفرق ۴ر	صہ	۴ر

ایک معرکتہ آلارا کتاب

مخدرات تیموریہ

یہ عجیب خاندان شاہی کی مستورات کا عالیشان سلسلہ عصمت و عفت کے پاکیزہ کرشمے جو ہر ایک شجاع اور بہادر قوم کی تاریخ کی جان ہیں علم و ہنر کی مکمل اور عجیب عملی نتائج اور اس سرزمین کا سب سے سرسبز اور ہرے بھرے باغ کے شگفتہ پھول جن کی مہک جو ایک دفعہ قومی زمین کو مہکا چکی ہے شجاعت و تہور کی حیرت انگیز تماشے جنہوں نے ساری دنیا کو مسخر کر لیا تھا ایک عظیم الشان خاندان کی وہ شان و شوکت کی تابناک تصویر جن کی نظیر چشم فلک نے نہیں دیکھی [illegible]

نام		نام		نام	
بنت العجیب ... بیگم	بیگم امیر تیمور	لاڈ ملک	بیگم تاج خان	زینت النساء بیگم	دختر اورنگ زیب
فخر النساء بیگم	"	شمروکی بیگم	دختر لطیف علیخاں	زبدۃ النساء بیگم	"
عظمت النساء بیگم	"	رضیہ سلطانہ	دختر شمس الدین التمش	بادشاہ بیگم	"
آسائش بانو بیگم	دختر محمد مراد بخش	بدر النساء بیگم	دختر اورنگ زیب	سلطان بیگم	ہمشیرہ شاہ طہماسپ
آغا بیگی	دختر میران شاہ	جاناں بیگم	دختر خان خاناں		والی ایران
آرزم بانو	دختر صادق خاں صفوی	جانی بیگم	بیگم محمد اعظم شاہ	سلیمہ سلطان بیگم	بھانجی محمد ہمایوں
آرام جان بیگم	بیگم جہانگیر بادشاہ	رانی جودہ بائی	دختر راجہ اودے سنگھ		بادشاہ
ممتاز محل	بیگم شاہجہان بادشاہ		والی جودہ پور	سلیمہ بانو بیگم	دختر سلیمان شکوہ
حرمت الحبیب	بیگم محمد معظم شاہ	حمیدہ بانو بیگم	بیگم محمد ہمایوں بادشاہ	جمیلہ خاتون	بیگم محمد مرزا
قدسیہ بیگم	بیگم محمد شاہ	حاجی بیگم	"	موتی بیگم	بیگم محمد اکبر بادشاہ
اعزاز النساء بیگم	بیگم محمد شاہجہان	خانہ زاد بیگم	ہمشیرہ محمد بابر بادشاہ	اشرف النساء بیگم	بیگم بہادر شاہ
اورنگ آبادی محل	بیگم اورنگ زیب	شہزادہ خانم	دختر محمد اکبر شاہ		اول
آتی بیگم	ہمشیرہ نجابت خاں	دلپذیر بانو بیگم	دختر شاہ شجاع	نواب قدسیہ بیگم	دختر شاہجہان
بخت النساء بیگم	دختر ہمایوں بادشاہ	بی بی دودو	بیگم لوہانی خاں	ثریا بانو بیگم	"
بہار بانو بیگم	دختر جہانگیر بادشاہ	دلرس بانو بیگم	دختر شاہنواز خاں صفوی	جہاں آرا بیگم	"
بائی اودیپوری	دختر راجہ اودیپور	روشن آرا بیگم	دختر شاہجہان	رانی پاربتی	رانی راجہ جھجار سنگھ
بائی بھوت دی	دختر راجہ کشتوڑ	روپ متی	ملک الوری کی رئیس زادی		والی بندیلہ
چمنی بیگم	دختر سلطان بلند اختر	رحمت بانو	بیگم محمد معظم شاہ	رانی تارا بائی	رانی رام راجہ
بیگم سلطان	دختر ابراہیم عادل شاہ	رضیۃ النساء بیگم	دختر شہزادہ محمد اکبر	تلسی بائی	رئیس قوم مرہٹہ
بی بی بائی	بیگم سلیم شاہ	زیب النساء بیگم	دختر اورنگ زیب		

اس کتاب میں علاوہ اول و دوم دونوں شامل ہیں

منیجر بکبیر کٹرہ مہر پرور دہلی

قدرت خداوندی کا نظارہ

یہ کس نے پاؤں رکھا ہے کہ چشم اہل عالم میں
بلندی میں فلک سے بھی کہیں بڑھ کر زمیں نکلی

ہزار ہا شکر اس خدائے غفور کا ہے کہ جس کی مہربانی سے میری دلی کی آرزو جسکو مدت مدید و عرصہ بعید سے لئے ہوئے تھا یعنی کامل شوق و مراد سے بر آئی۔ میری بیمار کی استطاعت و جرأت نہیں کہ اپنی کم عقلی و ناسمجھی سے ایک ذرہ کا عشر عشیر بھی اس بے بہا دوا کی تعریف کا بیان کر سکوں۔ حضرات! میں ایک عرصہ سے مندرجہ ذیل عوارض میں مبتلا تھا۔ اور حتی المقدور بہت کچھ علاج بھی کئے مگر سب

سود۔ اتفاق اور خوش نصیبی سے اس زمانہ کے آخر میں خدائے تعالیٰ نے مدد بھیجی اور ایک بزرگ کا میرے یہاں گزر ہوا۔ انہوں نے میری حالت کا مشاہدہ کر کے تجربہ پر تجربہ کیا یا محبوب رحمانی کا نسخہ عطا فرما کر رفاہ عام کی بھی اجازت دی۔ اب میں بفضلہ تعالیٰ بالکل تندرست و توانا ہو گیا ہوں۔ امجد اس بزرگ اور خضر سیرت شخص کا ذکر اسواسطے لکھتا ہے کہ انکے احسانات کو زندگی حاصل ہو۔ اور انکی یاد ہمیشہ تازہ رہیں ہمیشہ سلامت رہے۔ کہ وہ دور دراز کے غیبی فرشتہ تھے جن کو خدا نے امجد کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔

ابتک یہ محبوب بلا اعلان ابنائے جنس کو نفع پہنچاتا رہا ہے۔ اشتہارات کی بے وقعتی کو دیکھکر کبھی یہ ارادہ نہ تھا کہ اسکو مشتہر کیا جائے۔ مگر شائقین اور دوستوں کا اصرار نے مجبور کر دیا۔ کہ خلق خدا کو ضرور اس سے مستفید کیا جائے۔ لاچار عام اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر درد مندوں اور ضعیفوں کو ایسی ہو اکی خواہش ہے۔ کہ جلد عوارض سے انکو نجات حاصل ہو۔ وہ بطور امتحان ہی محبوب رحمانی کو استعمال میں لاکر ہمارے الفاظ کی صداقت کو ملاحظہ کریں۔ بلکہ ہمیں الزام لگادیں کہ ہم نے اسکی کماحقہ تعریف نہیں کی ہر چند یہ دوا بے بہا ہے۔ لیکن بنا بر نفع عام اسکی قیمت بہت ہی کم یعنی فی سیکڑہ صرف دو روپیہ علاوہ محصول قرار دی ہے جو کہ تیس یوم کی خوراک ہے۔ اس اشتہار کو شائع کر کے میں اپنی غرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ اہل حاجت کو فائدہ اٹھانے نہ اٹھانے کا اختیار ہے۔

تجربہ شرط ہے

پانچ	ایک پر
اگر آپ کو دودھ ہضم نہیں ہوتا ہے:۔	تو محبوب رحمانی کا استعمال کیجئے جتنا نے چاہا تو سیر دودھ ہضم ہو جائیگا
اگر آپ کو بلغم کی شکایت ہے:۔	تو محبوب رحمانی کا استعمال فرمائیے۔ بفضلہ تعالیٰ تھوڑے یوم میں کافور ہو جائیگا
اگر آپ کو قوت مردانگی کی ضرورت ہے:۔	تو محبوب رحمانی کا استعمال فرما کر قدرت خدا کا تماشا دیکھئے۔
اگر آپ کو ریاحی و بادی شکایت ہے:۔	تو محبوب رحمانی کا استعمال ہی کیجئے شافی مطلق بالکل قلع قمع ہو جائیگا۔
اور اگر آپ کو بالکل تندرست ہیں:۔	تو بس محبوب رحمانی کا استعمال کیجئے۔ بفضلہ دافع الامراض کوئی مرض پاس نہ آویگا

گویا محبوب رحمانی دوا کیا ہے جادو ہے جو اپنی تعریف کرانے پر مجبور کرتی ہے

محبوب رحمانی مفت محض غربا و مساکین کو دیا جائیگا بشرطیکہ وہ فرمائش کے ہمراہ محصول ڈاک بھیجیں۔

الملتمس امجد حسین ہیڈ کمپونڈر مادھوگڈھ ریاست ریوان

نوٹ۔ اگر قبض کی شکایت ہے تو محبوب رحمانی کے استعمال سے پہلے اسکا علاج کر لینا نہایت ضروری ہے۔ معدہ کی درستی کے بعد استعمال کیا جائے تو بڑی بڑی قیمتی معجونوں سے اسکی تاثیر بڑھکر مفید ثابت ہوتی ہے۔

مولینا زاهد القادری مدظلہٗ کی تصنیفات

یہ کتابیں مسلمانوں کے لئے نعمت ہیں

معارف القرآن نئے طرز پر قرآن مجید کی بے مثل تفسیر جس میں قرآن کے صحیح مطالب سچے مقاصد اور بہترین معارف بیان کئے گئے ہیں یہ تفسیر آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضات پیش نظر رکھکر لکھی گئی ہے اس میں عقائد اسلامی پر عقلی بحث کی گئی ہے اور سورہ والعصر کا نہایت سلیس بیان ہے۔ قیمت ۸/

اسوۃ النبی اسلامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے متعلق یورپ امریکہ فرانس جرمنی اور انگریزوں کی شہادتیں آنحضرت کے اخلاق عظیمہ حالات مقدسہ کا دلنواز خزانہ قیمت ۸/

صداقت اسلام اسلام کیا ہے؟ قرآن کے سچے ہونیکا کیا ثبوت ہے؟ اللہ تعالیٰ کو کس طرح مانا جائے؟ اسلامی رسول کی نبوت کو کیونکر تسلیم کیا جائے۔ آریوں اور عیسائیوں کی زبان کس طرح بند ہو سکتی ہے اس کتاب میں ہزاروں عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں قیمت ۱۲/

رسول عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس لائف آپ کی زندگی کے موثر اور دلکش حالات اور زمانہ نبوت کے تمام مشہور کارنامے اور شاندار واقعات میلاد شریف کا معتبر اور مستند بیان قیمت آٹھ آنہ ۸/

سیرت غوث اعظم دنیا کے سب سے بڑے بزرگ حضور غوث پاک رضہ کی زندگی کے پاکیزہ حالات، آپ کے اخلاق عظیمہ اور فضائل کریمہ آپ کی تعلیمات اور کرامات اور آپ کے زمانہ کے مشہور واقعات کا مجموعہ قیمت آٹھ آنہ ۸/

عروس سمرنا نہایت دلچسپ، اور دلنواز فسانہ جس میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور اون کی محبوبہ لطیفہ خانم کے دلسوز حالات درج ہیں حسن و محبت اور شباب کی تصویر سمرنا کے ہولناک واقعات، مجاہدین اسلام کے حیرت انگیز کارنامے اور شاندار انقلابات دکھلائے گئے ہیں قیمت چھ آنہ ۶/

مینجر تجلی سیر کٹرہ مہرپروردہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل (۱۶۴۹)   تار کا پتہ تکبیر دھلی

اللہ اکبر

مجلۂ تکبیر

دھلی
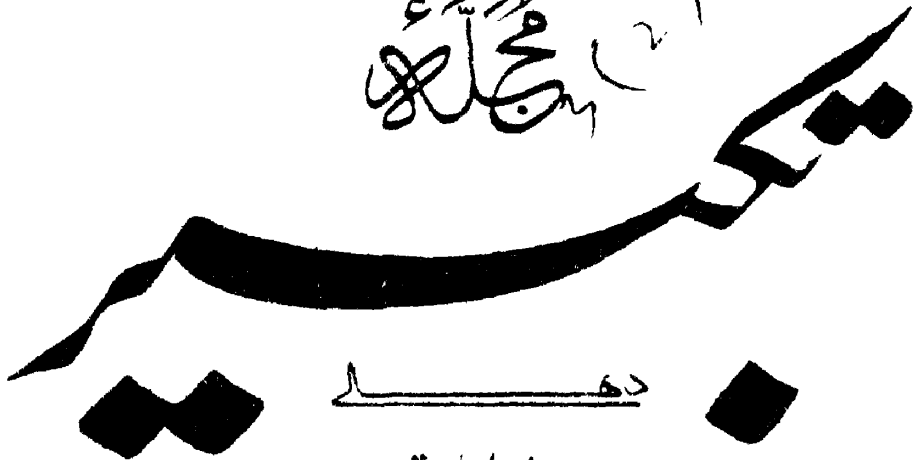
زیر ادارت

حضرت مولانا زاھد القادری (ادیب فاضل)

ایم - آر - اے - ایس (لندن)

خاکسار محمد عبد الباری قادری

معتمد دفتر مجلس دار التصنیف دھلی

نے

شاہجہانی پریس دھلی میں ۱۹۲۵ء چھپوا کر شائع کیا

قیمت: سالانہ دو روپیہ ششماہی ایک روپیہ

قابل قدر علمی جواہر پارے

الفاروق علامہ شبلی کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جسمیں حضرت فاروق اعظم کی مفصل سوانح عمری اور آپکے زمانہ کے تمام واقعات کی محققانہ تفصیل اور عظیم الشان فتوحات کا ذکر ہے رسول اللہ کے زمانہ سے لیکر خلافت فاروقی تک جسقدر کارنامے ہیں اُن سب کا تفصیلی حال اسلامی قانون کا اجرا محکموں کی ایجاد وغیرہ سب درج ہیں قیمت دو روپیہ عہ

سوانح عمری مولینا روم مولانا روم کے حالات زندگی مثنوی شریف پر نہایت عمدہ تبصرہ حضرت شمس تبریزی کا ذکر اور مولانا روم کی زندگی کے شاندار کارنامے قیمت عمر

المامون خلیفہ عباسی مامون رشید کے زمانہ میں اسلام نے کیسی ترقی کی مسلمانوں نے کس طرح حکومت کی اور شہنشاہ مامون رشید نے کیسے عظیم الشان کارنامے دکھلائے تفصیلی حالات درج ہیں قیمت ہر دو حصہ کامل عمر

الہارون خلیفہ ہارون رشید کے دلچسپ حالات زندگی اسلامی دربار کی شان و شوکت دیکھنے کے شاندار کارنامے دیکھنے ہوں تو اسے منگائیے قیمت دو روپیہ عہ

مجموعہ نظم معہ سوانح عمری - مولانا شبلی کی مذہبی سیاسی اور ادبی نظموں کا مجموعہ جس میں مولانا مرحوم کے حالات زندگی بھی لکھے گئے ہیں قیمت ۸ر

حیات سعدی حضرت شیخ سعدی کی سوانح عمری اور اون کے کارناموں پر تبصرہ قیمت ۸ر

حیات حافظ حضرت حافظ شیرازی کے حالات زندگی اور اون کے کلام پر تنقید قیمت ۸ر

سیرۃ النعمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کے حالات علم فقہ کی زبردست بحث امام صاحب کے عظیم الشان کارنامے قیمت ایک روپیہ عہ

الغزالی حضرت امام غزالی کے حالات زندگی علمی کارنامے امام صاحب کی تصانیف پر تنقید اور بعض اہم تاریخی واقعات کا انکشاف اور تصوف و حقائق پر تبصرہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عمر

سفرنامہ روم و مصر و شام مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامیہ کے نہایت دلچسپ حالات قسطنطنیہ مصر فلسطین شام بیت المقدس کے عجیب و غریب حالات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عمر

اورنگ زیب عالمگیر - قیمت ۱۰

منیجر مکتبہ برہان اردو بازار دہلی

عید مبارک

رشحات طبع حضرت سحر الکلام منشی عبد الغفار صاحب مفتوں دہلوی

لایا ہی آج شام کو مژدہ ہلال عید ؛ کل صبح دیکھ لیگا زمانہ جمال عید
کیا نور ہے کہ فرش سے تا عرش ہے فور ؛ نکھرا ہوا ہے صبح مسرت جمال عید
پھولا نہیں سماتا دل اللہ رے خوشی ؛ جی سے گیا ملال جب آیا خیال عید
بس دن کے اسکی تو خوشی ایک دن ہی ؛ جلنے پہ ایک سال رہیگا ملال عید
کوئی شبوں میں شب نہیں مثل شب برات ؛ کوئی دنوں میں دن نہیں مفتوں مثال عید

(مرسلہ جناب ظفر الدین احمد صاحب نا دتی دہلی)

جلد ۳ تکبیر دہلی بابت ماہ مئی ۱۹۲۵ء نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

پیام وحدت

اصلاح و تنظیم کی ایک اہم تجویز

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ

ترجمہ:- مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں (اگر کبھی متفرق ہو جائیں) تو اپنے بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو۔

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں ہے کہ اس وقت دشمنان اسلام اپنی پوری قوت کیساتھ مسلمانوں کو تباہ و برباد اور ذلیل و خوار کرنے کیلئے سعی و کوشش کر رہے ہیں ان حالات میں اسلام سے محبت رکھنے والوں کا سب سے زیادہ اہم اور ضروری فرض یہ ہے کہ وہ تمام لایعنی مشاغل سے علیحدہ ہوکر مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم کی طرف متوجہ ہوں اور نہایت خلوص و صداقت کے ساتھ اپنے فرض کی تکمیل کریں

وحدت اسلامیہ اور تنظیم و تشکیل کے متعلق میرے ذہن میں جو چیزیں ہیں میں سادہ الفاظ میں عرض کرتا ہوں میرے خیال میں اسوقت سب سے زیادہ ضرورت جس چیز کی ہے وہ

یہ ہے کہ مسلمان حتی الامکان اپنے مذہب سے واقفیت حاصل کریں اور جہاں تک ممکن ہو مذہب کے احکام کی تعمیل میں مستعد رہیں۔ اس کے بعد جو چیز اشد ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں تمام جماعتیں اپنے دلوں سے بغض وعناد کو دور کر کے آپس میں ہمدردی کا اور محبت پیدا کریں اگر عقائد اور مسائل میں اختلاف ہے تو محض اختلاف ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو اپنا دشمن نہ سمجھیں جس جماعت کا جو عقیدہ ہے وہ اس پر قائم رہتے ہوئے اسلامی ہمدردی اور اخوت کو ہر حالت میں مدنظر رکھے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے فرقے

ہندوستان میں اسوقت مسلمانوں کے جو فرقے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے اہل سنت، اہل حدیث، اہل قرآن، اہل شیعہ۔

یہ فرقے ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور کبھی متفق ہو کر کام نہیں کرتے۔ اہل سنت کی دو جماعتیں ہیں۔ بریلوی۔ اور دیوبندی۔ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو معاندانہ نقد نظر دیکھتی ہیں۔ میرا تعلق جماعت بریلی سے ہے لیکن میں بالکل صاف لفظوں میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے مسلمانوں کی کسی جماعت سے عداوت یا دشمنی نہیں ہے۔ فروعی اختلاف کی بنا پر میں کسی جماعت کو بے دین اور گمراہ نہیں سمجھتا۔ میرے نزدیک ہر وہ جماعت دائرۂ اسلام میں داخل ہے جو توحید الہی، صداقت نبوی اور کلام الہی پر ایمان رکھتی ہے جو شخص کہ خدا تعالیٰ کو واحد و یکتا مانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر صادق یقین کرتا ہے اور جس کے عقیدہ میں قرآن مجید مُنزّل مِنَ اللہ ہے میں ہرگز اس کو کافر، بے دین اور خارج از اسلام نہیں سمجھ سکتا۔ اسی عقیدہ کی بنا پر میں باوجود سُنی ہونے کے اہل دیوبند، اہل حدیث اور اہل قرآن کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز سمجھتا ہوں۔

اسلام کے خلاف خوفناک سازشیں

ممکن ہے میرے اس مضمون کو پڑھکر میری جماعت کے بعض حضرات مجھ سے بدظن ہو جائیں اس لئے میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ میں بحمد اللہ تعالیٰ ایک نہایت صحیح العقیدہ حنفی اور سنی ہوں لیکن

کی موجودہ نازک حالت اُن کا انتشار اُن کا زوال اور معاندین اسلام کی خوفناک سازشیں دیکھکر میں سخت پریشان اور مضطرب ہوں اور نہیں چاہتا کہ مسلمان اپنی عدم رواداری اور باہمی منافرت کے باعث زیادہ عرصہ تک خواب غفلت میں پڑے رہیں۔

میں بریلوی علماء سے بہایت خلوص کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرات اپنے پاکیزہ عقائد پر قائم رہتے ہوئے اگر دیوبندیوں، غیر مقلدوں، اور دوسری جماعتوں کو دائرۂ اسلام سے خارج نہ سمجھیں تو آخر آپ کا کیا حرج ہے اور اگر کوئی حرج نہیں ہے تو پھر بلا وجہ ان جماعتوں سے بغض وعناد رکھنا کونسی بھلائی کی بات ہے مجھے امید ہے کہ آپ حضرات عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہوئے میری دعوتِ وحدت پر لبیک کہینگے۔

اس کے بعد میں علماء دیوبند سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ چھوٹے چھوٹے مسائل کو اہمیت دیکر بے نتیجہ بحث وتمحیص کا سلسلہ قائم کرنا چھوڑ دیں اور معمولی اختلافات کی بنار پر مسلمانوں کی جماعتوں سے بغض وعناد نہ رکھیں۔ آپ حضرات کے جو عقائد ہیں آپ اُن پر قائم رہئے لیکن جن مسلمانوں کو آپ کے عقائد سے اختلاف ہے ان کو بدعتی، گمراہ، بے دین اور خارج از اسلام قرار نہ دیجئے۔ بلکہ اسلامی رواداری اور اخوت کو ملحوظ رکھئے۔

اسی طرح میں علماء اہل حدیث اور اہل قرآن سے عرض کرونگا کہ براہ کرم حالات حاضرہ پر نظر غائر ڈالئے اور تقلید وعدم تقلید اور استنباط حدیث وعدم استنباط حدیث کی بنار پر ناحق طوفان بے تمیزی برپا نہ کیجئے جتنے مسلمان ہیں وہ سب آپ کے بھائی ہیں خواہ فروعی عقیدوں میں آپکے متفق ہوں یا نہ ہوں شیعہ جماعت کے فاضل علماء سے بھی درخواست ہے کہ اہلبیت اطہار کا صدقہ آپ حضرات بھی اپنے تعصب کو اب دفن کر دیجئے اور جو آپ کے عقائد ہیں اُن پر قائم رہتے ہوئے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں کے ساتھ اسلامی اخوت کا لحاظ رکھئے

تبادلۂ خیال کا طریقہ تبادلۂ خیالات کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبت کیساتھ کسی مقام پر جمع ہوکر اپنے اپنے دلائل بیان کر دیا کیجئے اس صورت میں یقیناً کسی عداوت، دشمنی

اور بغض و فساد کی ضرورت باقی نہیں رہتی بہر حال مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے کم از کم اسلامی اخوت کا ضرور لحاظ رکھیں اور ایک دوسرے سے متعصبانہ اور معاندانہ برتاؤ کرنا چھوڑ دیں میں تمام اسلامی جماعتوں کے علماء اور قائدین سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ جب کوئی غیر مسلم طاقت اُن پر حملہ آور ہو تو باوجود اختلافات کے فوراً ایک اسٹیج پر جمع ہو جائیں اور متحدہ طور پر مدافعت کریں تاکہ دشمنانِ اسلام کو یہ حوصلہ اور جرأت نہ ہو کہ وہ مسلمانوں کو مُنہ کا نوالہ سمجھنے لگیں۔

اتحاد مسلمین کیلئے ایک کانفرنس کی ضرورت

معزز ہمعصر مدینہ بجنور نے اپنی ۷ اگست ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں مسلمانوں کی وحدت و تنظیم پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریک پیش کی ہے کہ ہندوستان کی تمام اسلامی جماعتوں کو ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے اور اس میں تمام سربرآوردہ علماء اور قائدین کو جمع ہو کر مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم پر غور کرنا چاہیئے مجھے اس رائے سے خاص طور پر اتفاق ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی تمام جماعتوں کے علماء اور قائدین کسی ایک مقام پر جمع ہو کر وحدت و تنظیم کے مسئلہ کو جلد از جلد طے فرمائیں۔

میں اس اشد ضروری کانفرنس کے انعقاد کے لئے دھلی کو مناسب سمجھتا ہوں اور خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اگر علماء و قائدین اور روشن خیال مسلمانوں نے اس کانفرنس کے متعلق تائید کی تو میں تنہا شخص اس کانفرنس کے تمام مصارف برداشت کرنے کیلئے بخوشی آمادہ ہوں۔

محمد زاھد القادری عفا عنہ

(جامع تکبیر دھلی)

۴۸۶

ماہ رمضان المبارک

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ الخ۔

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن حکیم انسانوں کی ہدایت ورہنمائی، اور حق و باطل کی تمیز کے لئے دلیل بنا کر اتارا گیا پس تم میں سے جو شخص اس ماہ کو پائے روزے رکھے۔

اس آیہ کریمہ سے ماہ رمضان المبارک کی عظیم وجلیل فضیلت اور اس ماہ مقدس میں روزے رکھنے کی تاکید ثابت ہوتی ہے احادیث صحیحہ میں بھی رمضان کے فضائل بکثرت آئے ہیں۔ لیکن ان سب کے بیان کرنے کے لئے ایک مبسوط مضمون کی ضرورت ہے۔ ذیل میں صرف چند ضروری فضائل ومسائل لکھے جاتے ہیں۔

نسائی شریف میں روایت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کی تیسری تاریخ کو صحیفہ ابراہیم۔ چھٹی کو توراۃ، تیرہویں کو انجیل۔ اور چوبیسویں [۲۴] کو قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر نیک عمل کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر فرض کے برابر عطا فرمایا جاتا ہے (بیہقی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ مسلمانوں کے لئے ایک نعمت عظمےٰ ہے۔ اس مہینے میں تمام گناہوں سے توبہ کر کے نیک عمل کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور جہاں تک ہو سکے گناہوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مسلمان کبھی رسوا نہ ہونگے اگر انھوں نے سچے دل سے رمضان المبارک کا احترام کیا۔ حضرت عبداللہ انصاری نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اس ماہ مبارک کا احترام

ذکر نے سے کیا رسوائی ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص اس مبارک مہینے میں فسق و فجور میں مبتلا رہیگا اور گناہوں سے تائب نہ ہوگا وہ ملعون ہے۔ سال بھر تک فرشتے اوس پر لعنت کرینگے اور اگر اگلے رمضان سے قبل وہ مرگیا تو اس پر خدا کا سخت ترین عذاب و عتاب ہوگا۔ پھر حضور نے فرمایا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؎ جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے اس کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بیہقی)

روزہ کی غرض و غایت قرآن مجید نے روزہ کی غرض و غایت حصول قرب الہی اور حصول تقویٰ قرار دی ہے چنانچہ ارشاد الہی ہے کہ،

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے (اور یہ محض اس لئے) کہ تم متقی بن جاؤ۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت روزہ کی غرض و غایت برائیوں سے پرہیز کرنا، خدائے قدوس کی عظمت و جلالت کا اعتراف کرنا اور اس کا قرب حاصل کرنے کی سعی و جہد کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے شخص کا روزہ رکھنا نہ رکھنا برابر ہے جو کھانے پینے سے تو پرہیز کرتا ہے لیکن عصیان و تمرد اور فسق و فجور سے پرہیز نہیں کرتا۔

ابن ماجہ میں روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والجھل والعمل بہ فلا حاجۃ للہ ان یدع طعامہ وشرابہ" یعنی جو شخص روزہ کی حالت میں کذب و فریب اور بیہودہ باتوں سے پرہیز نہیں کرتا تو خدا کو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ لیس الصیام من الاکل والشرب انما الصیام من اللغو والرفث" یعنی روزہ کھانے پینے سے پرہیز کرنے ہی کا

نا[illegible] افعال قبیحہ سے بچے کا نام ہے۔
[illegible] روایتوں سے ظاہر ہے کہ فی الحقیقت روزہ رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ کھانے
پینے سے پرہیز کرنے کے ساتھ ہی گناہوں سے بھی حتی الامکان احتراز کیا جائے
محض بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

زبان کا حسن
روداد
رباعیات
سی پارۂ دل
مراۃ العروس
درِ شہوار
جذبات آزادی
صبح زندگی
قیمت صرف ۸
منیجر دفتر رسالہ
دریا گنج دہلی

۶۸

تعلیمات رسالت

(جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری پنشنر جج)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور پاک تعلیم درحقیقت اسقدر موثر، دلنواز اور جامع ہے کہ اگر کوئی شخص انصاف کے ساتھ غور وفکر کرے تو اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ "تعلیمات رسالت" سے بہتر دنیا میں کوئی "دستور العمل" انسان کو عملاً نیکی کی طرف راغب کرنے اور بدی سے محترز رکھنے کیلئے رہنما نہیں ہو سکتا۔ اس پاک تعلیم نے عرب کے اُن وحشیوں کو جو نہایت بے رحم، سنگدل، ظالم، جابر، بداطوار اور بداخلاق تھے چشم زدن میں نہایت رحمدل، منکسر المزاج، انصاف پسند، صالح، متقی، پرہیزگار اور خدا پرست بنادیا اسلام کی عظیم الشان کامیابی اور مسلمانوں کی افضلیت کا راز اسی مقدس تعلیم میں پنہاں ہے۔

میں اس مضمون میں چند ارشادات لکھتا ہوں انشاءاللہ کسی آئندہ اشاعت میں ذرا تفصیل کے ساتھ تحریر کرونگا

عبد و معبود کے راز و نیاز

حق اللہ علی عبادہ ان یعبدوہ ولا یشرکو بہ شیأ وحق العباد علی اللہ اذا فعلوہ ان لا یعذبھم	اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو بھی اس کا شریک نہ ٹھیرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جب وہ اللہ کا حق ادا کریں تب اللہ انھیں عذاب نہ دے۔
(صحیح بخاری)	

صبر و شکر کی تعلیم

اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والحسن فلینظر الی من ھو اسفل منہ (صحیح بخاری)

اگر ایسے شخص پر تمہاری نظر پڑے جو مال اور حسن میں تم سے بڑھکر ہے تو ایسے شخص کو بھی دیکھو جو ان چیزوں میں تم سے کمتر ہے

پہلوان کون ہے؟

لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید من یملک نفسہ عند الغضب

طاقتور اور پہلوان صرف وہی نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ اصلی تنومند تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو تھام لیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

خدا کی دو بہترین نعمتیں

نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ ۔

دو نعمتیں ہیں جنکی واقعی قدر اکثر لوگ نہیں جانتے وہ (۱) تندرستی (۲) فرصت و فراغت ہیں۔ (صحیح بخاری)

مساوات عامہ

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقوی

کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر فوقیت ہے نہ کسی گورے رنگ والے کو کالے پر فضیلت نہ کالے کو گورے پر فضیلت کا ذریعہ تو صرف خدا ترسی ہے۔ (زاد المعاد جلد ۲)

وارثوں کیلئے مال و دولت چھوڑنے کی فضیلت

ان تدع انت ورثتک اغنیاء خیر من ان

یہ بہتر ہے کہ تم اپنے پسماندوں کو مالدار چھوڑکر مرو بہ نسبت اس کے کہ وہ مفلس ہوں اور

تدعھم عالۃ یتکففون الناس فی ایدیھم	لوگوں کے سامنے بھیک مانگتے پھریں۔" (صحیح بخاری)

امداد باہمی

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً۔	ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے ایسا ہے جیسے دیوار کی اینٹیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں۔ (صحیح بخاری)

چند ارشادات کا ترجمہ

عبادت وریاضت حضور نے فرمایا کہ عبادت و ریاضت بقدر استطاعت کیا کرو اسقدر زیادتی بھی مناسب نہیں ہے کہ چند روز میں گھبرا جاؤ۔ اور پھر بالکل عبادت کرنا ہی چھوڑ دو حضرت عبداللہ بن عمر رات بھر نوافل پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے حضور نے فرمایا اے عبداللہ! اس قدر زیادتی مناسب نہیں روزہ بھی رکھو اور کبھی چھوڑ بھی دو رات کو عبادت بھی کرو اور آرام بھی کرو تمھارے جسم کا تم پر حق ہے تمھاری بیوی کا تم پر حق ہے ان سب چیزوں کا لحاظ رکھو۔" (صحیح بخاری)

بھیک مانگنے کی ممانعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر اٹھا کر لائے اور اسکو فروخت کر کے گزراوقات کرے تو یہ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگا کرے۔ (صحیح بخاری)

بہترین اخلاق کی تعلیم حضور نے فرمایا مسلمانو! خالص خدا پرستی اور راستبازی اختیار کرو۔ آپس میں محبت بڑھاؤ سب کے ساتھ خلق سے پیش آؤ خدا کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کرو بغیر عمل صالح کے کوئی شخص جنت میں نہیں جا سکتا۔

(صحیح بخاری)

اخلاق رذیلہ سے ممانعت | حضرت نے فرمایا دیکھو بدگمانی نہ کیا کرو۔ دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو۔ آپس میں بغض و عناد نہ رکھو۔ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی ہیں پس تم سب بھائی بھائی بن کر رہو (صحیح بخاری)

منافق کون ہے | حضور نے فرمایا کہ منافق کی علامت یہ ہے کہ (۱) جب وہ بولے تو جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے تو خلاف کرے (۳) معاہدہ کرے تو پورا نہ کرے (۴) جھگڑا نے لگے تو فحش بکنے لگے (صحیح بخاری)

اسلامی ہمدردی کی چند مثالیں

(جناب مولوی انیس احمد صاحب بی۔ اے علیگ)

عہد رسالت کے مسلمانوں میں جیسی مخلصانہ محبت اور سچی ہمدردی نظر آتی ہے کاش اگر آج کل کے مسلمانوں میں وہی اخوت پیدا ہو جائے تو یقیناً دین و دنیا کے سارے کام باحسن وجوہ انجام پا سکتے ہیں اور کونسی مخالف طاقت ہے جو ایک لمحہ کیلئے بھی مسلمانوں پر غلبہ حاصل کر سکے لیکن رونا تو یہی ہے کہ مسلمانوں میں باہمی اخوت و ہمدردی دن بدن مفقود ہوتی جاتی ہے بہر حال میں زمانۂ نبوت کے چند سچے مسلمانوں کے واقعات پیش کرتا ہوں۔

(۱) ہجرت کے پہلے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کے درمیان عہد محبت قائم کیا تو قریب قریب تمام انصار نے اپنا اپنا نصف مال و متاع اپنے بھائی مہاجرین کو تقسیم کر دیا یہاں تک کہ جس انصاری کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور صرف ایک چادر تھی اس نے اپنی چادر کو پھاڑ کر نصف حصہ اپنے بھائی مہاجر کو دیدیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳)

(۲) مدینہ پاک میں ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مکہ بازار کی طرف جا رہے تھے

راستہ میں دیکھا کہ ایک پردیسی مسلمان نہایت پریشان سر جھکائے بیٹھا ہے حضرت عمرؓ نے اس کے قریب جا کر پوچھا اے بھائی تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اس نے کہا میں ایک غریب الوطن مسلمان ہوں اور اس وقت میری بیوی کے بچہ پیدا ہونے والا ہے افسوس ہے کہ اس وقت کوئی انتظام نہیں ہے میری بیوی قریب ہی ایک خیمہ میں بیٹھی ہوئی ہے کاش کوئی خدا کا بندہ ایسے وقت میں مدد دے حضرت عمرؓ اسی وقت اپنے مکان پر واپس آئے اور اپنی زوجہ محترمہ ام کلثوم سے تمام واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تم برقعہ اوڑھکر ابھی میرے ساتھ چلو وہ فوراً ساتھ روانہ ہوگئیں اور اس غریب الوطن کی بیوی کے پاس پہنچکر ضروری خدمات انجام دیں تھوڑی دیر میں حضرت ام کلثوم نے پکار کر کہا یا اباعبداللہ اپنے پردیسی بھائی کو خوشخبری سنائیے کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے اس شخص نے حضرت عمرؓ کا شکریہ ادا کیا آپ نے فرمایا کہ شکریہ کی کیا بات ہے بحیثیت مسلمان ہونے کے یہ میرا فرض تھا جو میں نے انجام دیا اس کے بعد آپ نے کچھ نقدی نذر کی اور مع اپنی زوجہ کے گھر واپس آگئے۔ (تاریخ ابن اثیر جلد ۳)

(۳) حضرت عمرؓ کا ایک اور واقعہ ہے کہ آپ ایک روز مدینہ کے محلہ "صرار" میں پہنچے تو دیکھا ایک جگہ ایک غریب عورت بیٹھی ہے اور اس کے پاس دو تین بچے رو رہے ہیں آپ نے قریب جا کر دریافت کیا تو اس عورت نے کہا بھائی! میں ایک مصیبت زدہ ہوں اور یہ میرے بچے ہیں ان کو کچھ کھانے کو نہیں ملا ہے اس لئے بھوک کے رو رہے ہیں یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ کے آنسو نکل پڑے اور آپ فوراً اپنے مکان پر واپس آئے آپکی زوجہ محترمہ اس وقت اپنے عزیزوں کے ہاں گئی ہوئی تھیں اس لئے آپ نے خود ہی فوراً آٹا گوندنا شروع کیا اور خود روٹیاں پکا کر اس عورت کے پاس پہنچے ان بچوں کو نہایت محبت کے ساتھ گلے سے لگالیا اور ان سب کو کھانا کھلایا جب بچے کھا پی کر ہنسنے کھیلنے لگے تو آپ نے اس ضعیفہ کو چند دینار دیئے اور تسکین آمیز کلمات کہکر مکان کو واپس آگئے۔ (ابن اثیر جلد ۳)

(۴) حضرت ابن حذیفہ رض کہتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میرے چچا زاد بھائی زخمی ہو کر گرے اور کہا پانی! میں تھوڑا سا پانی لیکر ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ بالکل قریب مرگ ہیں میں نے پانی کا گلاس پیش کیا اتنے میں قریب ہی سے ایک صدا آئی کہ ہائے پانی! میرے بھائی نے اشارے سے کہا پہلے اس مسلمان بھائی کو پانی پلاؤ میں دوڑ کر ان کے پاس گیا اور پانی کا گلاس پیش کیا اتنے میں ایک اور طرف سے آواز آئی ہائے پانی! ان بزرگ نے کہا اے بھائی پہلے میرے اس زخمی بھائی کو پانی پلاؤ تب میں پیونگا میں فوراً تیسرے صاحب کے پاس گیا وہ جان بحق ہو چکے تھے لوٹ کر دوسرے صاحب کے پاس آیا تو وہ بھی انتقال کر چکے تھے پھر دوڑ کر اپنے بھائی کے پاس آیا تو انکی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ (حماۃ الاسلام مطبوعہ مصر)

حضرت سلمان فارسیؓ

(علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی)

آپ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ آپ کے اہل وطن آپ کو لینے فارس سے آئے اور آنحضرت صلعم نے جانے کی اجازت بھی دی بلکہ مستقل طور پر آزاد کر دیا تھا۔ لیکن آپ نے صحبت نبوی ترک نہ کی۔ آپ کا شمار اہل بیت رسول میں ہوتا ہے۔ آپ آنحضرت کی صحبت میں برابر رہے۔ اور حضرت علیؓ کی صحبت میں بھی رہے۔ لیکن باطنی انتساب آپکا ابوبکر صدیقؓ سے تھا۔ حضرت عمرؓ فاروق کے وقت میں آپ مدائن کے حاکم ہوئے اور پانچہزار درم سالانہ بیت المال سے ملنے لگا۔ لیکن یہ اپنی تنخواہ فقیروں کو دے دیتے تھے اور خود زنبیل بُن کر اپنا خرچ چلاتے تھے ایک ہی کمبل آپ کا دن کو پہنے اور رات کو اوڑھنے میں کام آتا تھا۔ بازار میں ایک دن آپ جا رہے تھے کہ کسی شخص نے آپ کو مزدور سمجھکر پکڑ لیا اور آپ اُس کا بوجھ اُس کے گھر تک پہنچا کر رُکے۔ حاکم شہر اور یہ سادگی! میں آپ کی تعریف کروں یا آپ کے منتخب کرنے والے حضرت عمرؓ کی تعریف کروں۔ عقل حیران ہے کہ صحابہ رسولؐ کیسے برگزیدہ حضرات تھے! حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید ایسے زبردست شخصیت کے سپہ سالار کو فوج شام کی سرداری سے علیحدہ کیا اور حضرت سلمان ایسے درویش منش کو مدائن ایسے اہم مقام کا حاکم مقرر کیا اور پھر بھی معاملات فوجی اور ملکی میں ترقی ہوتی رہی میں اُن میں اُن مخالفین کی رائے پر کیا کہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی ترقی کا راز تیغ زنی تھا۔ صحابۂ رسول نے جو فیض یاب صحبت نبوی تھے بعض اپنے اثر صحبت سے ۲۳ سال کے اندر بحر اسود سے بحر جنوبی یمن اور سرحد افغانستان اور دریائے جیحون

تھے سرحد عراق تک نہ صرف ممالک پر بلکہ اہالی ممالک کے دلوں پر قبضہ کر لیا۔ وبظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں ظاہری اور باطنی خدمتیں جدا جدا نہ تھیں جیسا کہ زمانۂ مابعد میں واقع ہوا کہ خلفائے راشدین کے بعد سلطان کا عہدہ الگ قائم ہوا اور قطب یا قطب الاقطاب کی خدمت جدا قائم ہوئی مدائن میں سنہ ۳۲ھ یا سنہ ۳۶ھ میں آپ نے وفات پائی عمر آپ کی بعض روایات میں ڈھائی سو سال اور بعض روایت میں ساڑھے تین سو سال بیان کیجاتی ہے۔

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ ایک طور پر حضرت سلمان فارسی کسریٰ کے قائم مقام تھے اور کسریٰ اپنی رعایا میں نوشیرواں عادل مشہور ہوا تھا حضرت سلمان شاہِ فارس کے قائم مقام (والی مدائن) ہوکر رعایا کے حاکم بنے پھر بھی وصف عادلی سے یہ مشہور نہ ہوئے وجہ یہ تھی کہ نوشیرواں کا عادل ہونا غیر معمولی امر تھا اور صحابۂ کرام میں سے ہر ایک انکسار اور تواضع میں ایک دوسرے سے بڑھا ہوا تھا۔ غیر معمولی بات کسی میں ایسی نہ تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے ہمعصروں میں غیر معمولی طور پر امور اخلاقی میں ممتاز سمجھا جاتا۔

تصویرِ انقلاب

ستمبر کا مہینہ تھا اور شام کا وقت۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ساجد حسین گرم چادر اوڑھ کر گھر سے نکلا اور بچپن کے رفیق حسن کے مکان پر پہنچا۔ رفیق کے گھر گھنٹے دو گھنٹے بیٹھنا اس کا معمول تھا۔ اس روز کیا دیکھتا ہے کہ ایک نوعمر لڑکا جس کو پہلے نہ دیکھا تھا دروازے کے پاس کھڑا ایک برقعہ پوش عورت سے باتیں کر رہا ہے۔ عورت کوئی لڑکی نہیں دو بچوں کی ماں تھی ایک پاس کھڑا تھا ایک گود میں۔ بظاہر نہایت غریب مصیبت زدہ اور مفلوک الحال نظر آتی تھی مگر جوہر شرافت اور زیور عزت سے اچھی طرح آراستہ تھی ساجد کی نگاہ پڑتے ہی چہرہ چھپا لیا۔ اس کے مزاج میں نہ تو خواہ مخواہ کی جستجو تھی نہ بلا وجہ تفتیش مگر رفیق جیسے دوست کا گھر۔ زنانہ دروازہ۔ معقول عورت، جوان لڑکا تعجب بھی ہوا۔ اور فکر بھی ٹھٹکا، مگر اسی خیال میں مستغرق چلا لیکن اسی فکر میں منہمک۔ مشکل سے دو قدم چلا ہوگا کہ عورت ایک پھٹی پرانی میلی کچیلی چادر اوڑھے باہر نکلی۔ آگے آگے وہ۔ پیچھے پیچھے لڑکا۔ بیچ میں ایک بچہ جلدی جلدی روانہ ہوئے ساجد اور بھی متحیر ہوا اور یہ سوچ کر کہ آخر دیکھوں معاملہ کیا ہے۔ آپ بھی گٹھری ہو لیا۔ دیکھا کہ عورت اور لڑکا ایک ایک گلی میں مڑے اور ایک ٹوٹے ہوئے گھر میں گھس گئے۔

اجنبی گلی غیر محلہ انجان لوگ۔ پوچھے تو کس سے اور کہے تو کیا نیم کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ آٹھ بجے کا وقت، غریبوں کا محلہ، سرِ راہ گھر۔ سامنے مسجد نمازی بھی اور حاجتمند بھی آتے بھی تھے اور جاتے بھی تھے ٹھہرتے بھی اور نکلتے بھی لوگ اپنے کاموں میں مصروف اور میاں ساجد بھوتوں کی طرح صرف اس امید پر کہ کسی طرح ان دونوں کا پتہ چلا کر ان درخت کی جڑ میں چپکے کھڑے تھے ضرورت تھی مگر ہمت نہ تھی کہ کسی سے کچھ پوچھے قصد کرتا تھا مگر ساتھ ہی خیال آتا تھا کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ حضرت آپ کون تو اس کے

سوا جواب ہی کیا ہے کہ خواہ مخواہ یا ادھر ٹہلا ادھر ٹہلا ۔ سوچا ۔ غور کیا ۔ مگر کوئی تدبیر کارگر اور کوئی تجویز ٹھیک نہ بیٹھی ۔ شوق کی اس ساعت یہ ساعت اور تفتیش کی بو لمحہ بلمحہ تیز ہو رہی تھی ، خدا خدا کر کے دروازہ کھلا تو لڑکا باہر نکلا یہ بھی سایہ کی طرح ساتھ ساتھ تھا سڑک پر پہنچ کر دیکھا تو لڑکے کے ہاتھ میں ٹوٹی بوتل ہے ۔ اور تیل لینے جا رہا ہے نواب ساجد کو تاب کہاں آگے بڑھا اور سلام علیک کا جواب ملنے سے پہلے ہی کہہ دیا آپ مجھ سے کچھ بات کر سکتے ہیں ؟ ۔

لڑکا ۔ فرمائیے ۔

ساجد ۔ آپ پہلے یہ تیل گھر میں دے آئیے ۔

لڑکا ۔ آپ فرمائیے تو سہی آپ ہیں کون صاحب ؟ ۔

ساجد ۔ آپ تیل دے آئیں پھر میں عرض کرونگا ؟

لڑکا ۔ آپ تیل کا خیال نہ کیجئے اپنا مطلب فرمائیے ۔

ساجد ۔ آپ کچھ خیال نہ کیجئے تیل دے آئیے ۔ اس کے بعد صرف ایک بات دریافت کرنی چاہتا ہوں ۔

لڑکا بوتل رکھ دروازہ میں آیا اور آواز بلند کہا ہاں جناب فرمائیے ۔

ساجد ۔ میں صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ رفیق صاحب سے آپ کا کیا تعلق ہے ۔

لڑکا ۔ کون رفیق ؟

ساجد ۔ جہاں آپ کو شام کو معہ ایک بی بی کے تشریف لے گئے تھے ۔

لڑکا ۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کا کیا نام ہے ہمارا اُن کا کوئی تعلق نہیں ۔

ساجد ۔ یہ آپ کے ساتھ کون بی بی تھیں ان کا کوئی تعلق ہے ۔

لڑکا ۔ آپ اپنا مطلب کیوں نہیں کہتے ؟

ساجد - میں معلوم کرنا چاہتا ہوں -

ساجد کا فقرہ ختم ہوتے ہی عورت نے جو لڑکے کے پیچھے کواڑوں میں کھڑی تھی غصّہ سے پوچھا " آپ آخر ہیں کون صاحب " ؟

ساجد - میں ایک مسلمان ہوں -

عورت - تو کیا مسلمانوں کا یہ کام ہو کہ وہ رات کے وقت ایک ایک کے حالات پوچھتے پھریں ؟

ساجد - میں جانتا ہوں کہ رات ہوگئی اور اس وقت میری یہ کوشش یقیناً نامناسب ہے - لیکن میں اپنی طبیعت سے مجبور اور عادت سے لاچار ہوں - میرے تعلقات رفیق صاحب سے بہت اچھے ہیں اگر میرے لائق کوئی کام ہو تو شوق سے فرمائیے میں ان کی خدمت میں عرض کردونگا آپ مجھے اپنا بھائی سمجھئے اور مجھ سے کوئی کام لیجئے

عورت - آپ مسلمان بھی سہی میرے بھائی بھی سہی مگر مجھ سے ہمدردی کی وجہ ؟

ساجد - مجھے سب بہنوں سے ہمدردی ہے اور میری خواہش ہے کہ میں اپنی بہنوں کی خدمت کروں -

عورت - میری عقل کام نہیں کرتی کہ کیا بھید ہے آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں -

ساجد - میں صرف آپ کے حالات دریافت کرنے چاہتا ہوں اور وہ بھی صرف اس لئے کہ شاید اس سلسلہ میں میں کچھ آپ کی خدمت کرسکوں -

عورت - اچھا آپ اندر آجائیے -

ساجد اندر پہنچا لڑکا ایک طرف ہو بیٹھا عورت نے برقعہ احتیاطاً اوڑھ کر کہا -

ہاں جناب فرمائیے آپ کیا فرماتے ہیں -

ساجد - مجھے کوئی خاص کام یا ضرورت نہیں - جیسا کہ میں ابھی عرض کرچکا ہوں میں رفیق صاحب کا دوست ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں انکی سفارش کرسکتا ہوں

میں نے آپکو وہاں کھڑے دیکھا۔ آپ میری بہن ہیں مگر میرا دل کہتا ہے کہ آپکی موجودہ حالت ہمدردی کی مستحق ہے۔ آپ مجھ سے کوئی کام لیجئے۔ میں ممنون ہوں گا۔ اگر آپ فرمائیں کہ رفیق صاحب کے ہاں آپکے جانے کی وجہ اور ان صاحبزادہ سے گفتگو کا سبب کیا تھا حالانکہ آپ اُن کے نام تک سے واقف نہیں اگر اس میں کوئی راز ہو تو مجھے بھی مطلع فرمائیے۔

عورت۔ راز بڑے آدمیوں کے ہوتے ہیں بدنصیبوں کے راز کیسے میں واقعی ان کے نام سے واقف نہیں۔ مگر آپ کی ہمدردی کا سبب اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔

ساجد۔ آپ یقین کیجئے اس میں صداقت ہے۔ ایک عزیز دوست کے مکان پر ایک شریف عورت کا ایک سیلانی لڑکے سے بیباکانہ گفتگو کرنا یقیناً تعجب انگیز تھا جس نے مجھ کو اس طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد آپ کی ظاہری حالت جو افلاس کا ثبوت ہے اور اس کے ساتھ میرا یہ قیاس کہ آپ کسی شریف خاندان سے متعلق ہیں ہمدردی پیدا کر رہا تھا۔ اور یہی وجہ میرے یہاں حاضر ہونے کی ہوئی۔ اب میں یہ دیکھکر اور بھی حیران ہوں کہ اس گھر میں ان صاحبزادہ کے سوا کوئی مرد نہیں! مجھے یقین ہے کہ رفیق صاحب سے آپ بلاواقف ہیں مگر وہاں جانے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ اس معمہ کو حل کر دیجئے معمہ کے معنی خدا معلوم عورت کیا سمجھی اسکے تیور بگڑ گئے وہ مسکرائی۔ مگر اس کی ہنسی غصہ میں ڈوبی ہوئی تھی! کچھ دیر سکوت کے بعد بولی آپ مسلمان ہیں جھوٹ۔ بہنوں کے ہمدرد ہیں غلط۔ بس آپ تشریف لے جائیے۔

ساجد۔ آپ نے میری الجھن اور زیادہ کر دی۔ اس میں کیا قباحت ہے کہ آپ اپنی کیفیت بیان کریں۔

عورت۔ اس لئے کہ میری حالت آپکے واسطے تماشہ ہو اور آپ لطف اٹھائیں

ساجد۔ نہیں ہرگز نہیں میں ایسا مسلمان نہیں ہوں میں کوشش کرونگا کہ آپ کی

تکلیف میں کام آؤں۔

اب عورت کا غصہ اور تیز ہوا۔ برقع منہ پر تھا کھڑی ہو گئی ٹہلنے لگی۔ زور سے ایک ٹھنڈا سانس بھرا۔ اور پھر اس طرح مخاطب ہوئی۔

"میں وہ عورت ہوں جس کے نام سے بچہ بچہ شہر کا اچھی طرح واقف ہے۔ میری مصیبتیں چھپی ڈھکی اور میری تکلیفیں پوشیدہ نہیں ان لوگوں سے جو مسلمان ہیں جو میرے کلمہ کے شریک ہیں۔ اور جن کی کمائی میں میں حق دار ہوں میں وہ ہوں جو ایک متمول باپ کی بیٹی ہو کر مسلمان بھائی کی بہن بنکر رواج کا شکار ہوئی۔ اور ترکۂ پدری سے محروم کر دی گئی۔ دو سالم گاؤں جو میری ملکیت ہوتے اگر میرا بالا مسلمان نہ پڑتا بھائی نے ہضم کئے۔ وہ اکیلا نہ تھا، دوسرے بھی تھے جو اس کی کوششوں میں شریک اس کے مظالم کے معین۔ اس کے کرتوتوں کے مداح اور اس کے غصب میں شامل تھے یہ وہی لوگ ہیں جو قرآن کو کلام اللہ اور حدیث کو ارشاد رسول سمجھتے تھے میرا باپ مر چکا اور مجھکو مرنا ہے۔ میرا بھائی زندہ ہے مگر اویر سویر آگے پیچھے اس کو بھی موت آنی، اور دنیا سے جانا ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور اب اس کا فیصلہ ان ہاتھوں میں ہے جو زمین و آسمان کے جنگل اور پہاڑ سپید و سیہ کے پیدا کرنے والے ہیں۔ مگر اس ظلم کی حد۔ اس ستم کی انتہا کہ مسلمان زور کے اعلانوں سے بڑے بڑے دعووں سے بڑھ بڑھ کر اور چڑھ چڑھ کر چیخیں اور چلائیں کہ اسلام نے سب سے پہلے عورت کی حمایت کی ترکہ دیا، ورثہ دیا، مہر دیا، آزادی دی برابر کی شرکت دی گھر کی حکومت دی مگر میرے دل سے پوچھو میرے سامنے کہو۔ میں بتاؤں میں جواب دوں کہ اسلام کیا ہے اور مسلمان کیسے ہیں، میرے کلیجہ میں تیر میرے سینہ پر بھالا، میرے زخم پر نمک، میرا نکاح تھا جو ایسے شخص سے کیا گیا جو بارہ مہینہ کا بیمار۔ اور تیس دن کا روگی تھا جس کی بیماری ظاہر تھی جس کا افلاس سامنے تھا جس کی موت یقینی تھی۔ اس لئے اور صرف اس لئے سو میں کہوں ہزار میں کہوں،

بندوں کے روبرو کہوں، خدا کے حضور میں کہوں اس لئے اور صرف اس لئے کہ غضب حقوق کے وقت کوئی حمایت کرنے والا بھی میسر نہ ہو میں اس کے پلّے باندھ دی گئی، دنیا کی شرم باپ دادا کی آبرو خاندان کی لاج نے میرے منہ پر قفل لگا دیا اور میں اُف نہ کر سکی۔ اس کی ذمہ دار میں نہیں تمھارا تمدن، تمھاری پرورش تم۔ اور تمھارا مذہب۔ تم اور تمھارا ایمان مشکل سے میں تین ساڑھے تین برس سہاگن رہی اور اس کے بعد موت نے جو سہاگ میں بھی ہر لمحہ جھلکی اور ہر وقت کھٹکی اس مرحوم کو مجھ سے جدا کر دیا دوسرا حج کا نئی مصیبت۔ انوکھی آفت میرے نکاح ثانی کا انسداد تھا۔ پیام آئے ایک نہیں کئی۔ کھاتے پیتوں کے عزت اور آبرو والوں کے مگر بیوہ کا نکاح غضب تھا، قہر تھا۔ آفت تھی اندھیر تھا۔ خاندانی لاج کا انحصار اس پر۔ اماں باوا کی ناک کا معیار یہ تمام پیام نفرت سے مایوس اور حقارت سے مسترد ہوئے۔ اور وہ وقت بھی آگیا کہ میری ہستی بھائی بھاوج کو اور میرا قیام بھتیجا بھتیجی کو ناگوار ہونے لگا جس نے مجھکو باپ دادا کے مکان میں بھی نہ ٹکنے دیا۔ میرے کلیجہ میں زخم میرے زخموں میں ناسور میرے ناسوروں میں پیپ ہے۔ میں بھائی کا حکم بھاوج کی پھٹکار بچوں کی دھتکار سنتی افسوس سے اٹھتی حسرت سے چلی اور مصیبت سے بڑھی یہ لڑکا جسکو آپ دیکھ رہے ہیں میرا بھتیجا ہے جو میرے درد کا شریک میری مصیبت کا ہمدرد اور میرے شیطان بھائی کا فرشتہ بچہ ہے۔ مگر بے اختیار ہے بے بس ہے مجبور ہے معذور ہے جب فرصت ہوتی ہے اور موقعہ ملتا ہے آجاتا ہے اور مل جاتا ہے جو ملگیا وہ دے گیا جو ہاتھ لگا وہ لے آیا میں آج وہ ہوں جس سے زیادہ بدنصیب جس سے بڑھکر مصیبت کی ماری اس بستی میں کوئی ہستی نہ ہوگی میرے معصوم بچے دو دانوں کو محتاج ہیں۔ تم کہتے ہو۔ میں مسلمان ہوں ہاں ہوگے ضرور ہوگے۔ مگر گریبان میں مُنہ ڈالو اور اپنے اعمال اسلام کی کسوٹی پر پرکھو تمھارے شہر میں تمھارے علاقہ میں

تمہارے محل میں ایک رانڈ دکھیاری خوفناک راتیں اندھیرے گھپ میں اور پہاڑ سے دن اس اکیلے گھر میں بھوکی پیاسی بسر کر رہی ہے مینہ میرے سامنے برستا ہے بجلی میرے سامنے کوندتی ہے بادل میرے گھر میں گرجتے ہیں میرا دل ہوا اور میری روح فنا ہوتی ہے مگر کوئی اللہ کا بندہ آکر جھانکتا تک نہیں۔ تم نرم گرم بچھونوں میں برقی روشنیوں میں انواع واقسام کے کھانوں میں اپنا وقت گزارتے ہو مگر یہ دو بچے یہ زندہ روحیں جو مسلمان کی اولاد اور یتیم ہستیاں ہیں بھوکی سوتی اور بھوکی اٹھتی ہیں۔ یہ بچہ جو میری گود میں ہے تمھاری نگاہ میں کچھ نہ ہو مگر میری نگاہ بہت کچھ ہے یہ میرا لال اور میری ایک سال کی کمائی ہے دیکھو ہاتھ لگا کر دیکھو چار روز سے بخار میں ہل ہلا رہا ہے۔ آفتاب ایک مرتبہ نہیں تین مرتبہ اس کی آنکھوں کے سامنے نکلا اور غروب ہوا مسلمانوں نے اس کی روشنی میں فانی دولت کروڑوں روپیہ پیدا کیا۔ مگر بن باپ کے بخار زدہ بچہ کو ایک پیسہ کا شربت نصیب نہ ہو سکا۔ یہ تمھاری کمائیوں میں یقیناً۔ یہ تمھاری آمدنی میں بیشک یہ تمھاری دولت میں بلاشبہ کچھ حق رکھتا ہے۔ میں جانتی ہوں یہ اس دنیا میں رہنے والا نہیں مجھے معلوم ہے میری گود خالی ہوگی۔ مجھے خبر ہے میرا کلیجہ اُجڑے گا۔ مگر یاد رکھو اس موت کا بار تمھاری گردن پر ہے۔ یہ بیہوش ہے اور صبح سے ہمارے پاس پیسہ نہیں۔ بنئے نے ہم کو تیل نہیں دیا۔ میں اس پیارے بچے کی صورت اندھیرے میں نہیں دیکھ سکتی مگر ہاتھ سے اس کے بدن کو ٹٹول رہی ہوں۔ سنا تھا کہ اس گھر میں سے جہاں تم نے مجھ کو دیکھا خیرات ملتی ہے۔ دو دن سے قصد کر رہی تھی کہ جاؤں اور اس ہاتھ کو جو لعیر اللہ خاں جیسے باپ کے گلے میں پڑے ہیں بھیک کے واسطے ایک غیر شخص کے آگے پھیلاؤں مگر دل لرزتا تھا۔ اور پاؤں تھراتے تھے آج ممتا کھینچ لیگئی۔ مگر نامراد گئی اور ناشاد آئی اگر تم مسلمان ہو، تو مجھ پر اتنا احسان کرو کہ اس گھر میں روشنی کر دو تاکہ میں اس بچے کی صورت جو اب مجھ سے چھوٹتا ہے ایک دفعہ اور دیکھ لوں اور ان پھول سے رخسار

کو جو مرجھانے والے ہیں تا ایک بوسہ اور دے لوں۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ تمھاری
اس عنایت کا معاوضہ میرے زخمی دل کی یہ دعا ہوگی۔
"خدا تم کو دنیا میں خوش رکھے"
ساجد کا دل کانپ رہا تھا۔ اس کی آنکھ سے آنسو کی لڑیاں زار و قطار بہہ رہی تھیں
اٹھا۔ بوتل لی تیل لایا روشنی ہوئی تو کہنے لگا تم میری بہن ہو اس بچہ کو مجھے
دو میں ڈاکٹر کے ہاں لے جاؤں اور دوا لاؤں۔"
عورت ۔ یہ اس کی آخری سانس پچھلا وقت چلنے کی ساعت اور کوچ کی گھڑی ہے
حالت بگڑ گئی سانس بدل گیا میرا دل نہیں ٹھکتا میری ممتا گوارا نہیں کرتی کہ میں اس وقت
اس ٹکڑے کو جو گھڑی دو گھڑی کا مہمان ہے اپنے پاس سے جدا کردوں۔ تم نے میرے گھر
میں روشنی کی خدا تمھاری قبر منور کرے تم نے اس تاریک رات میں میری مدد کی ہے
رب الموجودات میدان حشر میں تمھارا مددگار ہوگا۔
ساجد ۔ میں کہہ تو نہیں سکتا مگر التجا کرتا ہوں، میری درخواست منظور کرو۔ گاڑی
لاتا ہوں تم اس بچہ کو لیکر ڈاکٹر کے ہاں چلی چلو۔
عورت (کچھ سوچ کر) مضائقہ نہیں...... مگر..... اچھا چلو میں ممتا کی ماری
ہوں میرے اوسان درست نہیں میری آنکھوں میں دنیا اندھیر ہے۔
ساجد گھر سے باہر نکلا گاڑی لایا اور عورت کو بچہ سمیت اندر بٹھا آپ آگے بیٹھ کر
ڈاکٹر کے ہاں پہنچا دوکانیں بند ہو چکی تھیں، لوگ سو چکے تھے بمشکل تمام ڈاکٹر کو جگایا
دوا لی اور زبردستی بچہ کے حلق میں ڈالی۔ دوا پیتے ہی دست آیا۔ اور بچہ نے آنکھیں
کھولدیں، نہال ہوگئی، دو گھنٹہ بعد دوسری خوراک دی اس شدت کا پسینہ آیا کہ
بچہ نہا گیا ماں جی رات بھر ہشیار رہا۔ رونے لگا، ناامیدی کا امید سے بدلنا تھا کہ بیتاب
ہو کر بچہ کو لپٹ گئی اور کہنے لگی میری امید منقطع، میری توقع ختم اور میری آرزوئیں

خاک میں مل چکی تھیں۔ میرے خدا نے مجھ پر فضل کیا۔ میرا بچہ جی اٹھا، اس کے بعد عورت نے ساجد سے کہا میں اب یہ نہیں کہتی تم کو تکلیف ہوگی مگر یہ کہتی ہوں میرا دودھ خشک اور یہ سال بھر کی جان تین روز کا بھوکا ہے تھوڑا سا دودھ لا دو۔

عمر گزشتہ میں یہ حقیقی مسرت ساجد کو کبھی حاصل نہ ہوئی تھی۔ اس کا دل بھی خوشی سے لبریز تھا۔ اٹھا اور گیا۔ دقت سے یا مصیبت سے جس طرح ہو سکا دودھ لایا ماں دودھ پلا چکی تو پو پھٹ رہی تھی وضو کیا اور ساجد سے کہنے لگی،

حقیقی بھائی تم جیسے بھائی کی صورت پر قربان۔ مجھے آج معلوم ہوا کہ مسلمان دنیا میں موجود ہیں تم نے میرے مردہ بچہ کو زندہ کیا۔ تم نے میرے بچھڑے ہوئے لال کو مجھ سے ملا دیا میری ماتا ٹھنڈی میری آنکھیں روشن۔ اور میرا دل خوش کیا۔ بادشاہ فتح سلطنت سے بھوکا پیٹ بھر کر روٹی ملنے سے اندھا آنکھوں کے پانے سے یہ حقیقی خوشی، یہ سچی مسرت، یہ واقعی انبساط حاصل نہیں کر سکتا۔ جو میں نے جو میں نے تمہاری ذات سے حاصل کیا۔ قدرت نے تم کو فرشتۂ رحمت بنا کر میرے واسطے بھیجا منہ نہیں کہ تعریف، ہمت نہیں کہ شکریہ، اور ممکن نہیں کہ معاوضہ ادا کر سکوں

اس رات کی ہر گھڑی اور گھڑی کا ہر لمحہ میری تمام عمر اور عمر کا ہر حصہ اس بچہ کی تمام زندگی اور زندگی کا ہر جزو تمہارے کرم کو تمہارے احسان کو تمہارے رحم کو فراموش نہیں کر سکتا۔ میں باوضو کھڑی ہوں، موذن کا پیام ربانی ہوا میں گونج رہا ہے اور اس مخلوق کو جس کے دیوار بیچ میں نے یہ رات بسر کی کائنات ہستی کے معنی بتا رہا ہے مجھے اتنی اجازت دو کہ میں اس زبردست قدرت عظیم الشان طاقت اور اٹل حکومت والے شہنشاہ کے حضور میں سر جھکاؤں جس نے تم کو مجھ پر مہربان کیا اور دعا کروں کہ میرے بدلے میرا خدا تم پر رحم کرے۔ ساجد کی آنکھ نیچی تھی اس کے لب بند اس کی زبان خاموش عورت جانماز پر کھڑی ہوئی تو وہ سلام علیک کہہ کر باہر نکلا اور

آہ! پیاری حسنین فاطمہ

ایک دلفگار فسانہ

(جناب ام الحسین صاحبہ کے قلم حسرت رقم سے)

شعبان کی چھٹی تاریخ تھی رات کا وقت، خدا کی مخلوق آرام میں مصروف تھی لیکن میرے واسطے وہ رات "شب قیامت" سے کم نہ تھی میری چار سالہ بچی حسنین فاطمہ" جس کی بھولی بھولی باتیں دل پر بجلیاں گراتی تھیں مجھ سے ہمیشہ کو چھوٹ گئی......

رات کا دوسرا حصہ شروع ہوگیا تھا جب چار برس کی جان "حسنین" کو آخری ہچکی نے میرے گھر سے وداع کیا اور نرم بستر بچھے کے بجائے اس کا جسد خاکی رہ گیا، اُس وقت دل کی جو کیفیت تھی بیان نہیں کر سکتی لیکن بظاہر میری عقل صحیح اور حواس درست تھے میں ٹکٹکی باندھے حسنین کے چہرہ کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے میں نے جوش میں آکر اس کے منھ کو چوما اور کہا حسن پیاری تو مجھ سے روٹھ گئی..........

چند منٹ تک میری حالت سودائیوں کی سی ہوگئی اور یہ معلوم ہونے لگا کہ میری روح عنقریب نکل جائیگی لیکن خاموش بیٹھی رہی اور روتی رہی پھر میری محبت بھری نگاہیں "حسنین" کے چہرہ پر پڑیں اور میں نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

آہ حسنین! تو میرے دل کی راحت اور کلیجہ کی ٹھنڈک تھی تو رخصت ہوئی اور مجھ غم نصیب کو تڑپتا چھوڑ گئی، میں تیری یاد میں روؤں گی اور خون کے آنسو بہاؤں گی..........

یہ جملے بمشکل میری زبان سے نکلے دل میں ایک اضطراب پیدا ہوا اور میں بیقرار ہو کر چاند سی صورت کو چمٹ گئی، دل رہ رہ کر تڑپتا اور آنسو اُمنڈ اُمنڈ کر آتے تھے میں برابر روتی تھی یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میری بچی کو خاک میں ملانے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ میں نے اپنی حالت کو سنبھالا اور یہ خیال کیا کہ اب میں کہاں اور حسنین کہاں! لیکن مجھے اپنے دل پر قابو نہ تھا میں بیتابانہ اٹھی اور چیخیں مار کر پھر رونے لگی۔ آخر حسنین کا وہ نازک جسم جو آنکھوں کے سامنے مردہ پڑا تھا گھر سے جنازہ کی صورت میں رخصت ہوا اور سنسان جنگل میں دفن کر دیا گیا۔

اب دل کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی اور طرح طرح کے تخیلات دماغ میں آنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حسنین سامنے کھڑی ہے اور اتی جان اماجان کہکر گلے میں ہاتھ ڈال رہی ہے ...... ہائے سچ یہ ہے کہ مشیت الٰہی میں کسی کو دخل نہیں اور یہاں انسان بالکل مجبور ہے۔

میں ہر چند چاہتی ہوں کہ حسنین کا خیال دل سے دور کر دوں اور دنیا کے دھندوں میں پھنسکر صبر اختیار کر دوں لیکن چار برس کی بیگم کسی طرح دل سے فراموش نہیں ہوتی بعض وقت بیٹھے بیٹھے ایسی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ کلیجہ بے قابو ہو جاتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ سب گھر بار چھوڑ کر اتر ولی کے جنگل میں جا بیٹھوں اور اپنی پیاری بچی حسنین کی قبر کو سینہ سے لگا کر خوب روؤں۔ لیکن پھر یہی خیال آتا ہے کہ "اب میں اور حسنین کہاں" آہ!

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے کملا گئے

میں سمجھتی ہوں "تکبیر" کے ناظرین کیلئے اس مضمون میں کوئی خاص دلچسپی نہ ہوگی

لیکن میں کیا کروں کہ اس وقت میرے ذہن میں سوائے اس نوحۂ غم کے اور کوئی مضمون نہیں۔ میں تکبیر کے ناظرین اور ناظرات سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ یہ دعا کریں کہ رب العزت میری بچی کو اپنے آغوش رحمت میں جگہ دے اور مجھے صبر عطا فرمائے۔

غم نصیب
"اُمّ الحسنین"
(۲۴ر شعبان ۱۳۴۴ھ یوم جمعہ)

حسنین کی یاد میں چند آنسو

اُمّ الحسنین کا یہ مضمون پڑھکر بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے حقیقت یہ ہے کہ معصومہ حسنین سارے خاندان کو حد سے زیادہ عزیز تھی مجھے اس کی ذہانت عقلمندی اور دلچسپ باتیں ہر لحہ یاد آتی ہیں، اور اس کی تصویر ہر وقت پیش نظر رہتی ہے میں خوب سمجھتا ہوں کہ مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں آسکتا لیکن پھر بھی اپنے اضطراب قلب سے مجبور ہو کر آہ و بکا کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں۔

دل گیا گزرا کہ دل کا مشغلہ جاتا رہا
تیرے مرنے سے حسن لطفِ بقا جاتا رہا

(زاھد القادری)

نغمات ہادی

(از جناب مولوی سید محمد ہادی صاحب مچھلی شہری بی اے ایل ایل بی وکیل علیگڑھ)

کیا میری نارسائی قسمت کا راز ہے
کیوں دست آرزو مراب تک دراز ہے

حاصل اسی سے غیر و مجھ میں کچھ امتیاز ہے
بیجا نہیں جو مجھکو مصیبت پہ ناز ہے

ہوتی نہیں ذرا بھی کمی اضطراب میں
ظالم ترا خیال عجب غم نواز ہے

مشکل ہے مر کے کشمکش غم سے چھوٹنا
سنتا ہوں میں کہ عمر مصیبت دراز ہے

دنیائے عاشقی کے بھی آداب ہیں عجیب
جو سر کٹا چکا ہو وہی سر فراز ہے

مایوسیاں نہیں نہ کبھی سنگ راہ شوق
مجھکو دل حزیں کے تحمل پہ ناز ہے

ہے ہر نگاہ جلوہ پہ تیرے مٹی ہوئی
ہر دل کے ساتھ تیری تمنا کو ساز ہے

کیا ہوگا اب ذریعہ تاثیر جذب دل
انکو مرے خیال سے بھی احتراز ہے

تقدیر میری جذب کرے کسکو دیکھئے
ہر جنبش نظر میں تری سوز و ساز ہے

ھادی گناہگار سہی یہ تو ہے یقیں
بندہ ہے اُس خدا کا جو بندہ نواز ہے

فانوس خیال

(افتخار الشعراء جناب مولوی صدر الدین صاحب سرشار کمنڈوی)

لائق بزم سمجھتی نہیں دنیا مجھکو
تو نے کس خاک سے اللہ بنایا مجھکو

یاد منجدھار میں آیا ہے کنارا مجھکو
بیٹھ جائے لئے کہیں لیکے سفینا مجھکو

میں کہاں اور تری جلوہ گہ ناز کہاں
کھینچ لایا ہے مرا ذوق تماشا مجھکو

بنگیا سینہ میں دل گلشن فردوس خیال
کیوں نہ محبوب ہوا نبوہ تمنا مجھکو

رنگینی دیکھ کے منہ کو نشتر برباد مری — نہ ملا آپ کے دامن کا سہارا مجھکو

رات بھر آتے رہے آنکھوں سے آنسو تا صبح — مگر آیا نہ کوئی نیند کا جھونکا مجھکو

یہ مرا گریۂ پیہم بھی مزے کی شے ہے — کہ میرے ترا خندۂ بیجا مجھکو

جانِ صد ذوق ہیں سیہور کی گلیاں سرشار
نظر آتا ہے یہاں منظرِ سینا مجھکو

جذباتِ مسرور

(جناب مسٹر ایس ایم رمضان صاحب مسرور منیر منشی سیالکوٹ)

کسی بے رحم کو رحم آئے یہ قسمت کہاں اپنی — اگر نالے عبث اپنے تو آہیں رائگاں اپنی

لٹے بیٹھے ہیں یارو کیا سنائیں داستاں اپنی — نہ اب پہلو میں دل اپنا نہ اب منہ میں زباں اپنی

اب اپنی حالتِ ناگفتہ بہ کا کون پرساں ہے — بہاتی ہے بہائے اشکِ چشمِ خونفشاں اپنی

خطا کارانِ الفت سر بکف حاضر ہیں مقتل میں — نکالے آرزو قاتل تری تیغِ رواں اپنی

اگر اب نالۂ دل تا لب آجائے تو کیا چارہ — نہ وہ یارائے ضبطِ غم نہ وہ تاب و تواں اپنی

الٰہی اب چھپائیں تو چھپائیں دردِ دل کیونکر — نہ اب تھمتے ہیں اشک اپنے نہ رکتی ہے فغاں اپنی

زمانِ ہجر حائل ہے تو رنج و غم سے کیا حاصل
طبیعت حضرتِ مسرور رکھو شادماں اپنی

"تکبیر" اور "قارئین تکبیر"

اشاعت گزشتہ میں میں نے چند استفسارات شائع کئے تھے اور قارئین تکبیر سے دریافت کیا تھا کہ بصورت موجودہ آپکو تکبیر پسند ہے یا نہیں؟ اور اس کا جاری رہنا مسلمانوں کیلئے مفید ہے یا نہیں۔ بحمداللہ تعالےٰ ان سوالات کے جوابات نہایت ہی حوصلہ افزا موصول ہو رہے ہیں۔

مجھے امید نہیں تھی کہ میرے استفسارات کا اسقدر گرمجوشی سے خیر مقدم کیا جائیگا کہ ایک ہفتہ کے اندر ہی تقریظی خطوط اور تائیدی مکاتیب کا انبار لگ جائیگا۔ کیونکہ میرے نزدیک تکبیر ایک روکھا پھیکا رسالہ ہے جس میں نہ ادبی چاشنی ہے نہ علمی لطافت، نہ عشق و محبت کے فسانے ہیں، نہ گل و بلبل کے قصے۔ نہ ظریفانہ لطائف ہیں، نہ صوفیانہ حقائق وہ محض ایک اصلاحی پرچہ ہے جو شکستہ حال مسلمانوں کے عقائد، اعمال، اخلاق، تمدن اور معاشرت کو قرآن حکیم اور تعلیمات رسالت کے مطابق بنانا چاہتا ہے اور مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بننے کی دعوت دیتا ہے۔ اس صورت میں کیا امید ہو سکتی تھی کہ تکبیر پسند کیا جائیگا اور غیر معمولی مقبولیت حاصل کریگا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ میری کوشش بیکار ثابت نہ ہوئی ذیل میں چند خطوں کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

جناب مولوی شوکت علی صاحب بی۔ اے لکھنؤی تحریر فرماتے ہیں

خدا کیلئے تکبیر کو مستقل طور سے جاری رکھیے ہندوستان کے مسلمانوں کو تکبیر جیسے پرچہ کی نہایت ضرورت ہے آپکے مضامین پڑھکر دل پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ بعض وقت رونے لگتا ہوں۔ خدا تعالےٰ آپکی محنت اور حسن نیت کا پھل عطا فرمائے دو خریداروں کے پتے لکھتا ہوں پرچہ جاری کر دیجئے۔

میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر مسلمانوں نے آپکی مدد نہ کی اور رسالہ کی توسیع اشاعت

میں حصہ نہ لیا تو مجھے سخت افسوس ہوگا۔"

جناب سید ناظر حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا سہارنپور سے تحریر فرماتے ہیں

تکبیر کے مضامین سب اچھے ہوتے ہیں۔ آپ کے مقاصد نہایت عالی اور بلند ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اب مسلمانوں کی اصلاح ان ہی مقاصد سے ممکن ہے۔ میرے تمام احباب تکبیر کو پسند کرتے ہیں۔ اپنے چار دوستوں کے نام لکھتا ہوں۔ میرے حوالے سے ان کو وی پی بھیج دیجئے۔ انشاء اللہ وصول ہو جائینگے۔ مولنا! تکبیر کو ضرور جاری رکھئے۔ ایسے رسالہ کی سخت ضرورت ہے۔ آپ ضرور کامیاب ہونگے۔

جناب شیخ حبیب الرحمن صاحب ناظم دار الاشاعت جامع سہارنپور

مجھے تکبیر کے ساتھ ہمدردی ہے میں آپ کے مقاصد کا احترام کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ میں کافی تعداد میں خریدار پیش کرونگا۔ للہ تکبیر کو جاری رکھئے بیحد مفید رسالہ ہے۔

جناب مولنا مولوی محمد سلیمان صاحب (مولوی فاضل) آگرہ سے لکھتے ہیں

تکبیر مسلمانوں کیلئے بے انتہا مفید ہے۔ اس وقت بہت سے مذہبی پرچے جاری ہیں لیکن تکبیر نے جو طرز ہدایت اختیار کیا ہے نہایت مؤثر اور مناسب ہے۔ مضامین نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ آپکی مساعی حسنہ ہر طرح لائق اعتراف ہیں آپ نے تکبیر کے ساتھ جس نصب العین کو مخصوص فرمایا ہے وہ نہایت اہم اور قابل لحاظ ہے۔ ایک خریدار کا پتہ لکھتا ہوں رسالہ جاری کر دیجئے۔

جناب مولنا شاہ قاری عبد السلام صاحب حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں

تکبیر نہایت قابل قدر اور مفید رسالہ ہے ایسے ہی رسالوں سے قوم کو فائدہ پہنچ سکتا ہے

مجھے آپ کے مقاصد کے ساتھ نہایت دلی ہمدردی ہے خدا کرے آپ جلد کامیاب ہوں براہ کرم جہاں تک ممکن ہو تکبیر کو مستقل طور پر جاری رکھئے۔ دو خریداروں کے نام بھیجتا ہوں اور اسی مہینے میں انشاءاللہ دس نام اور بھیجونگا۔

جناب مولوی صدرالدین صاحب سرشار کمنڈوی چھاؤنی سیہور سے لکھتے ہیں

تکبیر ہر اعتبار سے مفید اور دلچسپ رسالہ ہے مذہبی اور اصلاحی مضامین محض خشک ہی نہیں ہوتے بلکہ دلکش اور کارآمد ہوتے ہیں۔ وقت کی پابندی وغیرہ کا آپکو خود ہی خیال ہے۔ بہرحال تکبیر کے جاری رہنے کی ضرورت ہے خدا آپ کے ارادوں میں آپکو کامیابی عطا فرمائے۔

جناب مولوی سیر نذر علی صاحب درد کاکوروی بمبئی سے لکھتے ہیں

تکبیر درحقیقت ایک بہترین مذہبی اور ادبی رسالہ ہے۔ جبسے جاری ہوا ہے نہایت خلوص کے ساتھ اپنے فرائض کی تکمیل کر رہا ہے۔ تکبیر کی مبارک سعی و کوشش کا اعتراف نہ کرنا سخت ناانصافی ہے۔ میرے نزدیک یہ جریدہ ہر حیثیت سے مسلمانوں کیلئے مفید ہے اس کے بند ہو جانے سے قومی احساس کو بیحد صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ براہ کرم مستقل طور پر جاری رکھئے۔ مولانا! جب تکبیر کا سرمایہ محدود ہے تو پھر معارف اعظمگڈھ کی تقلید نہ کیجئے اُس کے پاس کافی سرمایہ موجود ہے اور وہ ہر قسم کی اعانتوں سے بے نیاز ہے اگر آپ نے مصارف بڑھا دئے تو ممکن ہے کہ تکبیر کی اشاعت معرض تعویق میں پڑ جائے۔ اور پشیمانی تکبیر کو صدمہ و افسوس کرنا پڑے۔ جب تک کہ خریداروں کی تعداد حسب منشا نہ ہو جائے اس وقت تک موجودہ صورت ہی کو قائم رکھئے۔ ایک خریدار کا پتہ لکھتا ہوں رسالہ جاری کر دیجئے۔

جناب مولنا اقبال الدین صاحب مشہدی صوفی آبادی کانپور سے لکھتے ہیں

مجھے آپ کے مقاصد سے غایت درجہ ہمدردی ہے تکبیر کے مضامین نہایت مفید موثر اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ اگر دو چار صفحے ادبی مضامین کے اور بڑھا دیے جائیں تو بہتر ہے۔ ایک خریدار کا پتہ لکھتا ہوں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ تکبیر کی توسیع اشاعت کیلئے امکانی جدوجہد کرونگا۔

جناب ابو سعید الدین احمد صاحب دہلوی ڈرافسمین بمبئی سے لکھتے ہیں

میں تکبیر کو بعد پسند کرتا ہوں۔ یہ رسالہ درحقیقت مسلمانوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ جیسے موثر اور پرخلوص مضامین تکبیر میں ہوتے ہیں ہندوستان کے کسی رسالہ میں نہیں پائے جاتے۔ خدا کرے مسلمانوں میں صحیح احساس اور بیداری پیدا ہو۔ اگر ایسے رسالہ کی مسلمان قدردانی نہ کریں تو ان کی سخت بدنصیبی ہے۔ مسلمانوں کا کوئی گھر اس رسالے کے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ میں حتی الامکان اس کی توسیع اشاعت کیلئے جدوجہد

محترم جناب ایس۔ ایم رمضان صاحب مسرور سیالکوٹ سے لکھتے ہیں

تکبیر نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ ہے مسلمانوں کی تمدنی اور اخلاقی اصلاح کیلئے آپ نے جو طریقہ اختیار کیا ہے نہایت مناسب ہے۔ میں آپ کے مقاصد حسنہ سے بالکل متفق ہوں۔ مضامین میں اسلامی رنگ مقدر گہرا پایا جاتا ہے کہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ علم دوست اصحاب کا فرض ہے کہ وہ خود معاونت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اپنے خاص احباب کو تکبیر کی خریداری کی توجہ دلائیں۔ میں اپنا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہوں مجھے مستقل خریدار سمجھئے۔

ایک نہایت قابل غور تحریر

از جناب مولوی سید احمد صاحب بی۔اے (مولوی فاضل) رپن لین کلکتہ

حضرتِ محترم مولانا زید مجدکم۔ سلام مسنون

آپ میری عادت سے واقف ہیں میں کبھی کسی کی خوشامد اور بیجا تعریف نہیں کرتا۔ میری ایماندارانہ رائے یہ ہے کہ درحقیقت تکبیر ایک اچھا رسالہ ہے۔ اس کے مضامین موثر اور مفید ہوتے ہیں۔ لیکن خرابی یہ ہے کہ اکثر تاخیر کے ساتھ شائع ہوتا ہے اور کبھی دو مہینے کا یکجائی پرچہ موصول ہوتا ہے۔ یہ چیز قابل اعتراض ہے لیکن ساتھ ہی اس کے میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم درحقیقت سچے مسلمان ہیں اور ہمارے دل میں ذرا سا بھی اسلام کا درد ہے تو جہاں ہم اپنی ذاتی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے سال بھر میں کئی ہزار اور کئی سو روپیہ خرچ کرتے ہیں وہاں صرف دو روپئے سالانہ کی قلیل ترین رقم ایک خالص اسلامی رسالہ کی نذر کرنی ناگوار نہ ہونی چاہئے اپنے دل کا حال تو میں لکھتا ہوں کہ خواہ تکبیر سال بھر میں دوبار ہی شائع ہو لیکن میں کبھی تکبیر سے اپنی ہمدردی منقطع نہیں کروں گا۔

مولانا! خالی خوبی تعریفیں کرنے سے کچھ کام نہیں چلتا ضرورت ہے کہ تکبیر کا ہر خریدار توجہ کرے خود معاون ہو اور جہاں تک ہو سکے تھوڑا سا وقت نکال کر تکبیر کی اشاعت بڑھانے میں حصہ لے۔ یہاں تک کہ تکبیر کی صدا ہر جگہ پہنچ جائے اور کچھ نہیں ہو سکتا تو کم از کم اپنے قابل اعتبار عزیزوں اور دوستوں کے پتے لکھکر ہی دفتر تکبیر کو بھیجدے میں سمجھتا ہوں اس صورت میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ لیکن بڑی مشکل تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں احساس نہیں۔ خیر اللہ حافظ ہے۔ میں اپنے احباب اور اقارب کے پتے لکھکر بھیجتا ہوں۔

(باقی خطوط آئندہ درج ہونگے)

شکریہ!

ماہ گزشتہ میں ازراہ کرم مندرجہ ذیل معاونین نے تکبیر کی توسیع اشاعت میں کوشش کی فجزاھم اللہ خیر الجزاء ہم ان بزرگوں کے شکرگزار ہیں۔
نیاز مند منیجر

(۱) جناب منشی محمد حسین صاحب خادم، شملہ۔ ایک خریدار
(۲) جناب حافظ احسان الحق صاحب ــــ دہلی ۔ ۵ خریدار
(۳) جناب مولوی مرزا حبیب احمد صاحب، حیدرآباد۔ ۱۲ خریدار
(۴) جناب ملک خواجہ غلام محمد صاحب سپروائزر شاہجہانپور۔ ۲ خریدار
(۵) مسٹر محمد ابراہیم قاسم صاحب رفعت، سورت۔ ۲ خریدار
(۶) جناب مولوی میر نذر علی صاحب درد بمبئی ۔ ۱ خریدار
(۷) جناب مولانا شاہ شمسی بغدادی مونا پور ۔ ۲ خریدار
(۸) جناب مولانا سید محمود صاحب زیدی۔ الوری ۔ ۱۲ خریدار
(۹) جناب مولوی اقبال الدین صاحب مشہدی کانپور۔ ۱ خریدار
(۱۰) جناب محمد سعید صاحب ـ ـ ـ جاما ڈویلا ۔ ۲ خریدار
(۱۱) جناب مولوی سید الیاس صاحب رضوی ٹنجیری۔ ۵ خریدار
(۱۲) جناب مولوی سید خورشید علی صاحب مہر دہلی ۔ ۱۰ خریدار
(۱۳) جناب شیخ حمید الحق صاحب اترولی ـــ ۴ خریدار
(۱۴) جناب قاضی فیاض احمد صاحب بارہ بنکی ـــ ۱ خریدار
(۱۵) مسٹر ایس۔ ایم۔ رمضان صاحب سسرود سیالکوٹ چھاونی ۲ خریدار

فہرست ہلال بک ایجنسی بازار لال کنواں دہلی مختصر
ہلالی جنتری ۱۹۲۴ء
مہتمم ہلال بک ایجنسی لال کنواں دہلی نے
منشی عبد القدیر نے ہلالی پریس چھتہ لال میاں دہلی میں چھپوا کر شائع کی

نقشہ اوقات تحویل آفتاب بمقامات مختلفہ

(جن شہروں پر (※) نشان ہے ان میں ۲۱ مارچ صبح کے وقت تحویل آفتاب ہوگی)

نام شہر	اوقات گھنٹہ	اوقات منٹ	اوقات سکنڈ	نام شہر	اوقات گھنٹہ	اوقات منٹ	اوقات سکنڈ	نام شہر	اوقات گھنٹہ	اوقات منٹ	اوقات سکنڈ
بغداد	۳	۱۶	۰	حیدرآباد دکن	۵	۳۲	۲۸	بارہ بنکی	۵	۴۲	۴۰
بصرہ	۳	۲۸	۵۲	اٹاوہ	۵	۳۳	۳۶	فیض آباد	۵	۴۳	۱۰
بخارہ	۳	۳۰	۰	رامپور	۵	۳۳	۴۰	ہردوئی	۵	۴۲	۲۸
کراچی	۳	۴۶	۲۸	ناگپور	۵	۳۵	۰	بہرائچ	۵	۴۴	۳۲
کابل	۳	۵۵	۲۰	بریلی روہیلکھنڈ	۵	۳۶	۱۲	الہ آباد	۵	۴۵	۱
ملتان	۵	۴	۲۰	نینی تال	۵	۳۶	۲۰	مرزاپور	۵	۴۸	۴۴
ممبئی	۵	۹	۳۸	فرخ آباد	۵	۳۷	۰	بنارس	۵	۵۰	۳۶
بڑودہ	۵	۱۱	۱۱	جبل پور	۵	۳۸	۸	نیپال	۵	۵۸	۳۰
اجمیر شریف	۵	۱۷	۱۲	قنوج	۵	۳۸	۱۶	پٹنہ	۵	۵۹	۲۰
امرتسر	۵	۱۶	۳۰	مدراس	۵	۳۹	۴۴	بردوان ※	۶	۱۰	۱۲
جے پور	۵	۲۲	۰	باندہ	۵	۳۹	۵۲	مرشدآباد ※	۶	۱۱	۲۸
انبالہ	۵	۲۵	۳۶	کانپور	۵	۴۰	۰	کلکتہ ※	۶	۱۲	۸
بھوپال	۵	۲۶	۵۲	سیتاپور	۵	۴۱	۲۶	آسام ※	۶	۳۳	۳۲
دہلی	۵	۲۶	۳۲	فتح پور	۵	۴۱	۲۶	ڈھاکہ ※	۶	۳۴	۳۲
آگرہ	۵	۳۰	۴۰	لکھنؤ	۵	۴۲	۱۲	رنگون ※	۶	۴۲	۳۰

ہر قمری مہینے میں چاندنی کے اوقات

۴ روز کا چاند رات کے ۱۰ بجے تک رہے گا
۵ 〃 〃 〃 ۱۱ 〃 〃
۶ 〃 〃 〃 ۱۲ 〃 〃
۷ 〃 〃 〃 ایک 〃 〃
۸ 〃 〃 〃 دو 〃 〃
۹ 〃 〃 〃 ۳ 〃 〃
۱۰ 〃 〃 〃 ۴ 〃 〃
۱۱ 〃 صبح 〃 ۵ 〃 〃
۱۲ 〃 〃 〃 ۶ 〃 〃
۱۳ 〃 〃 〃 ۷ 〃 〃
۱۴ روز کا چاند سر شام نکلکر صبح تک رہے گا۔
۱۵ 〃 〃 شام کے بعد نکلکر تمام رات 〃
۱۶ 〃 〃 〃 کو ۷ بجے نکلے گا

۱۷ روز کا چاند رات کو ۸ بجے نکلے گا
۱۸ 〃 〃 〃 ۱۰ 〃 〃
۱۹ 〃 〃 〃 ۱۱ 〃 〃
۲۰ 〃 〃 〃 ۱۲ 〃 〃
۲۱ 〃 〃 ایک بجے 〃
۲۲ 〃 〃 ۲ 〃 〃
۲۳ 〃 〃 ۳ 〃 〃
۲۴ 〃 صبح ۴ 〃 〃
۲۵ 〃 〃 ۵ 〃 〃
۲۶ 〃 〃 ۶ 〃 〃
۲۷ 〃 〃 ۷ 〃 〃
۲۸ 〃 غائب رہے گا۔

تعطیلات عام اہلکاران دیوانی و فوجداری عمال ممالک محروسہ بھوپال۔ بابتہ سنہ ۱۹۲۴ عیسوی

نام تعطیل	تاریخ	تعداد	کیفیت	نام تعطیل	تاریخ	تعداد	کیفیت
اشٹنکرانت	۱۴۔ جنوری	۱	ہنود کے لئے	گنیش چوتھ	۲۵۔ اگست	۱	ہنود کے لئے
بسنت پنچمی	۹۔ فروری	۱	۔	سری کرشن جنم اشٹمی	۲۳۔ اگست	۱	۔
شیوراتری	۴۔ مارچ	۱	۔	گوال جینی		۱	۔
ہولی	۱۵۔ مارچ	۱	۔	ڈول گیارس		۱	۔
عید باسکو	۔	۱	جو تاریخ مقرر ہو	عشرہ محرم الحرام	۹ تا ۱۳۔ اگست		
گنگور تیج	۲۳۔ مارچ	۱	ہنود کے لئے	نودرگا	۲۹۔ ستمبر	۱	ہنود کے لئے
رام نومی	۳۔ اپریل	۱	۔	دسہرہ	۸۔ اکتوبر	۱	۔
شب برات	۲۴۔ مارچ	۱	اہل اسلام کیلئے	چہلم شہدائے کربلا	۲۱۔ ستمبر	۱	
سالگرہ صاحبزادہ حبیب اللہ خان بہادر	۳۰۔ مارچ	۱	عام	سالگرہ صاحبزادہ حمید اللہ خان بہادر	۹۔ اکتوبر	۱	عام
عید الفطر	۶۔ مئی	۳	اہل اسلام کیلئے	ولادت رحمۃ اللعالمین	۱۲۔ اکتوبر	۱	۔
سالگرہ صاحبزادہ حفیظ الظفر خان بہادر	۷۔ جون	۱	عام	جلوس سرکار عالیہ	۲۴۔ اکتوبر	۱	۔
سالگرہ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر	۲۳۔ ″	۱	۔	سالگرہ صاحبزادی برجیس جہان بیگم صاحبہ	۲۶۔ اکتوبر	۱	۔
سالگرہ سعید بہادر	۳۔ جولائی	۱	۔	سالگرہ صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان بہادر	۳۱۔ اکتوبر	۱	۔
سالگرہ حضور سرکار عالیہ	۱۳۔ جولائی	۱	۔	دیوالی	۲۷ و ۲۸۔ اکتوبر	۲	ہنود کیلئے
سالگرہ صاحبزادہ سعید الظفر خان بہادر	۱۷۔ جولائی	۱	۔	عطائے خطاب حضور سرکار عالیہ	۸۔ نومبر	۱	
عید الاضحیٰ	۱۳۔ جولائی	۱	اہل اسلام کیلئے	گیارہویں شریف	۹۔ نومبر	۱	عام
سلونو	۱۴۔ اگست	۲	ہنود کے لئے	بڑادن	۲۵۔ دسمبر	۱	عیسائیوں کیلئے
سالگرہ صاحبزادہ وحید الظفر خان بہادر	۱۵۔ اگست	۱	عام				

ہندوستانی اور انگریزی سکے و اوزان

سکے	سکے	سکے	سکے
۱ پائی = ½ فارتھنگ ۳ پائی = ۱ پیسہ = ۱ فارتھنگ	۲ پائی = ½ پنی ۱۲ پائی یا ۴ پیسہ یا ۱ آنہ = ۱ پنی	۱۶ آنہ = ۱ روپیہ = ۱ شلنگ ۴ پنیں ۱۵ روپیہ = گنی = ۲۰ شلنگ (۱ پونڈ)	۱۵ روپیہ = ۱ اشرفی = ۱ پونڈ [illegible]

(۱) شرح تبادلہ کے اختلاف کے باعث اکثر پونڈ کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ مگر مستقلاً شرح تبادلہ وہی ہے جو اوپر کے نقشہ میں [illegible]

(۲) ہندوستان میں سونے کے سکے (گنی۔ اشرفی) تقریباً معدوم ہو چکے ہیں یہاں کا اسٹینڈرڈ سکہ چاندی کا ہے

چاندی کے سکے حسب ذیل ہیں	نکل کے سکے حسب ذیل ہیں	تانبہ کے سکے حسب ذیل ہیں
روپیہ .... اٹھنی چونی .... دونی	اٹھنی .... چونی دونی .... اکنی	ادھنا .... پیسہ دھیلا .... پائی

سراب مغرب فرنگی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف اور کورانہ تقلید کے نقائص ہیں ۸ر

عروس کربلا شہادت امام کی دل ہلا دینے والی تاریخی داستان تازہ کربلا کی طرز پر قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

جوہر قدامت آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی حالت۔ نہایت دلچسپ قصہ ہے عہ

موودہ ایک پرسوز اور عبرت انگیز داستان ہے جس میں لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت کی گئی ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تائید غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے مناظر و اسباب مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے قیمت ۸ر

یاسمین شام عہد فاروقی کا ایک نہایت دلچسپ ناول فتح بیت المقدس کے واقعات جس میں حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کا رنگ بھر گیا ہے۔ قیمت عہ

سمرنا کا چاند ایک نہایت پرسوز ناول ہے جس میں شجاع گر مظلوم ترکی بہنوں کے صبر و تحمل اور یتیموں کی بلبلاتی ہوئی صدائیں آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔ نسوانی زندگی کے سبق آموز قصے اگر دیکھنا ہوں تو اسے پڑھیئے۔ قیمت عہ

دو شہوار انگلستان، مصر اور سیستان کی ہولناک جنگوں کا نقشہ عشق و محبت کیساتھ ۱۰ر

جوہر عصمت خاوندوں کو وفاداری اور بیویوں کو عصمت سکھانے والی نہایت پرسوز

دلگداز قابل دید ناول قیمت ۶ر

قسامہ سعید معصوم اولاد پر ایک ظالم اور بے رحم باپ کے ہولناک مظالم جن کو پڑھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں قیمت ۱۰ر

لڑکیوں کی انشا بچوں کو خط و کتابت کی تعلیم دینے والی نہایت پیاری زبان میں نہایت پیاری آسان طرز کے ساتھ قیمت ۱۲ر

روداد قفس مولانا کی نہایت موثر اور دلگداز نظمیں قیمت ۶ر

مصور فطرت حضرت مولینا خواجہ حسن نظامی کی تالیفات و تصنیفات

فاطمی دعوت اسلام ان دلچسپ حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا مفصل بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے دعوت اسلام کے لئے اختیار کئے قیمت مجلد ۱۲ر اور غیر مجلد ۸ر علاوہ محصولڈاک

سی پارہ دل مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے تمام ادبی اور مذہبی مضامین کا قابل دید انتخاب قیمت عہ

روزنامچہ سفر مصر و شام و حجاز حضرت مولانا خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب دلچسپ حالات بتصاویر قیمت ۸ر علاوہ محصول مجلد (۱۲ر)

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابل دید ستانہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات واخلاق کا دلچسپ بیان قیمت ایکروپیہ عل علاوہ محصولڈاک (عہ/م)

محرم نامہ کیفیت شہادت امام حسین علیہ السلام کا دردناک نظارہ اور خلافت کی جنگوں کے مفصل حالات قیمت غیر مجلد عہ مجلد عہ علاوہ محصول

یزید نامہ اس میں معرکہ کربلا کے بعد کے تمام واقعات بیان کئے گئے ہیں محرم نامہ پڑھنے کے بعد اسکو ضرور پڑھنے۔ قیمت عہ مجلد عہ علاوہ محصولڈاک

طمانچہ بر رخسار یزید اس میں حضرت خواجہ صاحب نے اشرار بنی امیہ کی خفیہ بدمعاملیوں اور سازشوں کو ناول کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے جو اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول

گیارھوین نامہ گیارھویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کی کتاب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات قیمت غیر مجلد ۱۲ ار فی جلد مجلد عہ علاوہ محصول ڈاک۔

بچون کی کہانیان بچوں کے بہلانے کیلئے سبق آموز دلچسپ اور قابل دید باتصویر مجموعہ جو ملک میں بہت پسند کیا گیا ہے قیمت غیر مجلد دس آنہ (۱۰) مجلد عہ علاوہ محصولڈاک۔

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کیلئے تمام ضروری باتوں کا سبقاً سبقاً بیان نہایت مفید نہایت دلچسپ اور عام فہم۔ قیمت غیر مجلد ایک روپیہ عہ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/م)

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو حال ہی میں چھپا ہے قیمت فی جلد قسم اول عہ قسم دوم عہ علاوہ محصولڈاک

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جسمیں حضرت مولانا خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کرنے کے وہ وہ اصول ونکات تعلیم فرمائے ہیں جنپر ہر شخص کو عمل کرنا شد ضروری ہے۔ قیمت ایکروپیہ علاوہ محصول۔

غدر دہلی کے افسانے حصہ اول بادشاہ اور بیگمات کے دردناک حالات قیمت عہ حصہ دوم انگریزوں کی بپتا قیمت ۶ر حصہ سوم محاصرہ دہلی کے خطوط قیمت ۴ر حصہ چہارم بہادر شاہ کا مقدمہ عہ حصہ پنجم (عہ) حصہ ششم ۴ر علاوہ محصول

امام الزمان کی آمد شیخ سنوسی کے پانچوں رسالوں کا خلاصہ امام الزمان کی آمد کے تفصیلی حالات قیمت ۸ر علاوہ محصول۔

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب کوہ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا چاہئے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق بہت سی ضروری باتیں قیمت (۱۰ ار) علاوہ محصولڈاک

آپ بیتی خواجہ صاحب کی خود نوشت کامل حالات عمری جسمیں خواجہ صاحب کے فوٹو بھی ہیں اور بارہ ور عایت نیچنے زمانہ کے حالات بھی تحریر کردیئے ہیں۔ قیمت عہ مجلد عہ

تھے جنہوں نے دہلی کے لال قلعہ کی آخر گھڑیاں دیکھیں اور
پھر غدر ۱۸۵۷ء کی بربادی بھی آنکھوں کے سامنے سے گذری
پس اُن کا کچھ لکھنا اور موثر زبان میں لکھنا ظاہر ہے کہ کس
قیامت کا ہوگا۔ بزم آخر انہی کی تصنیف ہے جس میں مغلوں
کے آخری دو بادشاہوں یعنی اکبر ثانی اور بہادر شاہ
کے ایام کی ہو بہو تصویر دکھائی گئی ہے۔ شاہی محلوں کا
حال۔ محل میں شاہی سواری کی کیفیت طعام۔ خاصہ،
کھانوں کے نام رات کا منظر جو قلعہ میں گذرتی تھی، روز مرہ
کی شاہی سواری۔ عدالت کے طریقے۔ شاہی دربار، جلوس
کی سواری جشن۔ تورے بندی۔ مہمانداری۔ رات جگا جشن
کا دربار نوروز محرم۔ آخر چہار شنبہ، بارہ وفات، گیارہویں،
سترہویں، چھڑیاں، شب برات، رمضان، عید دسہرہ،
دیوالی، ہولی، پھول والوں کی سیر، بادشاہ کا جنازہ،
پھول وغیرہ کثیر سرخیوں کے ماتحت قلعہ دہلی اور آخری
بادشاہوں کی تمام خانگی اور ظاہری زندگی کو اصلی شان
سے دکھایا گیا ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ و عبرت خیز ہے
ہر شخص اسکے مطالعہ سے لطف و اثر حاصل کرسکتا ہے،
قیمت علاوہ محصولڈاک ایکروپیہ (عہ ر)

دیوان فضل علی

از قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب سید شاہ فضل علی صاحب جھجری نور اللہ مرقدہ اس دیوان میں
شاعرانہ نازک خیالی، عروض و قوافی کی پابندی تو نہیں ہے
مگر شاعر نے تصوف اور وحدانیت کا اظہار اپنی زبان
میں خوب کیا ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنکا عرس ماہ صفر
میں بمقام جھجر سالانہ ہوتا ہے۔ قیمت، علاوہ محصول

مثنوی بحر زخار

یہ مثنوی حضرت شاہ معین محمد خان صاحب جھجری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے ایک ایک شعر دریائے معرفت کا
گوہر آبدار ہے۔ قیمت علاوہ محصول دو آنے (۲ر)

صد پارۂ دل یعنی تذکرہ مشاہیر عالم

مولفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی جسمیں مندرجہ ذیل سوانحعمریاں
درج ہیں خلیفہ ناصر الدین اللہ ابن بطوطہ، زبیر ابن عوام،
عبداللہ ابن زبیر۔ بقراط مانی، جالینوس، سائنس، و ابن الجوزی،
عز الدین حسین، سبا طائی، سیوی، حاتم طائی محمد بن جعفر
المہدی المغربی، جبلہ بن ایہم، ابو عثمان، سعید بن مسیح دمشق
کی جامع بنی اُمیہ سب کے جدا جدا تاریخی حالات درج ہیں،
قیمت حصہ اول علاوہ محصول عہ ر

ایضاً حصہ دوم اس میں حسب ذیل سوانحعمریاں درج
ہیں، ابوالاسود دولی۔ احمد بن طولون، عمرو بن معدی
کرب رشیدی نابغہ ذبیانی، ابوالضحاک سمنون ابن قراقر
شلمغانی، الحکم المستنصر، محمد ابو عبداللہ الزقیر، مسند زین
مغیرہ حجاج دمشقی مہوس مسجد اقصیٰ۔ سکندر اعظم، قیمت
علاوہ محصول ڈاک (ایکروپیہ چار آنہ (عہ ر)

کمال راسخ

اس دیوان دوم میں جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب راسخ
مرحوم دہلوی کی وہ وہ غزلیات و رباعیات قطعات
وغیرہ شامل ہیں جنکا ایک ایک شعر نازک خیالی، معاملہ بندی
اور راز و نیاز کا مرقع ہے آخر میں مولانا کے مرحوم کی
سوانحعمری اور پیشانی پر عکس فوٹو بھی بطور یادگار شامل

کردیا ہے۔ ایک شعر خوشنما درج ہے فرماتے ہیں سہ

القصہ میں تری اگر انیاں اپنا لیں ہر گیسو
نذیری ولات ہو بیٹھا ہے محراب عبادت میں

قیمت فی جلد مجلد اف ٹون علاوہ محصول (للعہ)

حالات سرمد شہید حضرت مولانا ابوالکلام آزاد اسیر قید فرنگ نے

حضرت سرمد شہید کا شہادت نامہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی خواہش سے تحریر فرمایا ہے۔ سرمد کا قتل شاہ عالمگیر کے حکم سے ہوا جسکی مفصل کیفیت اسمیں درج ہے قیمت ۲ر

تصنیفات شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد مرحوم

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم تقطیع خورد ترجمہ بالمقابل صفحہ پر

جلد چرمی نقرئی ہدیہ سات روپے (للعہ)

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم بین السطور کتابی صورت کی تقطیع

کاغذ چکنا۔ اور سفید حنا شدہ ہدیہ دس روپے (للعہ ما)

حمائل شریف ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کاغذ سفید چکنا حنا شدہ ہدیہ مجلد ۵ر

غیر مجلد عہ ر علاوہ محصولڈاک

دہ سورہ فی الحسن سورہ۔ ان دس سورتوں کا مجموعہ جو اوراد و وظائف میں پڑھی جاتی ہیں، تقطیع وخط مثل حمائل معہ ترجمہ حواشی ومختصر تفسیر وشان نزول قیمت ۱۰ر

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی کل دعاؤں کا مجموعہ معہ ترجمہ وتفسیر وحواشی وفلسفہ دعا وغیرہ قیمت دس آنے (۱۰ر)

اجتہاد دلائل عقلیہ سے اسلام کے دین فطرت ہونے کا ثبوت، توحید ورسالت پر اعلیٰ مضامین کا مجموعہ۔ اسلام کی حقانیت کا آئینہ قیمت للعہ ر

منتخب الحکایات مشتمل بر دلچسپ ونتیجہ خیز حکایات کا مجموعہ حکایات لقمان کے ہم پلہ۔ بچوں کے لئے مفید۔ قیمت ۸ر

مبادی الحکمت علم منطق پر اردو میں اپنے طرز کی پہلی کتاب مشتمل اوراق مسائل کی عام فہم تشریح قیمت عہ ر

چند پند بیس منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ، پند ونصائح کا ذخیرہ آداب واخلاق کی تعلیم۔ قیمت ۸ر

مراۃ العروس لڑکیوں کو امور خانہ داری اور سلیقہ سکھانے کی سب سے بہتر کتاب۔ اصغری اکبری کا قصہ قیمت عہ ر

بنات النعش مراۃ العروس کا دوسرا حصہ، اصغری کا مکتب اور لڑکیوں کی تربیت۔ قیمت عہ ر

توبۃ النصوح عورتوں اور مردوں کو نیک کرداری اور دینی واخلاقی تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ۔ قیمت عہ ر

محصنات یعنی فسانہ مبتلا۔ دو شادیاں کرنے کی

مصیبتوں کا حال قابل دیدکتاب قیمت عہ

ایامی بیواؤں کی دکھ بھری داستان خود ان کی زبانی۔ بیوہ عورتوں کی شادی کی موثر ترغیب

قیمت ایکروپیہ چار آنہ (عہ)

ابن الوقت انگریزی وضع قطع میں کورانہ تقلید کی خرابیاں لامذہبی کے

نقصانات و خطرات۔ قیمت عہ

مواعظ حسنہ اُن نصیحت آمیز خطوں کا مجموعہ جو ڈپٹی صاحب نے اپنے لڑکے

کو ان کی طالب علمی کے زمانہ میں لکھے۔ قیمت عہ

رویائے صادقہ ڈپٹی صاحب کا آخیر ناول مذہبی معلومات ذخیرہ

اور مذہبی شکوک و شبہات دور کرنے کا ذریعہ۔ قیمت عہ

رسم الخط بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم۔ ہم مخرج حروف کی پہچان کے طریقے۔ بچوں کے

لئے نہایت مفید۔ قیمت ۶ر

صرف صغیر آمدنامہ کے طرز پر فارسی زبان کے قواعد۔ قیمت ۴ر

مالابد منہ فی الصرف زبان عربی کی گرامر کی آسان اور مستند کتاب

قیمت تیرہ آنے ۱۳ر

نصاب خسرو حضرت امیر خسرو کی خالق باری معہ مناسب ترمیمات و

اضافات فارسی و عربی الفاظ کے معنی۔ قیمت ۲ر

تصنیفات مولوی بشیر الدین
خلف ڈپٹی نذیر احمد صاحب

مرحوم

اقبال دلہن۔ صوم شادی وغمی اصلاح رسوم و شوہر کے باہمی تعلقات کی اصلاح، تعدد ازدواج کی خرابیاں قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

حسن معاشرت۔ پھوہڑ اور سلیقہ مند عورتوں کے حالات زندگی اور طرز عمل کا موازنہ دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

اصلاح معیشت۔ مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورتوں کو کہاں تک دخل ہے۔ دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

لخت جگر۔ ازدواجی زندگی کے اہم فرائض اور شادی کے بعد خوش رکھنے کے طریقے ناکتخدا لڑکیوں کیلئے قیمت تین روپے آٹھ آنہ (عہ)

فغان اشرف۔ شوہروں کی بدسلوکی و دل آزاری کے خوفناک نتائج۔ ایک شریف خاندان کا سچا قصہ قیمت عہ

حرز طفلان کمسن لڑکیوں کیلئے اخلاقی تعلیم اور بیش بہا نصیحتوں کا ذخیرہ مفید اخلاقی مضامین کا مجموعہ

نشاط عمر۔ نوجوان اور ناکتخدا لڑکیوں کے قیمتی نصیحتوں کا اور اخلاقی تعلیم ذخیرہ نہایت مفید۔ قیمت عہ

بچیوں سے دو دو باتیں بچیوں کی تعلیم کی ابتدائی کتاب۔ قیمت عہ

ہلال بک ایجنسی بازار لال کنواں دہلی

مختلف مصنفین کی تصانیف کا بیش بہا ذخیرہ

لطف زندگی۔ قاری سرفراز حسین صاحب عزمی کے سحر نگار قلم کا ایک مختصر اور دلچسپ فسانہ قیمت ۲ ر

انیس الغربا۔ اس میں قاری صاحب نے غریب مسلمانوں کی بہبودی اور فلاح پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اور مفلسی دور کرنے کی ہدایات درج کی ہیں۔ قیمت ۸ ر

احتیاط ملت مسلمانان ہند کی بہبودی کے متعلق قاری صاحب موصوف نے یہ بتایا ہے کہ مسلمانوں کو کرنا چاہیے۔ کہ وہ اپنے برادران وطن کے ساتھ ترقی کے دور میں آگے قدم بڑھا سکیں۔ اور باعزت زندگی بسر کر سکیں۔ قیمت ۸ ر

مستقبل اسلام، پروفیسر وامبری کی معرکتہ الآرا تصنیف ہے جسکا اردو ٹکسالی زبان میں مولانا ظفر عمر خان بی۔ اے۔ علیگ نے بے نظیر ترجمہ کیا ہے قیمت ۱۲ر

حکومت اور خلافت۔ اس میں مولانا محمد علی صاحب کیجانب سے متعصب نیم سرکاری اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ان تمام اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیے گئے ہیں۔ جو اس نے مسئلہ خلافت اور حضور خلیفۃ المسلمین کیے ہیں۔ قیمت ۴ ر

قربان گاہ حسن اردو زبان کے مشہور ادیب مولانا نیاز فتحپوری نے اپنی اس تصنیف میں ظاہر کیا ہے کہ دنیا کس طرح ایک حسین عورت کی نگاہ پر سب کچھ بھول کر اور تمام اخلاقی قیود توڑ کر مسحور ہو جاتی ہے قیمت صرف ۵ ر معہ محصول

انجام زندگی۔ اس کتاب میں دہلی کی معزز خاتون ضیا بانو صاحبہ نے دہلی کی معاشرت کا فوٹو کھینچا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ہر لڑکی اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکتی ہے۔ قیمت ۸ ر

خالدہ خانم۔ اس کتاب میں اس عورت کے حالات زندگی درج کیے گئے ہیں جس نے مردوں کو مات کر دیا ہے اور مصطفےٰ کمال پاشا کی معین و مددگار ہے۔ اور انگورہ کی وزیر تعلیم ہے۔ ۱۲ ر

یوسف پاشا۔ اس ناول میں ترکوں کی شجاعت اور شرافت۔ مدعیان تہذیب کے در پردہ اسلام پر حملے، حسن و عشق کی جیتی جاگتی تصویریں، میر ارشاد علی صاحب ارشد دہلوی نے اس پیرایہ سے دکھلائی ہیں کہ اصلیت اور حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے ۱۲ر

بال گنگا دھر تلک۔ یہ ہندوستان کے اس زبردست لیڈر کی سوانح عمری ہے۔ جس نے بقول مولانا حسرت موہانی۔ ہندوستان میں آزادی کی بنیاد ڈالی۔ قیمت ۸ ر

جذبات آزادی۔ قومی اور سیاسی نظموں کا اعلیٰ ترین مجموعہ ہے جس کو پڑھکر ولولہ قومی میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۲۰ ر معہ محصول۔

علامہ شبلی نعمانی مرحوم کی تمام تصانیف
الفاروق۔ المامون، اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں۔

طوائف کی پراسرار زندگی کے متعلق دلچسپ معلومات
بہم پہنچانیوالے عجیب وغریب چار ناول مصنفہ قاری سرفراز حسین
صاحب عزمی دہلوی۔ سیاح یورپ۔ جاپان، انگلستان

سعید اس میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان اور
ایک پاتر کے جذبات دلی کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ حسن وعشق
کے معاملات پر دلچسپ بحث کیگئی ہے۔ انجام اخلاقی
فلاح پر کیا گیا ہے۔ عمدہ چھپائی، نفیس کاغذ۔ ۸/

سعادت اس میں دہلی کی ایک سلیقہ مند، تعلیم یافتہ
حسین طوائف کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حسن و
عشق، وصال و فراق، سوز وگداز، پرلطف خط وکتابت
کا دلچسپ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ انجام کار دونوں کو راہ
راست نصیب ہوتی ہے۔ کاغذ، چھپائی بہترین۔ ۸/

شاہد رعنا یہ ناول اپنے طرز میں سب سے نرالا ہے اور
ایک حد تک یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ آج تک انڈیا میں اس سے
بہتر ناول تصنیف نہیں کیا گیا۔ دہلی کی ایک ڈیرہ دار
طوائف خود اپنے قلم سے اپنے حالات زندگی لکھتی ہے۔
زبان کی سلاست، مضامین کی رنگینی، عبارت کی بندش
اور ترکیب غرض ہر پہلو سے ہر دلعزیز ہے۔ اور تمام خوبیوں
پر قیمت صرف عہ

سزائے عیش اس ناول کو سلسلۃ الطوائف کی
آخری کڑی سمجھنا چاہیے، جو حال میں تصنیف کیا گیا ہے۔
اگر شاہد رعنا بمنزلہ کامیڈی کے ہے تو سزائے عیش قریب
قریب ٹریجیڈی کے۔ مگر نتیجہ کامیڈی سے بھی بڑھ گیا
ہے حسن وعشق پر دلفریب بحثیں کیگئی ہیں ایک شریف
گھر اور ایک طوائف کے کوٹھے کا دلچسپ نقشہ
درج کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/

رباعیات سرمد۔ سرمد شہید جنکا سر عالمگیر کے حکم
سے جامع مسجد دہلی کے نیچے کاٹا گیا تھا۔ اور وہ سر
سے کر اوپر چڑھ گیا تھا۔ یہ انہی کی رباعیوں کا مجموعہ ہے
ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی درج ہے۔
خوبی یہ کہ لطف سخن اس طرح باقی ہے۔ تصوف ومعرفت
کا گنجینہ ہے۔ قیمت مجلد عہ غیر مجلد ۱۲/

شریف ترک جس میں ایک نہایت دلچسپ مضمون
کے ذریعہ اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ انگلستان کو
کن کن طریقوں سے ترکوں کا مخالف بنایا گیا ہے۔ نیز
انگریزوں کو فرانس اٹلی کی بجائے دنیائے اسلام سے اتحاد
کرنے کی دعوت دیگئی ہے۔ اور ان سے سلطنت عثمانیہ کی
تباہی و بربادی سے بچانے کی آخری پرزور اپیل کیگئی
ہے قیمت فی جلد ۶/

مجموعہ کلام اکبر الٰہ آبادی۔ لسان العصر حضرت
سید اکبر حسین صاحب سابق سشن جج الٰہ آبادی کے کلام
معجز نظام کا مجموعہ ہے اس میں گل وبلبل کا رونا نہیں
ہے بلکہ ہر شعر خودداری، حمیت، ہمدردی اور غیرت پیدا
کرنے کا تازیانہ ہے۔ قیمت ۶/

کلید اخبار بینی یا اخباری لغات بمعہ انگریزی
زبان کے وہ تمام لغت، محاورے، اور اصطلاحیں وغیرہ
درج ہیں۔ اس کتاب میں انکی تصریح کردی گئی ہے جن
کے علم کے بغیر اخبار بینی کا لطف نہیں۔ ۱۲/
[illegible] کاغذی [illegible] کیفیت نام ہی سے ظاہر ہے

جواہر منظوم (ترجمہ اردو) رباعیات سرمد مرحوم

سرمد شہید کو کون نہیں جانتا۔ یہ وہی ہیں جنکا سر شاہ عالمگیر کے حکم سے جامع مسجد دہلی کے نیچے کاٹا گیا تہا اور وہیں ان کا مدفن ہے۔ ۳۲۱ رباعیاں فارسی سرمد شہید کی اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی بطور ترجمہ درج ہے شروع میں حضرت مولنا **ابوالکلام آزاد** کے قلم سے سوانح سرمد بھی شامل ہے ہر رباعی میں تصوف و معرفت کے خزانے مخفی ہیں۔ ہر اہل مذاق کے پاس ایک جلد اس نادر کتاب کی ہونی چاہیے۔ قیمت مجلد عہ ربلا جلد ۱۲ر علاوہ محصول

نمونتاً ایک رباعی معہ ترجمہ درج ذیل ہے

ہر جرم فزوں یافتہ ام فضل ترا — ایں شد سبب معصیت بیش مرا
چند کرم بیش گنہ بیشتر است — دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را

ترجمہ

ہر جرم سے پایا ہے سوا فضل ترا — باعث یہ فزونی معاصی کا ہوا
افزوں ہیں اگر گنہ، کرم افزوں تر — دیکھا ہر طرح خوب سب کو جانچا

رباعیات عمر خیام (معہ ترجمہ اردو) ملک الکلام

مشرق کی اس سے زائد بد قسمتی اور کیا ہو گی کہ اسے اپنے خزائن مخفی خود معلوم نہیں اور یورپ انہیں کھینچے لئے جاتا ہے عمر خیام کی طرف سے مشرق نے جو لا پرواہی برتی اور اس کے فلسفہ کو جس طرح ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا۔ اس کا صحیح جواب مغرب کے اعلیٰ قدردانوں نے یہ دیا کہ آج عمر خیام یورپ کی نگاہ میں خدا معلوم کیا بنا ہوا ہے اسکی رباعیات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر بچے بچے کے ہاتھ میں پہنچ چکی ہیں اور ہر شخص ان کا قدردان بنا ہوا ہے۔ مدت کے بعد جب یورپ میں اتنا شور مچا۔ تو اب ہندوستان کی آنکھیں کھلیں اور عمر خیام کی کم و بیش نو سو رباعیاں جنہیں فلسفہ کا جواہر کہنا چاہیے اردو میں ترجمہ ہو کر ناظرین کے سامنے آگئیں ضرورت ہے کہ ہندوستان میں اسکی کافی قدر کیجائے اور ہر شخص اسے اپنی میز پر رکھے۔ قیمت عہ علاوہ محصول

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما — کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے — زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

ترجمہ

اک صبح ندا آئی یہ میخانے سے — اے رند خرابات مرے دیوانے
قبل اس کے کہ نے ناب سے بھر لے ساغر — پیمانۂ تن سے بادۂ جاں چھلکے

ملنے کا پتہ ہلال بک ایجنسی لال کنواں دہلی

ماء الشفا
ہمیں نہایت اطمینان اور مسرت ہے کہ پبلک کے سامنے ایک ایسی بے مثل دوا پیش کر رہے ہیں جو نہ صرف ہزاروں مرتبہ
کی مجرب اور آزمودہ ہے بلکہ ہر وقت ہر موسم اور ہر مزاج کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کے فوائد بے شمار ہیں۔
جن میں سے چند اس جگہ بیان کئے جاتے ہیں۔
اس کے ملنے سے سر کا درد۔ دانت کا درد۔ گردوں کا درد۔ پیٹھ کا درد۔ جوڑوں کا درد۔ گٹھیا کا درد
اور دوسرے اس قسم کے درد فوراً جاتے رہتے ہیں۔
اس کے لگانے سے داد۔ خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ مہاسے باقی نہیں رہتے۔ بواسیر کے مسوں کو فائدہ ہوتا
ہے۔ اور سانپ بچھو اور بھڑ کا زہر نہیں چڑھتا۔ مرض طاعون میں ہیضہ یا درد شکم میں سوزاک میں عورتوں
کے امراض میں اور مردوں کے جملہ امراض مثلاً کھانسی زکام۔ دمہ۔ پیچش وغیرہ میں اس کا استعمال تیر بہدف
ثابت ہوا ہے۔
ہمارا دعویٰ ہے کہ
۱۔ ماء الشفا کے تمام اجزا ترکیبی ہر مزاج۔ ہر موسم۔ ہر مقام اور ہر وقت میں فائدہ کرتے ہیں
۲۔ ماء الشفا کسی صورت میں بھی کسی مریض کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
۳۔ ماء الشفا کا ہزاروں مریضوں پر ہزاروں مرضوں میں تجربہ کیا جا چکا ہے۔
۴۔ ماء الشفا تمام بازاری۔ اشتہاری اور غیر مفید دواؤں سے بالاتر ہے۔
۵۔ ماء الشفا کو ایک مرتبہ استعمال کرنے والا اسکا ہمیشہ متلاشی رہتا ہے۔
۶۔ ماء الشفا کا استعمال کرنے والا دوسری مروجہ اشتہاری دوائیں چھوڑ دیتا ہے
اگر آپ اس بے نظیر دوا کو استعمال کر کے
کی صداقت کے قائل نہ ہو جائیں اور یہ ثابت
کر دیں کہ واقعی اس سے
واپس کر دیں گے قیمت نمونہ والی شیشی
چھ آنہ والی شیشی
صرف ایک کارڈ ڈالنے سے آپکے مکان پہنچ جائیگی
تاجران ادویہ خاص توجہ کریں
پرچہ ترکیب استعمال مفصل مفت
ماء الشفا
دھلی
DESIGNED BY
DELHI.